

أَهْلِيَّتُ فِي الْقُرْآنِ

jabir.abbas@yahoo.com

آيَةُ اللَّهِ سِدِّ صَادِقُ شِيرَازِي دَامَ ظِلُّهُ

مُقَدِّمَةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قرآن کتاب ہدایت، ابدانار و متوجہات اور جاودانی قانون ہے
یہ ایسے گروہ کی طرف لوگوں کی ہدایت کرتا ہے جو قوم ہے خدا نے اس گروہ کے
تمام افراد کو تر جان قرآن قرار دیا ہے اور وہی راسخون فی العلم ہیں۔
رسول خدا کا ارشاد ہے کہ ”جب اندھیری رات کے تاریک حصوں
کی طرح فتنے اور آزمائشیں تمہیں الجھن میں ڈال دیں تو تمہیں قرآن ہی سے وابستہ
رہنا چاہیئے۔ کیوں کہ قرآن شفاعت کا حق رکھتا ہے اور اس کی شفاعت مقبول ہے
قرآن تصدیق شدہ مدبر ہے جس نے اسے سامنے رکھا قرآن اسے جنت میں
لے جائے گا اور جس نے اسے پس پشت ڈال دیا اسے جہنم میں پہنچا دے گا
وہ راستے کا بہترین راہنما ہے وہ ایسی کتاب ہے جس میں تفصیل و تشریح اور
نتیجہ خیزی ہے وہ قطعی، حتمی اور فیصلہ کن کتاب ہے اس کا ظاہر ہے اور اس
کا باطن ہے، اس کا ظاہر حکم ہے اور باطن علم ہے۔ ظاہر دل کش اور خوبصورت
ہے اور باطن بہت عمیق ہے۔ اس کے تدریجی معانی و معارف ہیں۔ اس کے

کتاب کا نام

مُصَنَّف

مترجم

پیشکش

مطبع

536

صفحات

100/-

قیمت

کاتب

معین الحق امام مجدد تکیہ پیر علی گسٹا گورنمنٹ لکھنؤ

مجلس علماء و واعظین لکھنؤ

ناشر

اس کتاب کے حصول کے لئے رابطہ قائم کریں

۱۔ مجلس علماء و واعظین پوسٹ بکس نمبر ۷ چوک لکھنؤ

-۱

۲۔ عباس بک اینجینی درگاہ حضرت عباس رستم نگر لکھنؤ

-۲

۳۔ مسلم فونڈیشن، نیو جرسی، امریکہ

-۳

عجائبات کا شمار نہیں کیا جاسکتا اور اس کے نوادریں بوسیدگی نہیں۔ اس میں ہدایت کے چراغ اور حکمت کے منارے روشن ہیں۔ وہ دلیل معرفت ہے۔ خاتم النبیینؐ کے اس ارشاد کے ساتھ ایک دوسرا ارشاد بھی ہے۔ آپؐ نے مختلف مواقع پر اور خاص طور سے زندگی کے آخری لمحوں میں مسلمانوں کو تاکید فرمائی۔

میں تم لوگوں کے درمیان دو ثقل چھوڑے جاتا ہوں، ایک خدا کی کتاب اور دوسرے میرے عترت اور میرے اہلبیتؑ۔ جب تک تم ان دونوں سے مضبوطی کے ساتھ وابستہ رہو گے، کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچیں۔

صحیح مسلم کتاب الفضائل من فضائل علیؑ، صحیح ترمذی جلد ۲ ص ۳۸

مستدرک علی الصمیمین جلد ۳ ص ۱۰۹، خصائص شافعی ص ۲۱

مسند احمد بن حنبل جلد ۴ ص ۳۶۱، حلیۃ الاولیاء ابو نعیم جلد ۱ ص ۳۵۵

مجمع الزوائد بیہقی جلد ۹ ص ۱۶۳، کنز العمال جلد ۹ ص ۹۶، صواعق محرقہ ص ۵۵

اس حدیث ثقلین کے طرق کثیر اور بہت قوی ہیں۔ یہ حدیث صحیح مستفیض بلکہ متواتر ہے جسے اکثر صحابہ نے بیان کیا ہے سہودی نے فیض القدر میں بیست صحابہ کی نشاندہی کی ہے اور ابن حجر نے صواعق میں پچیس صحابہ گناہ سے ہیں۔ ان میں ابو ذر، زید بن ارقم، جابر بن عبد اللہ انصاری، ابوسعید خدری، زید بن ثابت،

حذیفہ بن اسید، عبداللہ بن حنظل اور ابو ہریرہ وغیرہم خاص طور سے لائق ذکر ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلبیتؑ عدیل و شریک قرآن ہیں اور ان دونوں کو ایک ساتھ رسولؐ خدا نے امت کی ہدایت کے لئے چھوڑا ہے کبھی آپؐ نے فرمایا۔ یہ امت کی تمام افراد سے اعلم ہیں لہذا کبھی ان سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ اور کبھی ان کے بارے میں کوتاہی نہ کرنا ورنہ ہلاکت سے دوچار ہو گے۔ کبھی انہیں پڑھانے کی کوشش نہ کرنا کیوں کہ یہ سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

اہل بیتؑ اور قرآن جس طرح فضائل میں ایک دوسرے کے شریک و ہم ہیں۔ اسی طرح آثار و احوال میں بھی شریک و ہم ہیں۔

رسولؐ خدا نے اپنے بعد امت کی ہدایت کے لئے دو عظیم ترین سرمائے چھوڑے۔ ایک صہامت اور دوسرا ناطق۔ اگر صہامت کو ناطق سے الگ کر کے سمجھنے کی کوشش کی جائیگی تو گمراہی کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہ لگے گا۔ اسی لئے آپؐ نے ان دونوں کو ثقل فرمایا ہے جسے اشتباہ ہی ثقل کے مراد سمجھ لیا گیا ہے۔ ثقل کا مطلب ہے۔ گراں اور وزنی، بھاری بھرکم۔ جب کہ رسولؐ خدا نے ثقل فرمایا ہے۔ ثقل اور ثقل میں فرق ہے، ثقل کا مطلب ہے۔ متاع المسافر و حشمہ (مسافر کی پونجی یا زاد سفر اور اسکا حشم یعنی ایسا حاسن ترین سامان جس کے بغیر اسے چارہ کار نہ ہو اور گم ہونی کی صورت میں وہ غم و غصہ سے بھر جائے)،

خاتم النبیینؐ نے اپنی امت کو دنیا سے آخرت تک کے سفر میں دو حساس

ترین پونجی مرحمت فرمائی ہیں یہ دونوں چیزیں امت کے لئے دنیا میں بھی مفیدی و اجتماعی میدان کے لئے ضروری ترین پونجی ہیں اور آخرت میں بھی۔ اگر ان دونوں کو یا کسی ایک کو گم کر دیا جائے یا نظر انداز کر دیا جائے تو رسول خدا انتہائی غیظ و غضب میں ڈوب جائیں گے۔

اور بات بالکل واضح ہے۔ قرآن اپنے الفاظ و اسلوب کے اعتبار سے وسیع عمیق اور ہمہ گیر ہے۔ یہ ہر عہد کے لئے تازہ بہ تازہ ہے اور ہر دور کے لئے جدید ترین آواز، اس کا اپنا مخصوص لہجہ اور خاص مزاج ہے۔ اس لئے اسے ترجمان وحی ہی سمجھ سکتے ہیں جن پر یہ قرآن نازل ہوا یا وہ حضرات جو رسول کا گوشت و پوست اور خون ہیں۔ جن کا خمیر وحی و الہام سے تیار کیا تھا۔ فرشتے جن کی گھوارہ جنبانی کرتے تھے اور جبریل چاکری کرتے تھے وہی حضرات خاتم النبیین کے اجزائے ہدایت قرار دیئے گئے ہیں مفہوم قرآن بیان کرنے کا حق صرف انھیں کو ہے کیونکہ یہ مطہر اور معصوم ہیں۔ کیوں کہ قرآن نے واضح لفظوں میں نشاندہی کی ہے کہ۔ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ۔ (قرآن کو وہی لوگ چھوسکتے ہیں یا تصرف کر سکتے ہیں جنہیں خدا نے پاک کیا ہے، مفہوم قرآن میں ذرا بھی غلطی یا ادائے مطلب میں ذرا بھی چوک تمام انسانوں کی تباہی کا باعث ہو سکتی ہے اس لئے اسے مطہر اور معصوم حضرات ہی کو بیان کا حق حاصل ہونا چاہیئے۔

عبداللہ ابن عباس کا بیان ہے کہ رسول خدا نے فرمایا۔ میں اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کے صلب سے نافرزند مطہر اور معصوم ہیں۔

ایک بار جرأت عبداللہ ابن عباس نے آیت فاسئلوا اهل الذکر اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو) کا مطلب بیان کیا کہ اس سے مراد محمد مصطفیٰؐ، علی رضیؑ، فاطمہؑ، زہراؑ اور حسنؑ اور حسینؑ ہیں یہی اہل ذکر، اہل علم اور اہل عقل و اہل بیان ہیں یہی نبوت کے اہلیت اور رسالت کا سرچشمہ ہیں۔ انھیں کے گھر ملائکہ کی آمد و رفت رہی۔ بحار الانوار جلد ۳ ص ۱۸۶ ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت صادق آل محمدؑ سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ ہذا کتابنا ینطق علیکم بالحق (یہ ہمارا کتاب ہے جو تم پر حق کے ساتھ بولتی ہے) آپ نے فرمایا کتاب نہیں بولتی (وہ تو صامت ہے) لیکن محمد مصطفیٰؐ اور ان کے اہلیت کتاب کے ساتھ بولتے ہیں۔ ان احادیث سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ قرآن اور اہل بیت ایک دوسرے کے ساتھ ہیں ایک کے بغیر دوسرے کو سمجھا نہیں جاسکتا قرآن کو اہلیت ہی کے ذریعے سمجھا جاسکتا ہے، لیکن اسلامی معاشرے پر مسلط ہونے والی طاقتوں نے مسلمانوں کو اسلامی اقدار سے تہی دست اور کنکال بنانے کے لئے ان دونوں میں جدائی ڈال دی۔ قرآن کو اہلیت کے بجائے دوسروں سے سمجھا جانے لگا اس طرح قرآن ایسے گلاب کی مانند ہو گیا جس کی خوشبو علیحدہ کر لی گئی ہو یا ایسے جسم کی طرح ہو گیا جس میں روح نہ ہو۔ اور آج بھی طاغوی طاقتیں یا ان کے آلہ کار قرآن کو مسلمانوں کی زندگی سے دور کرنے کی سعی میں مصروف ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ روح قرآن یعنی اہلیت کو قرآن سے علیحدہ کر دیا جائے تاکہ مسلمانوں میں قرآن

برائے نام رہ جائے

آیۃ اللہ السید صادق شیرازی دام ظلہ نے زیر نظر کتاب میں قرآن و اہلبیت کی اوٹ و البستگی سمجھانے کا سادہ، دل نشین اور انتہائی موثر انداز اختیار کیا ہے تمام باتیں اہلسنت کے جلیل القدر حفاظ و محدثین کی وقیع اور اہم کتابوں سے حاصل کی ہیں۔ جن کا اعتبار ان کے نزدیک معتبر اور مسلم ہے۔

جو لوگ سرفروشی، قربانی اور شجاعت ورثے میں پاتے ہیں ان کا انداز بیان جدلیاتی کے بجائے اثباتی ہوتا ہے۔ باتوں میں ٹھہراؤ، رچاؤ اور استحکام ہوتا ہے، اس کتاب کے عظیم مولف اس مایہ ناز خانوادے کی فرد میں جن کی نسلوں نے اسلام دشمنوں کے خلاف مسلسل صف آرائی جاری رکھی ہے، ان کے قلم کی روشنائی شہداء کے خون سے افضل اور ان کا خون ولایت اہلبیت کی امنٹ و استان لکھتا ہے، اس خانوادے کے افراد معاشرے کی منفی طاقتوں اور صلاحیتوں کو ہیک جنبش چشم پہچان لیتے ہیں اور مناسب طریقے پر بروقت اس کا تدارک بھی کر دیتے ہیں، مترآن و اہل بیت سے یکساں طریقے پر وابستگی حیات و معاشرت کا توازن ہے اسلئے معاشرے میں ایک کو دوسرے کے ذریعے پہچننے کی سعی بالواسطہ طریقے سے طاغوت کے مقاصد پر ضرب کاری ہے۔ زیر نظر کتاب آج کی اسی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔

یہ کتاب ہر طبقہ کے لئے اور ہر مکتبہ خیال کے لئے یکساں طریقے پر مفید اور جامع ہے۔ عامی حضرات بھی اس سے بہرہ مند ہو سکتے ہیں اور

علماء حضرات بھی اس کے حوالوں سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

کتاب عربی میں تھی اس لئے برصغیر کی انتہائی ترقی یافتہ اور مقبول زبان میں اسے منتقل کر کے اس امید کے ساتھ قارئین کے سامنے پیش کی جا رہی ہے کہ اسلامی معاشرے میں ادائے اجر و رسالت کا جذبہ موجب سزا ہو گا اور مودت اہلبیت کی خوشبو عام ہوگی۔

اس کتاب کی اشاعت و کتابت ڈاکٹر آفتاب حسین نیوجرسی کا خصوصی تعاون حاصل رہا، ادارہ ڈاکٹر صاحب کا شکر گزار ہے۔

ادیبِ الہندی

بیت احمد۔ پیر بخارہ، چوک، لکھنؤ
۱۰ ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ، ق
(روزِ ولادت امام حسن عسکری)

MOWLANA NASIR DEVJANI
MAHUVA, GUJARAT, INDIA
PHONE : 0091 2844 28711
MAIL : devjani@netcourrier.com

ان کان سرفضاحب ال محمد
فلیدشهد الثقلان انی سرافضی

ترجمہ

اگر آل محمد کی محبت کے سبب انسان رافضی ہو جاتا ہے
تو دنیا و آخرت گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں۔

الامام الشافعی - محمد بن ادریس

علم امام شافعی کے اس شعر کو حنفی مذہب کے تمام فقہانے نقل کیا ہے (الصباح)
نے اسعاف الراغبین کے صفحہ ۱۱۶- اور فقیہ المالکی ابن صباغ نے (الفصول)
کے صفحہ ۴۴ پر اور فقیہ الشافعی ابن حجر البیہقی نے (الصواعق المحرقة)
کے صفحہ ۱۳۱ پر اور ان کے علاوہ دیگر حضرات
نے بھی نقل کیا ہے۔

والسلام کا تقرب چاہتا ہوں تاکہ اپنی اس ادنیٰ سی کوشش کے ذریعہ اس روزِ مراد پاسکوں جس دن نہ تو مال سود مند ہوگا اور نہ ہی اولاد کام آسکے گی اور زمرے میں شامل ہو سکوں جس کے بارے میں پیغمبر اسلام کی مشہور و معروف متواتر حدیث (مثل اهل بيتي كسفينة نوح من ركبها نجا) صادق اُسکے۔ میری یہ کتاب ان کیلئے ہے جو حق کی تلاش میں ہیں لیکن حق تک نہیں پہنچ پارہے ہیں ہدایت کر کے تو میں پیغمبر اسلام کی اس روایت کا۔

”يا على لن يمدى الله بك رجلاً خيراً لك“
ما طلعت عليه الشمس۔“

”و اے علی اگر خداوند عالم تمہارے ذریعہ کسی ایک شخص کو ہدایت دے تو یہ عمل دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے۔“

ایک فرد بن جاؤں گا۔ جو کچھ میں نے بیان کیا ہے اس کا اہلسنت کی کتابوں میں مطالعہ کیا ہے ہو سکتا ہے کہ اس سلسلے میں اور بہت سی آیات ذکر ہوئی ہوں لیکن ان تک میری رسائی نہ ہوئی۔

مستقبل میں خداوند عالم جس کو اس کام کی توفیق دے وہ میری کتاب کے ساتھ اضافہ کرے تاکہ اس کے لئے تکملہ بن جاتے۔

الکویت۔ صادق الحسینی الشیرازی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة
والسلام على خير الخلق اجمعين
(محمد) المصطفى وعلى (اهل البيت)
الذين اذهب الله عنهم الرجس و
طهرهم تطهيراً وانزل فيهم آيات
كثيرة من القرآن الحكيم وبعد

اس کتاب میں جن آیات قرآنی کو نقل کیا گیا ہے وہ تنزیل، تفسیر تاویل اور مصداق کے اعتبار سے اہلبیت علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں نازل ہوئی ہیں جسکو ہم نے غیر شیعہ حضرات کی کتابوں سے جمع کیا ہے۔ یہاں میں نے اس بات کا تذکرہ نہیں کیا کہ جنہیں صرف شیعہ حضرات نے نقل کیا ہے۔ اگرچہ ان کی حیثیت قوی ترین حجت اور واضح دلائل کی ہے۔

ان باتوں کو بیان کر کے میں رسول خداؐ اور اہل بیت علیہم افضل الصلوٰۃ

ہوتی ہیں لیکن اختصار کا خیال کرتے ہوئے ہم نے صرف ایک دو ہی حدیث پر اکتفا کی ہے اور تفصیل کو بعد میں آنے والوں کے حوالے کر دیا ہے خداوند عالم اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عنایت فرماتے۔

ملاحظات

۱۔ اس کتاب میں موجود آیات کو میں نے تین کتابوں سے حاصل ہے (۱) حافظ سکانی (حقی) کی شواہد التنزیل (۲) سید ہاشم البحرانی کی لغات المرام کا وہ حصہ جو اہلسنت سے مروی ہے (۳) حافظ القذوزی (الحقی) کی بیابیع المودۃ۔ اور باقی حصہ کو اہل سنت کی متفرق کتب سے تحریر کیا ہے۔ جس کا کتاب کے صفحات کے نیچے حوالہ دیا گیا ہے

۲۔ اس کتاب میں ہم نے ان آیات کا تذکرہ نہیں کیا جو امیر المومنین علی ابی طالبؑ کی فضیلت سے مخصوص ہیں حالانکہ آپ کی ذات والا صفات مرکز فضائل ہے، اس لئے کہ ایسی آیات کی تعداد بہت زیادہ ہے اس وجہ سے ہم نے امیر المومنینؑ کی شان میں نازل ہونے والی آیات کو مستقل ایک ضخیم کتاب کی شکل میں ”علی فی القرآن“ تالیف کیا ہے جو موجودہ کتاب سے کہیں زیادہ ضخیم ہو

۳۔ ہم نے اختصار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے احادیث کے اسناد کا تذکرہ نہیں کیا ہے اس لئے کہ اس کتاب میں ہمارا مقصد ان آیات کی جانب اشارہ کرنا ہے جو اہل بیت علیہم الصلوٰۃ کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔ تفصیل کے خواہشمند حضرات کے لئے نیچے کتابوں کے حوالجات کا بھی تذکرہ کر دیا ہے۔

۴۔ یوں تو تفسیر آیات کے سلسلے میں بہت سی احادیث وارد

ہیں۔ سند معتبرہ کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ ابن عباس کہتے ہیں قرآن مجید میں جو آیت (وَلَبِشُوا الدِّينَ آمَنُوا) سورۃ بقرہ میں نازل ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلیٰ اور اہل بیت علیہم الصلوٰۃ والسلام سے مخصوص ہے۔

ترجمہ :- (عسکری) کے بعد اس کا بیٹا محمد ہوگا جس کو مہدی۔ القاتم اور الحج کے انقباب سے یاد کیا جائے گا جو پردہ غیب میں پلایا جائے گا جب ظاہر ہوگا تو دنیا کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیگا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ اس کی غیبت کے زمانے میں صبر کرنے والوں کے لئے خوش خبری ہے۔ اس کی محبت میں متیقن کے لئے خوش خبری ہے اور ایسے ہی لوگوں کی خداوند عالم نے۔

وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ حَبَّةً تَجْوِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رَازَقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ مُشَابِهَةٍ قَالُوا هَذَا الَّذِي رَازَقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأَتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ آيَةُ ۲۵۔ البقرہ

ترجمہ :- اے رسول جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور جنہوں نے تمام نیک اعمال کئے ہیں ان کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لئے جنت کے ایسے باغات ہیں جن کے (درختوں) کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جب ان کو ان باغوں کا کوئی میوہ کھانے کو دیا جائے گا تو یہ کہیں گے کہ یہ تو وہی پہلے دیا جا چکا ہے حالانکہ یہ میوہ جو ان کو یہاں دیا گیا ہے دنیاوی میوؤں میں سے صرف رنگ و روپ ہی میں ملتا جلتا ہے۔ علامہ (المخفیم) حاقط عبید اللہ جو کہ حاکم الحسکانی کے نام سے مشہور

۱۱۔ اس مقام پر آیہ مجیدہ کا پیغمبر اسلام اور اہل بیتؑ سے مخصوص ہونا باعتبار فرد اکمل و اتم کے ہے۔ اس آیت کا استعمال موجودہ معنی میں اور مومنین کے شامل ہونے میں کوئی منافات نہیں رکھتا ہے۔ (مؤلف)

فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ

اِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ البقرہ ۳۷

ترجمہ حضرت آدمؑ نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمے حاصل کر لئے اور (ان کی برکت سے) اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی۔ یقیناً وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا انتہائی مہربان ہے۔

علامہ سید ہاشم البحرانی خصائص نظیری سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس نے بیان کیا کہ جب خداوند عالم نے آدمؑ کو خلق کیا اور ان میں اپنی روح بھونکی تو ان کو پھینک آتی انھوں نے (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ) کہا پس ان کے پروردگار نے کہا (يَرْحَمُكَ رَبُّكَ) حضرت آدمؑ علیہ السلام کو ملائکہ نے سجدہ کیا تو ان کے اندر خود پسندی آگئی (چنانچہ فخر کرتے ہوئے کہنے لگے، اے خدا کیا تو نے کسی ایسی مخلوق کو خلق کیا ہے جو میرے نزدیک مجھ سے زیادہ محبوب ہو۔ ارشاد ہوا ہاں (ہاں وہ ایسی ہستیاں ہیں) اگر انھیں، خلق نہ کرتا تو میں تم کو پیدا نہ کرتا جناب آدمؑ نے کہا اے میرے پروردگار ان کو قریب کر دے پس خداوند عالم نے ملائکہ حجاب کو وحی فرمائی کہ حجابات ہٹا دیتے جاہل چنانچہ حجابات کے ہٹتے ہی آدمؑ نے ساق عرش پر پانچ ہستیاں کھیں

تو سوال کیا۔ پروردگار یہ کون ہیں؟ خداوند عالم نے فرمایا، یہ محمد میرا نبی ہے اور یہ علیؑ میرے بنی کا چچا زاد بھائی اور اس کا جانشین ہے اور یہ فاطمہ میرے بنی کی بیٹی اور حسنؑ حسینؑ علیؑ کے بیٹے اور میرے بنی کے فرزند ہیں، پھر خداوند عالم نے فرمایا اے آدمؑ یہ سبھی تمہاری اولاد ہیں (یہ سن کر) آدمؑ خوش ہوتے ہیں جب جناب آدمؑ نے ترک اولیٰ سرزد ہوا تو انھوں نے خداوند عالم سے اس طرح دعا کی: یا سب اسعلاک بمحمد وعلی وفاطمہ والحسن والحسین اے میرے پروردگار میں تجھے محمدؑ علیؑ وفاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری توبہ قبول فرما۔

چنانچہ خداوند عالم نے آدمؑ کی توبہ قبول فرمایا۔ اسی کا تذکرہ کرتے ہوئے خداوند عالم نے قرآن میں فرمایا ہے۔

(فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ)

ترجمہ حضرت آدمؑ نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمے حاصل کر لئے۔

جن کلمات کو آدمؑ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے سیکھا وہ ہیں

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلَى وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
اَلَّا تَبْتَ عَلَيَّ

اور انہی کلمات کے ذریعہ جناب آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی۔

وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ - البقرہ (۵۷)

لہ عنایۃ المرام ص ۳۹۳

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا
مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا
الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ
خَطِيئَتَكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ (البقرہ ۵۸)

ترجمہ (اور وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے تمہیں حکم دیا کہ اس گاؤں (ایرجا) میں داخل ہو جاؤ اور اس کی چیزوں میں سے جس چیز کو جہاں چاہو باغرا^{غنت} کھاؤ اور دروازے میں سجدہ شکر کرتے ہوئے داخل ہو اور (زبان سے بار بار یہ) کہو کہ اے اللہ توبہ ہے توبہ اگر تم نے ایسا کہا تو ہم تمہاری خطاؤں کو معاف کر دیں گے اور نیک کام کرنے والوں کو مقرب (وہ جتنے کے ستمی ہیں) اس سے زیادہ دیں گے۔

جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر (السیوطی) جو کہ فقیہ شافعی ہیں اس آیت مجیدہ کی تفسیر کی روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ابن ابی شیبہ نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اس امت میں ہماری مثال سفینۃ نوح اور باب حطۃ کی طرح ہے۔

ترجمہ۔ انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا حقیقت یہ ہے کہ اس طرح یہ اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے۔

حافظ مفتی سلیمان قندوزی امام محمد باقر علیہ السلام سے آیت ولکن کا نوا انفسہم یظلمون کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کی ذات پاک و پاکیزہ اس کی حکومت عظیم و سرمدی اس کی کبریائی ہمیشہ رہنے والی ہے یہ بات اس کی ذات پاک سے بہت بعید ہے کہ اس کی ذات کے لئے ظلم عارض ہو لیکن خداوند عالم نے ہم اہل بیت کو اپنی ذات کا قائم مقام قرار دیا چنانچہ اس نے ہم پر ظلم ہونے کو خود اپنے اوپر ظلم ہونا قرار دیا۔

وما ظلمون ولکن کا نوا انفسہم یظلمون ۱۰

مَلَائِكًا بِالْأَصْلَافِ

وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِبْ
بِعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا
عَشْرَةَ عَيْنًا۔

المقرہ ۶۰

ترجمہ: جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی کی دعا مانگی تھی تو ہم نے
(اس پر) ان سے یہ کہا تھا کہ تم پتھر پر اپنا عصا مارو (انھوں نے
جیسے یہ کیا) اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔

علامہ بھرائی ابی الحسن الفقیہ محمد بن علی بن ساذن سے المناقب المائدہ
میں اہل سنت کے طریق سے سلسلہ سند حذف کرتے ہوئے ابن عباس
سے روایت کی ہے کہ میں نے پیغمبر اسلام کو فرماتے ہوئے سنا۔
”معاشر الناس من سرّہ لیقتدی بئ فی فعلیہ ان
یتوالی ولا ید علی ابن ابی طالب والائمة من
ذریتی فانہم خرائع علی عیونہ“۔

ترجمہ: اے لوگوں جس کو یہ پسند ہو کہ میری اقتدی کرے تو اس کے
لئے ضروری ہے کہ علی ابن ابی طالب کی ولایت کا دم بھرے
اور ائمہ کی ولایت کا دم بھرے جو میری اولاد سے ہیں اس لئے کہ

یہ سب میرے علم کے خزانے ہیں۔

(یہ سن کر) جابر ابن عبد اللہ انصاری کھڑے ہوئے اور بولے یا رسول اللہ
آئمہ کی تعداد کتنی ہیں؟

پیغمبر اسلام نے فرمایا اے جابر خدا تم پر اپنی رحمت نازل کرے تمہارا
یہ سوال تمام اسلام کے بارے میں ہے، یہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا۔ وعد تم عدد العیون التي انفجرت لموسیٰ

بن عمران حیث ضرب بعصاه الحجر فانفجرت

منہ اثنتا عشرة عینا (الحديث)

(اے جابر میری ذریت میں ہونے والے آئمہ کی تعداد) ان چشموں

کی تعداد کے برابر ہے جو موسیٰ کے لئے جاری ہوئے تھے جب انھوں

نے پتھر پر اپنا عصا مارا تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ کر نکلے۔

إِمَامًا تَسْعَةً مِنَ الْحُسَيْنِ -

قائم المہدی تک ائمہ کی پوری تعداد بارہ کردی جنہیں سے نو ائمہ
امام حسین کی اولاد سے ہیں -

وَمَا أُنْزِلَ إِلَيَّ إِلَّا بِرَأْسِهِمِ وَإِسْمَاعِيلُ وَإِسْحَاقُ وَيَعْقُوبُ
وَالْكَسْبُ ط -

ترجمہ :- اور جو ابراہیم اسمعیل اسحاق یعقوب اور اولاد یعقوب پر
ازل کئے گئے تھے -

مورخ ابن اثیر (اسد الغابۃ) میں اپنی سند کے ساتھ علی بن
مرۃ سے نقل کرتے ہیں -

علی بن مرۃ کہتا ہے کہ میں پیغمبر اسلام کے ہمراہ ایک دعوت میں گیا
حسینؑ وہاں پر کھیل رہے تھے پیغمبر اسلام اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر حسینؑ کی
طرف بڑھے امام حسینؑ اپنے نانا کے ہاتھوں سے بچنے کے لئے کبھی ادھر
ہو جاتے اور کبھی ادھر ہو جاتے اس طرح پیغمبر اسلامؐ نواسے کو ہنس رہے
تھے یہاں تک کہ پیغمبر اسلامؐ نے اپنے نواسے حسینؑ کو پکڑ لیا اور (انتہائی
گرم جوشی کے ساتھ) ایک دست مبارک ٹھڈی کے نیچے اور دوسرا سر پر
رکھ کر فرمایا - حسینؑ منی وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ احب الله من احب

ینایح الودۃ ۵۵

وَإِذَا ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ
فَاتَّمَمْتَنَ -

البقرہ ۱۲۴

ترجمہ :- (اے رسول وہ وقت بھی یاد کرو) جب ابراہیم کو ان کے پروردگار
نے چند باتوں کے ذریعہ سے آزمایا تھا اور انھوں نے ان کو پورا کر دیا
تھا -

حافظ القدوسی (الحنفی) اپنی سند کے ساتھ مفضل سے روایت کرتے
ہیں کہ میں نے حضرت الصادقؑ سے (وَإِذَا ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ)
کے بارے میں سوال کیا ؟

امامؑ نے فرمایا یہ وہی کلمات ہیں جن کو جناب آدمؑ نے اپنے پروردگار
سے حاصل کیا تھا اور انھیں کلمات کے ذریعہ ان کی توبہ قبول ہوئی وہ کلمات یہ
ہیں - (يَا رَبِّ اسْئَلْكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ
وَالْحُسَيْنِ اَلَا تَنْتَبِهُ عَلَيَّ ذَا وَذِ عَسَا مِ نَ اَدَمَ كِي تَوْبَةُ قَبُولِ
كِي اِس نَتِي كِه وَ تَوْبَةُ قَبُولِ كَرْنِ اَوْر حَرْسَمِ كَرْنِ وَ اَلَا هِي -

مفضل کہتا ہے میں نے کہا فرزند رسول اس قول خدا فَاَتَمَمْتَنَ سے
کیا مراد ہے - امامؑ نے فرمایا - فَاَتَمَمْتَنَ اِلَى الْقَائِمِ الْمَهْدِيِّ اثْنِي عَشَرَ

حسیناً حسین سبطاً من الاسباط -

ترجمہ :- حسینؑ مجھ سے ہے اور میں بھی حسینؑ سے ہوں خداوند عالم اس کو دوست رکھتا ہے جو حسینؑ کو دوست رکھتا ہے۔ حسینؑ نواسوں میں سے ایک نواسہ ہے۔

مولف فرماتے ہیں کہ یہاں دو چیزیں قابل غور ہیں۔

اول :- یہ کہ اس آیت کی قرآن مجید کے اندر تکرار ہوئی ہے اور لفظ (الاسباط) بھی قرآن میں مکرر بیان ہوا ہے یہ تکرار اس بات کی متقاضی ہے کہ ہم پیغمبر اسلام کی حدیث (حسینؑ سبط من الاسباط) کی تکرار کریں اس لئے کہ اگر امام حسینؑ ایک ہی نواسہ ہوتے تو جہاں کہیں بھی قرآن میں (الاسباط) کی تکرار ہوتی تو حسین کی ذات گرامی اس لفظ (الاسباط) کو شامل ہوتی لہذا ہمیں پیغمبر اسلام کی حدیث کی تکرار (الاسباط) کلمہ کی طرح مکرر کرنا ہوگی جو کہ وہ مقام پر ہوتی ہے سورۃ آل عمران اور سورۃ نساء

دوم :- یہ کہ جو اسباط بنی اسرائیل میں تھے وہ انبیاء نہیں تھے البتہ انبیاء جیسی منزلت رکھتے تھے کلمہ (انزل) وحی کے معنی میں ہے لیکن کلمہ وحی تمام جہات سے انزل کے معنی میں نہیں ہے اور نہ ہی ایک دوسرے کا بدل ہیں اس لئے کہ وحی نبی کے لئے بھی ہوتی ہے اور رسول کے لئے بھی ہوتی ہے اور ان دونوں کے علاوہ ائمہ وصالحین اور ملائکہ کے لئے بھی ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ،

دوسروں کے لئے بھی ہوتی ہے

لہ اسد الغابہ جلد (۲) ص ۱۹

چنانچہ پیغمبر اسلام کی حدیث مبارکہ کی دلیل سے حسینؑ کے لئے آیت کا ذکر کرنا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ امام حسینؑ بنی ہیں بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ حسینؑ کے بارے میں اللہ کی طرف سے کچھ نازل ہوا ہے لیکن اس طرح نہیں جس طرح انبیاء پر نازل ہوتا ہے۔ اس چیز کی وضاحت کرتے ہوئے اس جگہ پر ہم وحی کی بعض آیات کا تذکرہ کر رہے ہیں جو کہ غیر انبیاء کے لئے نازل ہوتی ہے۔ (۱)

(وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ) (۲) اے یہ

ترجمہ :- اور اے (رسول) تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی۔

(فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا بِحَمْدِهِ وَعَشِيًّا) (۳) اچھے

ترجمہ :- اور ان سے اشارے سے یہ کہا کہ تم لوگ صبح شام (خدا کی)

تسبیح (وتقدس) کیا کرو۔

(وَإِذَا أَوْحَيْتُ إِلَى الْخَوَارِجِ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي) (۴)

لہ النبی وہ ہے کہ جس پر وحی آتا ہے چاہے اس کو تسبیح کا حکم ہو یا نہیں۔ الرسول جس پر وحی نازل ہوتی ہے لوگوں کی جانب اس کو پہچانے کا بھی حکم ہوتا ہے اس طرح ہر رسول بنی ہوتا ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں ہوتا

۱۔ النحل ص ۱۱

۲۔ مريم ص ۱۱

۳۔ المائدہ ص ۱۱

ترجمہ ۱۔ اور جب کہ میں نے حواریین پر اہام کیا تھا کہ تم مجھ پر اور میرے رسول پر
ایمان لاؤ۔

(واوحینا الی ام موسیٰ ان ار ضعیفہ) ۱۔

ترجمہ ۲۔ اور ہم نے مادر موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ تم اس کی رضاعت کرو

(اذا ووحینا الی امک ما یوحی) ۲۔

ترجمہ ۳۔ جب کہ ہم نے تمہاری ماں کو اہام کے ذریعہ سے وہ بات بتلائی تھی
جو اہام ہی سے بتائی بھی جاسکتی تھی۔

جس طرح اور جس معنی میں حواریین اور مادر جناب موسیٰ پر وحی ہوتی ہے
اس معنی میں حسینؑ کے لئے وحی کے نازل ہونے میں کون سا مانع ہے ؟
اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ خدا کے نزدیک حسینؑ کی ذات حواریین
و مادر جناب موسیٰ سے افضل و بہتر ہے۔

اَمْ تَقُولُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَاٰلَہٗہٗمُ

الْاَسْبَاطَ کَاَنُوْا ہُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی - البقرہ ص ۱۲۵

ترجمہ کیا (یہودیوں) تم کہتے ہو کہ ابراہیم و اسمعیل و اسحاق و یعقوب

اور فرزند ان یعقوب یہ سب کے سب یہودی یا نصرانی تھے۔

امام اہل سنت ابن ماجہ صحاح ستہ میں سے اپنی کتاب

(سنن ابن ماجہ) میں پیغمبر اسلام کی طرف سند دیتے ہوئے بیان
کرتے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (حسینؑ سبط)

۱۔ سنن ابن ماجہ جلد ۱ ص ۵۱

۲۔ تہذیب الکمال ص ۵۱

مِنَ الْاَسْبَاطِ) اور اسی کو صاحب تہذیب الکمال نے بیان کیا ہے۔
ہم کہتے ہیں کہ جن آیات میں کلمہ (الاسباط) ذکر ہوا ہے ان کا اسم
حسینؑ پر شامل ہونے میں کوئی مانع نہیں ہے۔ اس لئے کہ حدیث مذکورہ کو ایسی
ذات نے فرمایا ہے جس کے بارے میں خداوند عالم نے فرمایا ہے۔
(وما ینطق عن الہوی ان ہوالا وحی یوحی)
اور وہ (رسول) اپنی خواہش نفس سے کچھ بھی نہیں کہتا (وہ جو کچھ کہتا ہے)
وہ اس وحی کے سوا کچھ نہیں ہوتا جو (اس کے پاس) بھیجی جاتی ہے۔ سورہ نجم آیت ۲
اگر یہ حدیث پیغمبر آیت کے تنزیلی معنی نہیں تو تاویلی معنی میں بہر حال
شامل ہے۔

۱۔ سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۱

۲۔ تہذیب الکمال ص ۵۱

٤

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا

لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ - بقرہ ۱۳۳

ترجمہ - اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط قرار دیا تاکہ (اور) لوگوں

کے مقابلے میں تم گواہ بنو

حافظ الحاکم احسان (احقنی) روایت کرتے ہیں کہ ہمیں محمد بن عبد اللہ

ابن احمد الصوفی نے اسناد مذکورہ کے ذریعہ اور انھوں نے سلیم ابن قیس

سے اور انھوں نے علیؑ سے روایت سنی آپ نے فرمایا کہ خداوند عالم کا

آیت - (لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ) میں ہم مقصود ہیں - رسول اللہ

ہم پر شاہد ہیں (گواہ ہیں) اور ہم لوگوں پر گواہ اور اس کی زمین پر خدا کی

حجت ہیں اور وہ ہم ہی ہیں جن کے لئے خداوند عالم نے (وَكَذَٰلِكَ

جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا) فرمایا ہے۔

ہم کہتے ہیں امیر المومنین نے جو فرمایا ہے کہ اس آیت سے مراد ہم

ہیں تو اس سے مراد تمام اہل بیتؑ ہیں اس سلسلے میں کتب احادیث

شواہذ التنزیل ج ۱۱ ص ۹۲

اور بہت سی دیگر کتابوں میں مثالیں موجود ہیں۔

حقنی نہ رہے کہ (لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ) کا اس

روایت میں پہلے ذکر ہونا شاید بعض رواۃ یا ناقلین کی جانب سے اس طرح

ہوا ہے حالانکہ قرآن کے اندر آیت کا یہ حصہ بعد میں بیان ہوا ہے۔

مؤلف :- قزح الخریف کے معنی ہیں موسم سرما کی بارش کی تیزی کی طرح اور قزح ہر اس چیز کو کہتے ہیں کہ جس کے اندر خفت اور تیزی پاتی جاتے اور خریف سرما کے موسم کی بارش کو کہتے ہیں (جو کہ اچانک ہوتی ہے) اس کے معنی موت ہے کہ جس طرح سے موسم سرما میں اچانک اور تیزی کے ساتھ بارش ہوتی ہے اسی طرح امام الحجۃ کے اصحاب اچانک اور تیزی کے ساتھ امام کے قریب جمع ہو جاتے گے۔

۸

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ
بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا

(البقرہ آیت ۱۴۸)

ترجمہ :- اور نیکیوں میں پک کر اوروں سے آگے بڑھ جاؤ تم

جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تم کو (اپنی بارگاہ میں) کھینچ بلائے گا۔

حافظ القندوزی (الحنفی)، امام جعفر صادق سے خداوند عالم کے قول

(فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِيَكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا)

کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اس سے مراد اصحاب قائم

ہیں۔ جن کی تعداد ۳۱۳ ہے خدا کی قسم وہ سب امتہ معدودہ ہیں (یعنی گنی چنی

امت) یہ سب ایک لمحے کے اندر اس تیزی سے جمع ہو جائیں گے جیسے موسم

خریف کی بارش تیز ہوتی ہے ۷

۷ امام کا اشارہ سورہ ہود کی اس آیت کی جانب ہے۔ وَلَيُنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ
الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَةٍ مَّعْدُودَةٍ ۝

ترجمہ :- نیز اگر ہم ان کی جانب (آنے) سے عذاب (موعود) کو مصلحتاً کچھ معین دنوں تک روکے رکھیں گے

۷ ینابیع المودۃ ص ۵۵

والثمرات :- بارش کا فقدان

ولبشر الصابرين :- ان تمام امتحانات کے بعد صابرين کو بشارت دیدو۔

پھر امامؑ نے فرمایا اے محمدیہ اس کی تاویل ہے

وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ (آل عمران ۷)

ترجمہ :- حالانکہ ان آیتوں کا صحیح مطلب اللہ اور ان لوگوں کے علاوہ

جن کے قدم مضبوطی کے ساتھ زمین (علم میں) جے ہوئے ہیں اور

کوئی نہیں جانتا ونحن الراسخون فی العلم - ۱۳

اور ہم ہی راسخون فی العلم ہیں - بینا بیع المودہ ص ۵۵

MOWLANA NASIR DEVJANI

MAHUVA, GUJARAT, INDIA

PHONE : 0091 2844 28711

MAIL : devjani@netcourrier.com

۹

وَلَبَلُّوْكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ

وَلِنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ

وَلِبَشَرِ الصَّابِرِينَ - البقرہ آیہ ۱۵۵

ما قضا القدر وزی احمق سورہ بقرہ میں قول خداوند عالم - ولبللونکم

بشئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات

ولبشر الصابرين - الخ - کے بارے میں محمد بن مسلم کے سلسلے سے امام

جعفر الصادقؑ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا - قائمؑ کے ظہور سے قبل

(کچھ) علامات اللہ کی طرف سے ظاہر ہوں گی جس کے ذریعہ مومنین کی آزمائش

ہوگی۔

مُحَمَّد :- آقا وہ کون سی علامات ہوں گی۔

امامؑ :- خداوند عالم نے جو فرمایا ہے - ولبللونکم بشئ من الخوف -

اس سے مراد یہ ہے کہ مومنین امراض سے دوچار ہوں گے۔

والجوع :- اشیاء کی قیمتوں میں زیادتی ہوگی۔

ونقص الاموال :- اس سے مراد قحط ہے۔

والانفس :- ضائع شدہ اموات

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ
مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا
قُتِلَ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ
الْبَيِّنَاتُ وَلَكِنْ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ
وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا قُتِلُوا
وَلَكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ -

آیت ۲۵۳

ترجمہ - یہ وہ پیغمبر ہیں جن میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی ان
میں وہ بھی ہیں جن سے اللہ نے کلام کیا اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو جو لوگ ان
پیغمبروں کے بعد ہوتے وہ بعد اس کے کہ ان کے پاس واضح دلیلیں
آچکی تھیں آپس میں نہ لڑتے لیکن انھوں نے باہم اختلاف کیا
سوائے ان میں سے کوئی تو ایمان لایا اور کوئی کافر ہو گیا اگر اللہ کو منظور
ہوتا تو یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے نہ لڑتے لیکن اللہ
جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے -

علامہ بحرانی ابن ابی الحدید کی شرح بیخ البلاغہ سے اسناد مذکورہ
کے ذریعہ اصح ابن نباتہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص علی ابن ابی طالب

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ
كَافَّةً

ترجمہ - اے ایمان والو تم اسلام میں پورے پورے داخل ہو۔
علامہ بحرانی روایت کرتے ہیں کہ ابوالفرج اصفہانی نے روایت
کی ہے کہ اس آیت کے معنی میں علیؑ تک متعدد طرق ہیں آپ نے فرمایا
اس سے مراد ہم اہل بیت کی ولایت ہے -

لہ غایۃ المرام ص ۳۳۸

علیہ السلام کے پاس اگر کہنے لگے اے امیر المؤمنین جس قوم سے ہم قتال کر رہے ہیں اس کا بھی خدا ایک ہے رسول بھی نماز بھی اور حج بھی ایک ہے ایسی قوم کو ہم کیا کہیں؟

علی ابن ابی طالبؑ نے فرمایا وہی کہو جو کچھ خداوند عالم نے ان کو اپنی کتاب قرآن حکیم میں کہا ہے۔

اس شخص نے کہا آقا میں قرآن حکیم کی تمام باتوں کو نہیں جانتا ہوں۔ علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کیا تم نے خدا کا فرمان نہیں سنا پس آپ نے اس آیت۔ تِلْكَ الرِّسَالُ فَذُكِّرْتُمْ عَلَى بَعْضِ

مَنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ ۖ اِلٰى قَوْلِهِ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتُلْتُ

الَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَاتُ

وَلَكِنْ اِخْتَلَفُوا فَمِنْهُمْ مَنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ

کی تلاوت فرما کر اس طرح استدلال فرمایا جب کہ اختلاف واقع ہو تو

خدا کے نزدیک بھی ہم اولیٰ ہیں۔ قرآن کے نبی کے اور حق کے نزدیک

بھی ہم ہی اولیٰ ہیں۔ ہم ہی صاحبان ایمان ہیں وہ لوگ کافر ہیں اللہ ہی ان

سے قتال چاہتا ہے ہم اس قوم سے اللہ کی مرضی و ارادے ہی سے قتال

کر رہے ہیں۔

ہم نے اس مقام پر موجودہ آیت قرآنی اور حدیث امیر المؤمنین کا ذکر اس کتاب (احل البیت فی القرآن) میں کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ امیر المؤمنین نے جمع کی ضمیریں مثلاً نحن۔ یعنی۔ ہم۔ یا اس کے مثل کُتِّبَ جو فرمایا ہے۔ وہ باعتبار اوصیاء پیغمبر اسلام اور اولاد پیغمبر کے ہے اس طرح یہ حدیث تمام ائمہ اہلبیت علیہم السلام کو شامل ہے۔

بعینہ یہی حکم اس وقت صادق آیا جب کہ امیر المؤمنین کے فرزند امام حسن علیہ السلام نے معاویہ سے قتال کیا اور اس وقت بھی جب کہ امام حسینؑ نے معاویہ کے بیٹے یزید سے قتال کیا

چنانچہ امام حسنؑ اور ان کے اصحاب۔ امام حسینؑ اور ان کے

اصحاب صاحبان ایمان ہیں۔ معاویہ اور اسکے ساتھی یزید اور اس کے

ساتھی کافر ہیں۔

فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدْ
اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا
وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ -
بقرہ (۲۵۶)

ترجمہ: پس جو شخص شیطان کا منکر ہو اور خدا پر ایمان لایا ہو تو
اس نے وہ مضبوط حلقہ تمام کیا ہے جو ٹوٹنے والا نہیں ہے
اور خدا سب کی سننے والا (اور سب کچھ جانتے والا) ہے۔
علامہ بحرانی ابی الحسن الفقیہ محمد بن علی بن شاذان سے (الناقب
المائۃ) میں طریق اہل سنت سے حذف اسناد کے ساتھ ابن عباس سے نقل
کرتے ہیں۔ ابن عباس کہتے ہیں میں نے رسول خدا کو حدیث فرماتے ہوئے
سنا۔ معاشر الناس اعلمو ان الله تعالى بآءا من دخله
آمن من الناس ومن الفزع الاكبر۔ الحدیث
ترجمہ: لوگوں جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے ایک دروازہ ہے جو اس میں داخل
ہو گیا وہ دہنم کی آگ اور قیامت کے حول سے امان پا گیا۔
یہ سنکر ابو سعید خدری کھڑے ہوتے ہوئے یا رسول اللہ ہمیں
ہدایت تو فرماتیں تاکہ ہم پہچانیں کہ اللہ کا کون سا دروازہ ہے۔ ۹

قال صلى الله عليه وآله وسلم هو على ابن ابى طالب
سيد الوصيين و امير المؤمنين و اخو رسول
رب العالمين و خليفة الله على الناس اجمعين
معاشر الناس من احب ان يتمسك بالعروة
الوثقى التى لا انفصام لها فليتمسك بولاية
بن ابى طالب فولايته و لايتى و طاعته
طاعته (معاشر الناس) من احب ان يفرلحجة
بعدى فليعرف على بن ابى طالب (معاشر الناس)
من سره ليقصدنى لى فعليه ان يتوالى و لا يفر
على ابن ابى طالب و الائمة من ذريتى فانهم
خير ان علمى) له الحدیث.

ترجمہ: پیغمبر اسلام نے فرمایا وہ ذات علی ہے جو سید الوصیین
امیر المؤمنین پروردگار عالم کے رسول کا بھائی تمام لوگوں پر
اللہ کا خلیفہ ہے۔ لوگوں جو شخص چاہتا ہو کہ ایسی رسی سے وابستہ
ہو جائے جو کبھی ٹوٹی نہیں ہے تو اسے چاہیے کہ علی ابن ابی طالب
کی ولایت سے متمسک ہو جائے (اس لئے کہ) علی کی ولایت

أَمَّنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ
كُلٌّ أَمَّنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ
لَا تُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا
وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ۔ (البقرہ ۲۸۵)

ترجمہ:- ہمارا رسول (محمد) جو کچھ اس کے پروردگار کی طرف سے اس پر نازل
کیا گیا ہے اس پر ایمان رکھتا ہے اور مومنین (بھی) تمام کے تمام
اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی (بھیجی ہوئی) کتابوں اور اس
کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں (اور یہ کہتے ہیں کہ) ہم اس کے پیغمبروں
میں سے کسی ایک کے درمیان بھی تفریق نہیں کرتے۔

(یہی ہیں جنہوں نے یہ بھی کہا کہ) پروردگار ہم نے تیرا حکم سنا
اور غوثی سے مانا۔ پروردگار ہم تیری بخشش کے طالب ہیں اور
تیری طرف (ہم سب کو) لوٹنا ہے۔

عالم شافعی محمد بن ابراہیم (الحویلی) متعدد سندوں سے ابی سلمیٰ کا
بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے پیغمبر اسلام کو فرماتے ہوئے سنا مجھے شب
معراج آسمانوں پر لے جایا گیا تو مجھ سے پروردگار عالم نے ارشاد فرمایا۔

میری ولایت ہے علی کی اطاعت میری اطاعت ہے (لوگوں) جو یہ چاہتا
ہو کہ میرے بعد والی حجت کو پہچانے تو اسے علی کو پہچانا چاہیے
(لوگوں) جس کو میری اقتدر سی پسند ہو اس پر واجب ہے کہ ولایت
علی ابن ابی طالب سے اور ولایت ائمہ (جو کہ میری اولاد میں سے ہیں)
کا اقرار کرے اس لئے کہ یہ میرے علم کے خزانہ دار ہیں۔ “
يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ
أُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا۔ (البقرہ ۲۶۹ آیت)

ترجمہ:- وہ جسے چاہتا ہے حکمت عنایت فرماتا ہے اور جس کو حکمت
مل جائے اس کو بلاشبہ بڑا خیر (و برکت کا ذخیرہ) مل گیا۔
ما قضا اسلمان القندوزی (المختفی) روایت کرتے ہیں اور (امام حنابلہ)
اپنی مسند میں حمید بن عبد اللہ کی سند سے روایت کرتے ہیں عبد اللہ نے کہا
کہ پیغمبر اسلام کے سامنے ایک قضیہ پیش کیا گیا جس کو علی ابن ابی طالب
نے حل کیا چنانچہ پیغمبر اسلام نے تعجب کرتے ہوئے فرمایا۔

الحمد لله الذي جعل الحكمة فينا اهل البيت) ملہ
ترجمہ:- اس خدا کا شکر ہے جس نے حکمت کو ہم اہل بیت میں قرار دیا۔

(امن الرسول بما انزل اليه من ربه)

پیغمبر اسلام ————— اور مومنین

خداوند عالم نے فرمایا — اے محمدؐ تم نے سچ کہا

خداوند عالم — میں نے تمہاری امت میں کس کو خلق کیا ہے؟

پیغمبر اسلام ————— بہترین امت

خداوند عالم نے فرمایا ————— علی ابن ابی طالبؑ

پیغمبر اسلام ————— ہاں پروردگار

خداوند عالم نے فرمایا اے محمدؐ میں زمین پر مطلع ہوا تو میں نے تم کو زمین سے اختیار کیا اور تمہارے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا جس مقام پر بھی میرا تذکرہ ہوتا ہے تمہارا ذکر میرے ساتھ ضرور ہوتا ہے میں محمود ہوں اور تم محمدؐ ہو (پھر) میں دوسری مرتبہ مطلع ہوا تو میں نے زمین سے علی کو اختیار کیا اور علی کا نام اپنے نام سے مشتق کیا میں اعلیٰ ہوں اور وہ علی ہے۔

اے محمدؐ تم کو میں نے خلق کیا اور علیؑ وفا طہ حسن و حسینؑ کی دیگر اولاد دائمہ کو اپنے نور سے خلق کیا اور میں نے تمہاری ولایت کو اہل آسمان و اہل زمین پر پیش کیا پس جس نے (تمہاری) ولایت کو قبول کیا تو وہ میرے نزدیک مومنین میں سے ہے اور جس نے (تمہاری) ولایت سے انکار کیا تو وہ میرے نزدیک کافروں میں سے ہے۔

اے محمدؐ اگر میرے بندوں میں سے کوئی بندہ اس قدر عبادت

کرے کہ (کثرت عبادت سے اس کے اعضا و جوارح) منقطع ہو جائیں یا اس کا ضعف اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہو پھر وہ میرے پاس آکر تمہاری ولایت کا انکار کرے تو میں اس کو نہیں بخشوں گا یہاں تک کہ وہ تمہاری ولایت کا اقرار کرے۔

اے محمدؐ کیا تم ان کو دیکھنا چاہتے ہو؟

پیغمبر اسلام ہاں کیوں نہیں

(خدا) نے مجھ سے کہا کہ عرش کی دائیں جانب دیکھو۔

رسول جب میں متوجہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ علی وفا طہ حسن و حسین و زین العابدین و محمد باقر و جعفر صادق و موسیٰ الکاظم و علی رضا و محمد تقی و علی النقی و حسن و سکری و مہدی نور کے مرکز میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں اور مہدی تمام کے درمیان میں ستارے کی طرح چمک رہے ہیں۔

خداوند عالم نے فرمایا اے محمدؐ یہ تمام جنتیں ہیں اور (علی) تمہاری اولاد میں سے رہے ہیں۔ میں اپنے عزت و جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ (علی) کی ذات میرے اولیاء کے لئے حجت واجبہ ہے اور میرے دشمنوں سے انتقام لینے والا ہے لے

اسی بات کو مختصر فرق کے ساتھ بہت سے بزرگوں نے بیان کیا

سورة ابراہیم عمران

اس میں نو آیتیں ہیں۔

۱۔ وَمَا يَعْلَمُ تَاوِيلُهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ

فِي الْعِلْمِ آیت ۷

ترجمہ ۱۔ حالانکہ ان آیتوں کا صحیح مطلب اللہ اور ان لوگوں کے علاوہ جن کے قدم مضبوطی کے ساتھ (زمین) علم میں جے ہوئے ہیں اور کوئی نہیں جانتا۔

۲۔ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا آیت ۳۳

ترجمہ ۲۔ بیشک خدا نے آدم کو اور نوح کو تمام جہان سے چن لیا۔

۳۔ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ

مِنَ الْعِلْمِ آیت ۶۱

ترجمہ ۳۔ اگر تم سے کوئی شخص اس علم (قطعی) کے بعد (بھی) جو تمہارے پاس آچکے ہے ان کے بارے میں حجت کرے۔

جو تمہارے پاس آچکے ہے ان کے بارے میں حجت کرے۔

ہے (مثلاً) الامام اخطب خطبہ خوارزم موفق بن احمد (محتفی) نے اپنی کتاب مقتل میں لکھا

اور حافظا محتفی سلیمان القندوزی نے اپنی کتاب ینابیع المودہ میں لکھا اور ان کتابوں کے علاوہ دو دوسری کتابوں میں بھی ذکر کیا گیا ہے۔

۲۔ مقتل الحسین للخوارزمی ج ۱ ص ۹۵

۳۔ ینابیع المودہ ص ۲۸۶

۴۔ وَلَهُ اسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ^(۸۳)

ترجمہ :- حالانکہ آسمانوں میں جو (فرشتے) ہیں اور زمین میں جو (لوگ) ہیں وہ سب اس کے سامنے (غوثی سے یا ناغوثی سے) تسلیم ختم کر چکے ہیں۔

۵۔ وَمَنْ يَعْصِمْ بِاللَّهِ فَقَدْ هَدَىٰ إِلَىٰ

صَوَاطِئِ مُسْتَقِيمٍ آیت / ۱۰۱
ترجمہ :- اور جو خدا (کے دین) سے وابستہ ہوا تو اسے یقیناً سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دی گئی ہے

۶۔ وَأَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا - ۱۰۳

ترجمہ :- اور تم سب کے سب اللہ کی رسی (اسلام) کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رہو اور آپس میں نا اتفاقی نہ کرو۔

۷۔ وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا / ۱۴۱

ترجمہ :- اور (اس کی ایک یہ بھی مصلحت تھی) کہ جو سچا ایمان لائے ہیں ان کو (گناہوں سے) پاک صاف کر دے۔

۸۔ لَتَبْلُوَنَ فِيْ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ / ۱۸۶

ترجمہ :- (مسلمانوں) تم اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے بارے میں ضرور آزمائے جاؤ گے۔

۹۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا

وَصَابِرُوا

۲۰۰ /

ترجمہ :- اے ایمان والوں تم پر جو سختیاں پڑیں انہیں بخوشی برداشت کرو اور (اغیار) کے مقابلے میں صبر سے کام لو۔

۱

و ما يعلم تاويله الا الله والراسخون
في العلم يقولون انا به كل من
عند ربنا وما يذكر الا اولوا الالباب / آل عمران ۷
حافظ سليمان القندوزی (محقق) علی بن ابی طالب سے روایت
کرتے ہیں کہ آپ نے خطبے میں ارشاد فرمایا۔

کہاں ہیں وہ لوگ جن کا خیال ہے کہ وہ راسخون فی العلم ہیں
ایسے لوگ ہم پر جھوٹ باندھتے ہیں اور سرکشی کرتے ہیں اللہ نے ہمارے
مرتبہ کو بلند کیا اور ایسے لوگوں کو پست رکھا ہم پر بخشش کی اور ان کو محروم
رکھا ہمیں داخل کیا اور ان کو خارج (رحمت سے) کیا ہمارے ہی ذریعہ
ہدایت حاصل ہوتی ہے اور ہمارے ہی ذریعہ نابینا روشنی پاتے
ہیں

اسی طرح کی روایت حافظ القندوزی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جعفر
الصادق نے اس آیت و يعلم تاويله الا الله والراسخون في العلم۔ کی تلاوت فرمائی
پھر فرمایا ہم ہی راسخون فی العلم ہیں

۵۰ مینا بیح الودہ ص ۵۰

۲

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ
وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ / آل عمران ۳۳

ترجمہ :- خدا نے منتخب فرمایا آدم اور نوح کو اور آل ابراہیم اور آل عمران کو تا
دنیا کے لوگوں میں۔

علامہ بحرانی (شعبی) ابی اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم النیشاپوری
اسناد مذکورہ کے ساتھ ابی داتل سے اس آیت کی تفسیر کرتے ہیں کہ میں نے
مصنف عبداللہ بن مسعود میں اس طرح پڑھا۔

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ
(وَالْمُحَمَّدِ عَلَى الْعَالَمِينَ)

ہم کہتے ہیں کہ مصنف عبداللہ بن مسعود میں کلمہ (آل محمد) کا پایا
جانا اس امر کا ثبوت نہیں ہے کہ وہ قرآن سے ہو اور بعد میں ساقط ہو گیا ہو
ایسا ہرگز نہیں ہے اس لئے نہ تو قرآن میں تحریف ہو سکتی ہے نہ تبدیلی
اسی طرح کمی و زیادتی بھی نہیں ہو سکتی۔

لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوتی
تھی تو اس کو آپ اپنے اصحاب کے لئے پڑھتے تھے پھر اس آیت کی تفسیر

فمن حاجل فيه من بعد ما جاعل
من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا و
ابناءكم ونساءنا ونساءنا وانفسنا
وانفسكم ثم نبتلهم فنجعل لعنت
الله على الكاذبين / آل عمران / ۶۱ /

ترجمہ :- اگر تم سے کوئی شخص اس علم (قطعی) کے بعد (بھی) جو تمہارے
پاس آچکا ہے ان کے بارے میں حجت کرے تو تم کہہ دو کہ (لو)
آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلا لیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنی بیٹیوں
کو بلا لیں اور تم اپنی بیٹیوں کو اور ہم اپنی نفسوں کو بلا لیں اور تم اپنے
نفسوں کو ہم سب گرو گڑا کر دے گا کریں بعد ازاں چھوٹوں پر اللہ
کی لعنت بھیجیں۔

علامہ مجہد رانی صحیح مسلم کے جز چہارم فضائل علی بن ابی طالب
کے باب سے (اسناد مذکورہ کے ساتھ) عامر بن سعد بن ابی وقاص سے سعد
بن وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ معاویہ بن
ابی سفیان نے سعد سے کہا علی کو سب و شتم کرنے میں تجھے کیا رکاوٹ

اور تاویل بیان فرماتے تھے۔ اس طرح آپ کے اصحاب جو بطور تفسیر و تاویل
سنتے تھے اس کو محفوظ کر لیتے تھے۔ چنانچہ (صحیف عبداللہ بن مسعود) کلمہ
آل محمد کی زیادتی اسی طرح ہوئی ہے یا تو یہ کلمہ تفسیری اعتبار سے ہے یا
تاویلی بنا پر ہے۔ البتہ اصل قرآن سے نہیں ہے۔

اس بات پر ثبوت جو کہ حاصل کئے جاسکتے ہیں بہت زیادہ ہیں۔

ہے؟

سعد نے کہا مجھے تین چیزیں ایسی یاد آ رہی ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کے بارے میں فرمایا ہے جس کی وجہ سے میں علیؑ پر گالیاں نہیں دے سکتا۔ اگر ان میں سے ایک چیز میرے لئے ہوتی تو میں اپنے لئے سب سے بڑی نعمت سمجھتا۔

سعد کہتا ہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی ایک غزوہ میں علیؑ کو (مدینہ) میں چھوڑ دیا تو علیؑ نے فرمایا یا رسول اللہ آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں کو درمیان چھوڑ دیا تو جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرماتے ہوئے سنا۔

إِنَّمَا تَرْضَىٰ أَنْ تَكُونَ مَعِيَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَىٰ
إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

یا علیؑ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے نسبت اس طرح ہے جس طرح ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی مسکریہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

سعد نے کہا۔ جنگ خیبر کے روز رسول اللہؐ نے فرمایا۔
لَا تُطِيقُ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ
اللَّهُ وَرَسُولَهُ

ترجمہ: ضرور بالضرور میں علم اس کو دوں گا جو مرد ہوگا اللہ اور اس کے

رسول کو دوست رکھتا ہوگا اور اللہ و رسول بھی اس کو محبوب رکھتے ہوں گے۔

سعد نے کہا پھر پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا میرے پاس علیؑ کو بلا کر لاؤ (علیؑ) آئے آپ آشوب چشم میں مبتلا تھے پیغمبرؐ نے لعاب دہن علیؑ کی آنکھوں میں لگا کر علیؑ کو علم دیدیا اللہ نے علیؑ کو فتح عنایت کی۔

سعد کہتا ہے۔ جب آیت قل تعالوا ندع ابناءنا و
ابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم
ثم نبتل۔ الخ

نازل ہوئی تو پیغمبرؐ نے علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کو بلا کر فرمایا
اللهم هؤلاء اهل بیتی کہ پروردگار بھی میرے اہل بیت ہیں۔

اور تفسیر (الجلالین) میں اس آیت کے بارے میں ہے۔

پیغمبر اسلامؐ نے بحران کے ایک وفد کو دعوت دی ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کٹ جھتی کرتے ہوئے کہا پہلے ہم اپنے معاملے میں غور کر لیں پھر آپ کے پاس آئیں گے۔ پھر ان سے ایک صاحب رائے نے کہا یہ تحقیق تم نے (محمدؐ) کی نبوت کو پہچان لیا۔ تو وہ اس شخص کو چھوڑ کر واپس آئے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہمراہ حسنؑ و حسینؑ و علیؑ و فاطمہؑ کو لے کر

کہ عنایۃ المرام ص ۳

نکلے اور انصاریؒ کو دعوت ایمان دی لیکن انھوں نے انکار کر دیا ۱۵ البتہ
جزیہ دینا منظور کیا۔۔۔ اس کی روایت ابن ندیم سے وارد
ہوئی ہے۔ اسی روایت کو اسناد و رواۃ کے اختلاف کے ساتھ لیکن معنی کے
اتفاق کے ساتھ ایک بہت بڑی تعداد نے بیان کیا ہے چنانچہ جن مقامات کا
انھوں نے ذکر کیا ہے انکی جانب اختصار کا لحاظ کرتے ہوئے ہم اشارہ کر رہے
ہیں جو کہ حسب ذیل ہیں۔

- ۱۔ مسلم نے اپنی کتاب صحیح میں ۹
- ۲۔ بیضاوی نے اپنی تفسیر میں ۱۵
- ۳۔ فخر رازی نے اپنی تفسیر میں ۱۵
- ۴۔ آلوسی نے اپنی تفسیر میں ۱۵
- ۵۔ ترمذی نے صحیح میں ۱۵

- ۵۔ تفسیر الجلالین (تفسیر سورۃ آل عمران میں)
- ۹۔ صحیح مسلم / کتاب فضائل الصحابہ
- ۱۵۔ تفسیر بیضاوی ۷۶
- ۱۵۔ تفسیر فخر رازی جلد ۲ ص ۶۹۹
- ۱۵۔ روح البیان جلد ۱ ص ۴۵۷
- ۱۵۔ صحیح ترمذی جلد ۲ ص ۱۶۶

- ۶۔ بیہقی نے اپنی کتاب سنن میں ۱۵
 - ۷۔ امام حنابلہ احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں ۱۵
 - ۸۔ البغوی نے اپنی کتاب مصلیح میں ۱۵
 - ۹۔ علامہ ذہبی نے سیرۃ میں ۱۵
 - ۱۰۔ زنجیزی نے کشف میں ۱۵
- اور اس کے علاوہ بہت سے حضرات نے اس کو نقل کیا ہے۔

- ۱۴۔ سنن بیہقی جلد ۱ ص ۳۳
- ۱۵۔ مسند احمد بن حنبل جلد ۱ ص ۱۸۵
- ۱۶۔ مصلیح السیۃ جلد ۲ ص ۲۰۱
- ۱۷۔ سیر اعلام النبلاء جلد ۳ ص ۱۹۳
- ۱۸۔ انکشاف جلد ۱ ص ۲۹

۴

وَلَهُ اسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا
وَكَرْهًا وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ عَلَى آبَائِهِمْ
وَأَسْمِعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ ۝ ۸۳

ترجمہ۔ مالاہک آسمانوں میں جو (فرشتے) اور زمین میں جو (لوگ)
ہیں وہ سب اس کے سامنے (غشی سے ہویا ناغوشی) سر
تسلیم خم کر چکے ہیں۔

حافظ القندوزی (راحتی) جعفر الصادقؑ سے ارشاد خداوندی
ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرہا۔ کے بارے
میں روایت کرتے ہیں کہ امامؑ نے فرمایا جب قائم المہدیؑ ظہور فرمائیں گے
تو زمین کے ہر حصے پر صراے۔ لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول
اللہ) گوئے گی۔ ۱۹

حاکم نے مستدرک میں سند کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے حدیث بیان کی ہے۔ فَإِذَا أَحْسَيْنُ يَلْعَبُ بِالسَّكَّةِ

۱۹ مینا بیع الودہ / ص ۳۲۱

فَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَسَبَطَ يَدَهُ
فَوَضَعَ أَحَدَى يَدَيْهِ تَحْتَ رِجْلَيْهِ وَلَا أُخْرَى
تَحْتَ ذَقْنِهِ فَوَضَعَ فَاهُ عَلَى فِيهِ وَهُوَ يَقُولُ
أَحَبُّ حُسَيْنٍ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ أَحَبُّ اللَّهِ مِنْ
أَحَبِّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سَبَطَ مِنَ الْأَسْبَاطِ ۝ ۸۴
ترجمہ۔ جس وقت کہ حسینؑ کھیل رہے تھے تو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بڑھے اور اپنے ہاتھوں کو پھیلادیا ایک ہاتھ حسینؑ کے پیش
گردن اور دوسرے کو ٹھڈی کے نیچے رکھ کر حسینؑ کے منہ پر اپنا
منہ رکھ دیا اور فرمایا حسینؑ مجھ سے ہے اور میں بھی حسینؑ سے
ہوں اللہ اس کو دوست رکھتا ہے جو حسینؑ سے محبت کرے
حسینؑ نواسوں میں سے ایک نواسہ ہے۔

اس سے قبل سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۳۶ کے ذیل میں دواہم
چیزیں گزر چکی ہیں۔

مؤلف

۸۴ مستدرک الحاکم جلد ۳۔ ص ۱۷۷

اور اسی معنی کو دوسری عبارت کے ذریعہ سلیمان (القندوزی)
 اٹھنی نے ینابیع المودہ میں بیان کیا ہے جو اس طرح ہے۔

(من اقتدی بہم) دونوں کے معنی ایک ہیں

ظاہراً یہ حدیث کہ اہل بیت علیہم السلام کی اقتدی کرنا اور ان
 کے ذریعہ ہدایت پانا اللہ کی جانب سے عصمت کی شرطوں میں سے ہے
 جس طرح سے اس شرط سے قبل نبوت کا اعتراف کرنا ہے۔

وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَى
 صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

آل عمر آیت ۱۰

ترجمہ۔ اور جو خدا (کے دین) سے وابستہ ہوا تو اسے یقیناً سیدھے
 راستے کی طرف ہدایت کر دی گئی ہے۔

حاکم الحکامی (اٹھنی) بیان کرتے ہیں کہ ہم سے اسناد مذکورہ کے ذریعہ
 ابو جعفر نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ان الله جعل علياً وزوجته وابناءه حجب الله
 على خلقه وهم ابواب العلم في امتي من
 اهتدى بهم (ہدی الی صراط مستقیم)

ترجمہ۔ بیشک اللہ نے علی وان کی زوجہ (فاطمہ) اور ان کے بیٹوں کو اپنی
 مخلوق پر اپنی حجت قرار دیا اور یہ سب کے سب میری امت میں علم
 کے در ہیں۔ جو ان سے طلب ہدایت کرتا ہے اس کو سیدھے راستے
 کی ہدایت مل جاتی ہے۔

وَأَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَ

لَا تَفَرَّقُوا / آل عمران / ۱۰۳

ترجمہ:- اور تم سب کے سب اللہ کی رسی (اسلام) کو مضبوطی کیساتھ
مٹائے رہو اور آپس میں نا اتفاقی نہ کرو۔

حاظ احسانی (احق) روایت کرتے ہیں کہ محمد بن عبد اللہ الصوفی
نے اسناد مذکورہ کے ذریعہ ابان بن تغلب سے اور انھوں نے جعفر بن
محمد (امام جعفر الصادق) سے روایت کی ہے کہ امامؑ نے فرمایا۔

نَحْنُ حَبْلُ اللَّهِ الَّذِي قَالَ اللَّهُ (عنه) ہم ہی وہ خدا کی رسی ہیں
جس کے بارے میں خدا نے (وا اعتصموا بحبل الله جميعاً) فرمایا ہے
اور اسی روایت کو اکثر اہم محدثین (شبخیؒ، الشافعیؒ اور (صہبان احق) وغیرہ
نے بیان کیا ہے

۲۳ شواہد التزیل جلد ۱ - ص ۱۳۱

۲۴ نور الابصار ص ۱۱۲

۲۵ اسعاف الراغبین ص ۱۰۹

علامہ الشیخ العباس القمی عام معتزلہ جاراۃ الخوارزمی سے روایت
کرتے ہیں جادۃ الخوارزمی نے سند کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

فَاطِمَةُ مُهْجَةٌ قَلْبِي وَأَبْنَاهَا ثَمَرٌ فَوَاحٍ وَ
بَعْلُهَا نُورٌ بِصَوْنِي وَالْأُتَمَةُ مِنْ وَلَدِهَا مَنَّا
سَرَبِي حَبْلٌ مَسْدُودٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ مِنْ
أَعْتَصَمَ بِهِمْ نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُمْ هَوَىٰ - ۲۶

ترجمہ:- فاطمہ میرے قلب کا سرور اور ان کے بیٹے میرے میوہ دل ہیں
اور اس کا شوہر میری آنکھوں کا نور اور اس کی اولاد سے ہونے
والے اسام میرے پروردگار کی جانب سے امین ہیں (جو کہ)
پروردگار اور اس کی مخلوق کے درمیان تھی ہوتی رسی ہیں جس نے
ان سے وابستگی اختیار کی اس نے نجات پائی اور جس نے ان سے
روگردانی کی وہ غم سرق ہوا۔ ۲۶

اور اس حدیث کو ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں بیان کیا۔ اسی طرح عالم
شافعی حاقظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی نے مجمع الفرائد اور منبع العوائد میں بیان
کیا ہے

۲۶ سفینۃ البحار جلد ۱ - ص ۱۹۳

۲۷ فرائد السمطين جلد ۲ - کے اوائل

۲۸ مقدمہ ابن خلدون ص ۲۶۹

۷

وَلْيُمَحِّصِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيُمَحِّقِ الْكَافِرِينَ

ترجمہ:- اور (اس کی ایک یہ بھی مصلحت تھی) کہ جو سچا ایمان لاتے ہیں ان کو

رنگت ہوں سے پاک کر دے۔ آل عمران / ۱۴۱

حافظ شافعی (حمونی) سند مذکورہ کے ذریعہ سعید بن مسیر کے واسطے

سے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں ابن عباس کہتے ہیں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک علی بن ابی طالب میری امت کے امام

اور اس پر میرے بعد میرے خلیفہ ہیں اور اس کی اولاد سے (قائم) منتظر جس کے

ذریعہ (خدا) زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم

و جور سے بھری ہوگی۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق پر مبعوث بشیر و نذیر

بنایا۔ بیشک اس کے زمانہ غیبت میں جو اس کی امامت پر ثابت قدم رہیں گے

میرے نزدیک کیسا سے زیادہ عزیز ہوں گے

پس (یہ سن کر) جابر بن عبد اللہ انصاری کھڑے ہوئے کہا!

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے فرزند قائم کے لئے غیبت

ہوگی؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ایسا ہی ہوگا

(وَلْيُمَحِّصِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيُمَحِّقِ الْكَافِرِينَ)

اے جابر! خدا کے امر میں سے ہے اور خدا کے رازوں
میں سے ایک راز ہے جو اس کی علت کا راز ہے جو اس کے بندوں سے
پوشیدہ ہے.....

خبردار (اس میں) شک نہ کرنا اس لئے کہ امر خدا میں شک کرنا
کفر ہے۔

لَتَبْلُوَنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَ
لَتَسْمَعَنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ
مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَنْشَبَكُوا
أَذًى كَثِيرًا

آل عمران ۱۸۶

ترجمہ: (مسلمانوں) تم اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے بارے
میں ضرور آزمائے جاؤ گے۔

ماہظ احکام حسانی (الحنفی) ابی محمد احسن بن علی الجوهری نے
(اسناد مذکورہ) کے ساتھ ابن عباس سے قول تعالیٰ -
ولتسمعن من الذين اوتوا الكتاب

کے بارے میں روایت کی ہے کہ یہ آیت خصوصیت کے ساتھ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کے بارے میں نازل ہوئی
۳۱

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا
وَرَارِيطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ - آل عمران ۲۰۰

ترجمہ: اے ایمان والوں تم پر جو سختیاں پڑیں انہیں بخوشی برداشت
کرو اور (اغیار) کے مقابلے میں صبر سے کام لو۔

ماہظ سلیمان القندوزی (الحنفی) روایت کرتے ہیں کہ امام
محمد باقر (رضی اللہ عنہ) نے ارشاد خداوندی -

(یا ایہا الذین امنوا صبروا وصابروا ورایطوا)

کی تفسیر میں فرمایا کہ فرض کی ادائیگی کی سختی کو برداشت کریں -
اپنے دشمن کی اذیت پر صبر کریں اپنے امام مہدی المنتظر سے مربوط
رہیں ۳۲

سُورَةُ النِّسَاءِ

اس میں بارہ آیتیں ہیں۔

۱۔ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ

ترجمہ :- اور اس خدا سے ڈرو جس کے واسطے تم ایک دوسرے

سے حقوق مانگتے ہو اور قطعِ رحم سے بھی خون کرو۔

۲۔ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ۚ

ترجمہ :- اور باہم ایک دوسرے کو قتل نہ کرو۔

۳۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّخَذَ اللَّهُ الْكِتَابَ آمَنُوا

بِمَا نَزَّلْنَا

ترجمہ :- اے اہلِ کتاب ہم نے جو کتاب نازل کی ہے۔ جو کچھ ہم

نے نازل کیا ہے اس پر ایمان لے آؤ۔

۴۔ أَمْ يَحْسَدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُم

اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۚ

ترجمہ :- کیا یہ لوگ (رسول اور ان کے اہلِ بیت) سے ان چیزوں

پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے اپنے فضل و کرم سے انہیں عطا فرمائی ہے۔

۵۔ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَىٰ

الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۚ

ترجمہ :- اے ایمان والو! خدا کی اطاعت کرو اور رسول کی

اور ان لوگوں کی اطاعت کرو جو تم میں سے صاحبان

امر ہوں۔

۶۔ فَاسْتَغْفِرُوا لِلَّهِ وَاسْتَغْفِرْ لِهِمُ

الرَّسُولَ ۚ

ترجمہ :- اور اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہیے اور رسول

(تم) بھی ان کے لئے گناہوں کی بخشش چاہیے۔

۷۔ وَلَهُدٰى يٰنَا هُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۚ

ترجمہ :- اور انہیں ضرور راہِ راست کی ہدایت کرتے۔

۸-۹۔ مَنْ يَطُعِ الرَّسُولَ (أَلِیٰ قَوْلُهُ تَعَالٰی) وَكَفٰی

بِاللَّهِ عَلِيمًا ۚ

ترجمہ :- اور جو شخص خدا اور رسول کی اطاعت کرے گا تو (اسی

پر کیا) اس کے ایسے تمام لوگ (جنت میں) ان لوگوں کے

ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے یعنی

۱

واتقوا الله الذي تساءلون به والارحام/النساء/۱

ترجمہ: اور اس خدا سے ڈرو جن کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے حقوق مانگتے ہو اور قطع رحم سے بھی خون کرو۔

حافظ الحکامی (المخفی) روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ابو محمد الحسن

بن علی الجوهری نے اپنی اسناد کے ذریعہ ابن عباس سے قول خداوند عالم

(واتقوا الله الذي تساءلون به والارحام)

کے بارے میں خبر دی کہ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان

کے اہل بیت اور ان کے ارحام کے بارے میں نازل ہوتی اس لئے

کہ قیامت کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب

اور نسب کے علاوہ تمام (لوگوں) کے سبب و نسب ٹوٹ جائیں گے

ان الله كان عليكم - یعنی بیشک اللہ تمہاری حفاظت کرے والا ہے۔

۳۱ شواہد التنزیل جلد ۱ - ص ۱۳۵

انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صلحاء اور یہ کہ سب

اچھے رفیق ہیں یہ خدا کا فضل و کرم ہے اور خدا ہر چیز

کا کافی جاسنے والا ہے۔

۱۰: ولوردوا الى الرسول والى اولى الامر

منهم ۸۳/

ترجمہ: حالانکہ اگر یہ لوگ اس کو پیغمبر (یا) اور ان میں جو صاحبان

امر ہیں ان تک پہنچا دیتے تو۔

۱۱: ومن يشاقق الرسول من بعد ما

تبين له الهدى

ترجمہ ۱: اور جو شخص راہ راست کے واضح ہو جانے کے

بعد رسول کی مخالفت کرے گا۔

۱۲: وان من اهل الكتاب الا ليوثن

به قبل موته

ترجمہ ۲: اور (جس) وقت عیسیٰؑ ظہور قیامت آل محمد کے وقت آسمان

سے اتریں گے تو) تو اہل کتاب میں سے کوئی ایک شخص بھی

ایسا نہ ہوگا جو ان کے مرنے سے پہلے ان پر ایمان نہ لاتے۔

واضح ہو کہ اس طرح کا بیان یا تو تفسیری ہے یا تنزیلی یا
تاویلی جس کو ابن عباس نے رسول اللہ ﷺ علیہ وآلہ وسلم
سے حاصل کیا ہے۔

مؤلف

۲

وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِكُم مَّرْجُومًا ۲۹
ترجمہ :- اور ہر ایک دوسرے کو قتل نہ کرو۔

حافظ الحکامی (الحقی) روایت کرتے ہیں کہ قاضی ابی الحسن
محمد بن عثمان النصیبی (اپنی اسناد) کے ذریعہ ابن عباس سے قول خداوندی

(وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ) کے بارے میں خبر دی کہ اس سے مراد (الاعتقاد)

اہل بیت نبیکم)۔ یعنی اپنے نبی کے اہل بیت کو قتل مت کرو ہے

اس لئے کہ ان کے بارے میں خداوند عالم اشد فرماتا ہے،

اتعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و

نساءکم و انفسنا و انفسکم)

ترجمہ :- ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنی

عورتوں کو بلائیں اور تم اپنی عورتوں کو بلاؤ اور ہم اپنے

نفسوں کو بلائیں اور تم اپنے نفسوں کو بلاؤ۔

رسول اللہ ﷺ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹوں کی جگہ حسنؑ

وحسینؑ عورتوں کی جگہ فاطمہؑ اور نفس کی منزل میں علیؑ ۳۲

۳۲ شواہد التنزیل جلد ۱- ص ۱۴۲

۳

یا ایہا الذین اوتوا الكتاب امنوا بما نزلنا
مصد قالما معکم من قبل ان نطمس و
جوہا فتردها علی ادبارها - النساء/ ۷۷
ترجمہ - اے اہل کتاب ہم نے جو کتاب نازل کی ہے جو کچھ ہم نے نازل کیا
ہے اس پر ایمان لے آؤ۔

حافظ القندوزی (الحنفی) اس آیت کے بارے میں امام محمد باقر
علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ خف ابیدایں سفیانی کے لشکر سے ہلاک
ہونے والوں میں سے تین افراد کے علاوہ کوئی نہیں پٹے گا جن کے چہروں
کو خداوند عالم پشت گردن کی جانب موڑ دے گا اور یہ اسی وقت ہوگا کہ جب
(قائم) ظہور کریں گے۔

یہ آیت کے تاویلی معنی ہیں اور تفسیر یہ ہے کہ آیت ان لوگوں کے بارے
میں نازل ہوئی جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہیں لائے چنانچہ آیہ
کے تاویلی اور تفسیری معنی میں کسی قسم کا تضاد نہیں ہے۔ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ قرآن
تاویل ہے اور تفسیر ظاہر ہے اور تفسیر باطن ہے۔ اس بارے میں بہت زیادہ
آیات قرآنی اور احادیث شریفہ موجود ہیں۔

۴

ام یحسدون الناس علی ما ءاتھم اللہ من
فضله فقد اتینا ال ابراہیم الکتب و
الحکمة و اتینہم ملکاً عظیماً

ترجمہ - کیا لوگ ان پر حسد کرتے ہیں جس کو اللہ نے اپنے فضل سے دیا ہے بیشک
ہم نے ال ابراہیم کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور ان کو بہت بڑی سلطنت دی۔

حنفی عالم محمد بن صہبان المصری (اسعاف الراغین) میں روایت کرتے
ہیں کہ بعض راویوں نے۔ قول خداوند عالم (

ام یحسدون الناس علی ما ءاتھم اللہ من فضله

کی امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اس سے مراد
اہل بیت علیہم السلام ہیں۔ اور شافعی مسلک کے علامہ سید شبلنجی بھی نورالابصار
میں یہی کہتے ہیں اور حافظ المحکاتی (حنفی) روایت کرتے ہیں کہ ہم سے

۳ اسعاف الراغین ص ۱۹

۳۵ نورالابصار ص ۱۱۲

محمد بن اَحسین نے (اسناد مذکورہ) کے ذریعہ ابو خالد کا بلی سے اسی قول خدا کے بارے میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

(واتینا ہم ملکًا عظیمًا)

ابو خالد کا بلی نے پوچھا ملک سے مراد کیا ہے؟
امام علیہ السلام نے فرمایا۔ بیشک (اللہ نے لوگوں کے لئے)
آئمہ مقرر کئے جس نے آئمہ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور
جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی یہی ملک عظیم ہے۔^{۳۶}

۵

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ

وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ - آیت / یق ۵۹

ترجمہ۔ اے ایمان والو! خدا کی اطاعت کرو اور رسول کی اور ان
لوگوں کی اطاعت کرو جو تم میں سے صاحبان امر ہوں۔

عالم الحقی کا حافظ سلیمان القندوزی اپنی کتاب بی نایع المودہ
میں کہتے ہیں کہ مناقب الحسن بن صالح میں امام جعفر الصادقؑ سے اس آیت
کے بارے میں اس طرح مرقوم ہیں۔

أولوا الامر هم الائمة اهل البيت ۳۷

یعنی اول الامر سے مراد ائمہ اہل بیت علیہم السلام ہیں۔

فاستغفر واللہ واستغفرلہم الرسول

لوجد اللہ تواباً رحیماً آیت ۶۴/۱

ترجمہ: اور اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے اور رسول تم بھی ان کے لئے گناہوں کی بخشش چاہتے۔

الشیخ المحمودی تاریخ دمشق کی جلد (۲۰) صفحہ (۵۲) سے جا بریں

عبداللہ انصاری سے اسناد مذکورہ کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ان اللہ علمنی اسماء امتی کلھا کما علم آدم الاسماء کلھا ومثل لی امتی فی الطین (لعل المقصود بہ فی عالم الطینۃ ولذر) فمَرَّ بـی اصحاب الرایات واستغفرت لعلی وشیعته - ۳۸

ترجمہ: بیشک اللہ نے میری امت کے تمام اسماء مجھے تسلیم کر دیتے کہ جس طرح تمام اسماء جناب آدم کو تسلیم کئے تھے اور میرے لئے میری امت کی تمثیل (مٹی) (شاید اس سے مراد عالم ارواح ہے) سے دی پس جب میرے قریب سے صاحب پرچم گذرے تو میں نے

علیؑ اور ان کے شیعوں کے لئے طلب مغفرت کی۔

اصحاب علم سے مراد وفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد وجود میں آنے والے اصحاب مذاہب ہیں۔ اس لئے کہ قرآن میں انشاء ہوا ہے۔ یَوْمَ نَدْعُوکَ اُنَاسٍ بِاِمَامِہِمُ۔

(قیامت کے روز ہم ہر شخص کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

اور یہی چیز احیاء متواترہ میں وارد ہوئی ہے اور اسی کو السید المحمیری نے نظم کہا ہے۔

والناس یوم الحشر لایاتہم خمس فمتھا ہا لک اربع

قیامت کے روز لوگوں کے پاس پانچ قسم کے علم ہوں گے۔ جس میں سے چار علم والے ہلاک ہو جائیں گے۔

ورایۃ یقدمہا حیدر ووجہہ کالشمس اذ تطلع

اور ایک علم حضرت علیؑ پیش کریں گے۔ اس وقت آپ کا چہرہ مثل آفتاب چمک رہا ہوگا۔

اس کے علاوہ دیگر اشعار بھی موجود ہیں۔

۸ ۹

ومن يطعم الله والرسول فاولئك مع
الذين انعم الله عليهم من النبيين و
الصدّيقين والشهداء والصّالحين و
حَسَنَ اَوْ لِبِكْ رَفِيقًا ۙ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ
مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا / النساء / ۷۰

حافظ المحکامی (الحنفی) روایت کرتے ہیں کہ عقیل بن اکحسین نے
اسناد مذکورہ کے ذریعہ عبداللہ بن عباس سے اس آیت کے بارے میں خبر دی
(و من يطعم الله) یعنی خدا کے فرائض کے بارے میں
(والرسول) یعنی رسول اللہ کی سنت کے بارے میں
(فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصدّيقين)
سے مراد علی بن ابی طالب علیہ السلام اور علی ہی کی ذات وہ ہے جو سب سے
پہلے رسول اللہ پر ایمان لاتی ہے۔

(والشهداء) یعنی علی بن ابی طالب وجعفر الطیار وحمزہ بن مطلب وآن
واکحسینؑ یہ سب کے سب شہداء کے سردار ہیں۔
(والصّالحين) یعنی سلیمان والیوسف وصہیب ونباب وعمار۔

۷۵

۷

ولهديهم صراطاً مستقيماً - النساء / ۶۸

ترجمہ :- اور بیشک ہم نے ان کی ہدایت صراط مستقیم کی
طرف کی

علامہ بحرانی نے شافعی عالم محمد بن ابراہیم المحمینی سے اسناد مذکورہ
کے ذریعہ خیمۃ الجعفی کے واسطے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے۔

نحن العلم المرفوع للحق، من تمسك بنا لحق
ومن تاخر عنا غرق ونحن قادة الفرائض
ونحن خيرة الله ونحن طريق الواضح والصرط
المستقيم الى الله ﷻ

ترجمہ :- ہم مخلوق کے لئے بلند کے گئے پرچم ہیں۔ جس نے ہم سے تمسک
اختیار کیا وہ حق سے (خدا) وابستہ ہوا۔ اور جس نے ہم سے دوری اختیار
کی وہ غرق ہوا اور ہم روشن چہرے والوں کے سردار ہیں اور ہم اللہ کی طرف
سے برکت ہیں اور ہم اللہ کی جانب واضح اور سیدھا راستہ ہیں۔

۷۶ عنایۃ المرام

۷۳

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ وَالْخَوْفِ
أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَالْإِ
أُولَى الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَ الَّذِينَ

يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ - النساء - ۸۳

حافظ القندوزی (الحنفی) ابن معاویہ کی سند کے ذریعہ امام
محمد الباقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔

(وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَالْإِ

مِنْهُمْ لَعَلِمَ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ)

یعنی لوگوں کا معاملہ صاحبان امر کی جانب پہلے لگا جو انہی میں سے
ہیں لوگوں کو جن کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور انہیں کی جانب (معاملت)
کے پیش کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے ۳

ابن معاویہ کلمہ (اولی الامر) کی تفسیر امام صادقؑ سے کرتا ہے
کہ آپ نے فرمایا۔ فَكَانَ عَلَى ثَمَّ صَارَ مِنْ بَعْدِهِ حَسَنَ

(وَحَسَنٌ أَوْلَىٰكَ) یعنی گیارہ امام۔ (رَفِیقًا) یعنی جنت میں
(ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عِلِمًا - (آیت کا یہ حصہ)
فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور رسول اللہ کے لئے نازل ہوا ہے اس لئے
کہ یہ تمام جنت میں یکجا ہو جائیں گے ۳

و من يشاقق الرسول من بعد ما تبين
له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين
نوله ما تولى ونصه جهنم وساعت مصيراً / النساء / ۱۱۵
علامہ بحرانی اس آیت کے معنی کی روایت ابن مردودیت سے
کرتے ہیں۔

(من بعد ما تبين له الهدى)
یعنی امر علی علیہ السلام

ثم حسين ثم من بعده علي بن الحسين ثم من
بعده محمد بن علي، وهكذا يكون الامر
ان الارض لا تصلح بامام - ع
اصحاب الامر، علی ہوں گے پھر ان کے بعد حسن پھر ان کے
بعد حسین پھر علی بن حسین۔ پھر محمد بن علی اور اسی طرح امر چلتا رہے گا
بے شک زمین پر امن و امان نہیں ہوگی مگر امام کے ذریعہ سے۔

ترجمہ:- اور ہم نے (ابراہیم واسمعیل واسحق و یعقوب واولاد

یعقوب (میں سے جو پیغمبر گذرے ہیں) کے پاس وحی بھیجی تھی۔

امام حنابلہ (احمد) بن حنبل نے اپنی مسند میں سند مذکور کے ساتھ یعلیٰ

بن مرہ سے روایت کی ہے کہ پیغمبر اسلام نے اپنی حدیث میں فرمایا۔

(حسین سبط من الاسباط) لاہ حسین میرے نواسوں میں سے ایک ہے

اور صاحب (تیسیر الوصول) ابن دینین نے بھی اسی حدیث کی روایت

کی ہے۔ اس آیت میں (او حینا) سے مراد یہ نہیں ہے کہ وحی کی صرف

ایک شکل (یعنی ایک ہی قسم ہو) اس لئے کہ (کلمہ وحی) کے مختلف اقسام

ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ چنانچہ جس طرح اور جس معنی میں وحی جناب

ابراہیمؑ پر نازل ہوتی تھی وہ اولاد یعقوبؑ (جو کہ پیغمبر تھے) پر نازل ہونیوالی

وحی کی مثل نہیں تھی یا جس طرح (نحلؑ) شہد کی مکھیوں پر وحی ہوتی یا

(حواؑ) بی بیوں پر وحی ہوتی یا جس طرح مادر جناب موسیٰؑ پر وحی آتی۔

۷۔ مستدرک امام احمد بن حنبل جلد ۷ ص ۱۷۲

۸۔ تیسیر الوصول جلد ۳ ص ۲۷۶

۹۔ النحل ۶۸

۱۰۔ السائدہ ص ۱۱۱ آیت ۱۱۱

۱۱۔ طہ ۸۳ و انقص ۷

وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لِيُؤْمِنُوا

بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ يَكُونُ

عَلَيْهِمْ شَهِيدًا - / النساء / ۱۵۹

حافظ القندوزی (المحقق) اس آیت کے بارے میں سند کے ساتھ

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا بیشک قیامت سے قبل عیسیٰ علیہ السلام

دنیا کی طرف نازل ہوں گے پس کوئی بھی یہودی قوم سے اور اس کے علاوہ

کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔ مگر سب کے سب لوگ مرنے سے قبل (امام مہدیؑ

پر ایمان لے آئیں گے اور اسی بات پر آیت کا سیاق دلالت کرتا ہے اور

بہت سی روایات بھی اسی امر پر دلالت کرتی ہیں۔ اور عیسیٰؑ حضرت مہدیؑ

کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ ۷

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَ

يَعْقُوبَ وَالْحُسَيْنَ سُبَّاطٍ - / النساء / ۱۶۳

۸۔ مینا یح المودۃ ص ۵۰

سُورَةُ الْمَائِدَةِ

اس میں چار آیات ہیں،

۱۔ لَا تَحْلُوا شَعَائِرَ اللَّهِ / آیت ۲

۲۔ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا / آیت ۱۲

۳۔ وَمَنِ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَى

اِخْذْنَا مِثْقَلَهُمْ / آیت ۱۴

۴۔ بَاقِيَ اللَّهِ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ / ۵۴

ان تمام مقامات پر کلمہ وحی کا اطلاق ہوا ہے لیکن تمام کے معنی مساوی نہیں ہیں

(مؤلف)

لہذا امام حسین علیہ السلام پر وحی کا نازل ہونا مذکورہ اقسام میں سے کوئی ایک قسم ہو سکتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حسین علیہ السلام اللہ کے نزدیک قدر و منزلت میں حواریین و مادر موسیٰؑ اور اولاد جناب یعقوبؑ سے بزرگ مقام رکھتے ہیں۔

آیت کے اعتبار سے اسی آیت کا حج کے بارے میں بیان ہونا۔ ان دونوں معنی میں کوئی منافات نہیں ہے اس لئے کہ معنی اول تاویلی ہیں اور دوسرے معنی تفسیری ہیں۔

معنی اول باطن اور دوسرے معنی ظاہری ہیں۔
اور اسی امر کی طرف فخر الدین الرازی نے اشارہ کیا ہے کہ بیشک اعجاز ان معنی میں منحصر ہوتا ہے جو کہ انسانی کلام میں ہرگز نظر نہیں آتا۔ ۳۱

۳۱۔ تفسیر الکبیر فخر الدین الرازی۔ اس معنی کی جانب بہت سے اشارے ہیں۔

۱

يا ايها الذين آمنوا لا تحلوا شعائر الله

ترجمہ۔ اے ایمان والو خدا کی نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرو۔ - المائدہ ۲/۱
ما فظ القندوزی (الحنفی) علی بن ابی طالب علیہ السلام سے سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا۔

(نحن الشعائر والاصحاب والحزنه والابواب) ۳۲

ترجمہ۔ ہم ہی نشانیاں واصحاب وخزانہ اور دروازے ہیں۔

علی بن ابی طالب علیہ السلام نے جو (نحن) ارشاد فرمایا ہے اس سے آپ کی مراد (تمام) اہل بیت ہیں جن سے خداوند عالم نے ہر پلیدگی و کثافت کو دور رکھا ہے اور پاک رکھنے کی طرح پاک رکھا ہے انھیں (اہل بیت) کے سردار علی ہیں اور ان میں سب سے پہلے ہیں اور ان کے آقا ہیں۔ اس امر پر بہت زیادہ احادیث دلالت کرتی ہیں جن میں سے بعض کا ذکر سابقہ گذر چکا ہے اور بعض کا ذکر بعد میں کیا جائے گا۔

آیت کریمہ میں (شعائر) سے مراد آئمہ طاہرین ہونا اور سیاق

۳۲۔ مینایح المودہ ص ۲۱۳

وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَءِيلَ
وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا - المائدة آیت ۱۲

ترجمہ - اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ نے بنی اسرائیل سے بھی (ایمان) کا عہد و پیمان لیا ہوتا اور ہم نے ان میں سے بارہ سردار (ان پر) مقرر کئے تھے۔

علامہ بھراتی ابی الحسن الفقیہ محمد بن علی بن شاذان سے المناقب المآۃ میں اہل سنت کی جانب سے حدیث اسناد کے ساتھ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ ابن عباس کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

معاشر الناس من سرّہ لیقتدی بی فعلیہ ان
یتوالی ولایۃ علی بن ابی طالب ولائمۃ من
ذریعتی فانہم خزائن علمی۔

ترجمہ - (اے) اگر وہ مردم جسے یہ پسند ہو کہ میری پیروی کرے تو اس پر ضروری (واجب) ہے کہ علی بن ابی طالب کی ولایت کو تسلیم کرے اور میری

ذریعت سے آئمہ کی اس لئے کہ یہ سب میرے علم کا مرکز و خونیہ ہیں (یہ
سنکر) جابر بن عبد اللہ انصاری نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے آئمہ کی کتنی تعداد ہے؟

پیغمبر اسلام نے فرمایا اے جابر خدا تم پر رحم کرے تمہارا یہ سوال تمام اسلام
کے بارے میں ہے۔ ان کی تعداد شہود کے برابر ہے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا
وعدة نقباء بنی اسرائیل - قال اللہ تعالیٰ، واذا

أخذ اللہ ميثاق بنی اسرائیل وبعثنا منهم اثني
عشر نقیباً، فالائمة یا جابر اثني عشر اماماً اولہم
علی بن ابی طالب وآخرہم القائم عجلہ

ترجمہ - (اے) جابر میری ذریعت سے ہونے والے آئمہ کی تعداد نقباء بنی اسرائیل
کے برابر ہے (ترجمہ) اے جابر آئمہ کی تعداد بارہ ہے جنہیں سے اول
عسکری ہیں اور آخر قائم ہیں۔

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصْرُوهُ أَخَذْنَا
مِيثَقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرَ وَابَهُ - المائدہ/۱۴
ترجمہ۔ اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم نصرانی ہیں ہم نے ان سے (بھی)
ایمان کا قول و قرار لیا تھا مگر ان کو جو نصیحت کی گئی تھی وہ اس
کے ایک بڑے (اہم) حصہ رسالت محمد کو بھول گئے۔
اس آیت مجیدہ کے بارے میں حافظ القندوزی (الحنفی) ابی ریح
الشافی کے واسطے سے امام جعفر الصادقؑ سے روایت کرتے ہیں امام
علیہ السلام نے فرمایا (لوگ) عنقریب اس نصیحت کو یاد کر لیں گے اور عنقریب
لوگوں میں سے ایک گروہ قائم کے ہمراہ برآمد ہوگا۔
اس بارے میں عام مسلمانوں کے یہاں مختلف فرقوں کے
باوجود بہت زیادہ روایات پائی جاتی ہیں جن کا مضمون یہ ہے

ان عیسیٰ علیہ السلام ینزل ویصلی خلف
الامام المہدی (علیہ السلام) ویأمر النصارى
بمبايعه الامام المہدی

۱۵ سینایع المودۃ ص ۵۶

النصارى جمع کثیر۔

ترجمہ۔ بیشک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور امام ہدی علیہ السلام
کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور نصاریٰ کو امام ہدی علیہ السلام کی بیعت
کرنے کا حکم کریں گے۔ لہذا نصاریٰ کی ایک بڑی تعداد امام
ہدی علیہ السلام پر ایمان لے آئے گی۔

یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ

ہیں۔ عمر نعمان بن اے امامہ/۳۵

ترجمہ۔ اے ایمان والو تم خدا کے احکام کی مخالفت سے ڈرو اور اس

کی (بارگاہ تقرب تک پہنچنے کے لئے) وسیلہ کی جستجو کرو۔

حافظ سلیمان القندوزی (الحنفی) کتاب (مودۃ القربی) سے سید علی الحدادی کے

واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ علیؑ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا۔

الائمہ من ولدی، فمن اطاعهم فقد اطاع اللہ،

ومن عصاهم فقد عصی اللہ، ہم العروۃ الوثقی، والوسیلۃ

الی اللہ جل وعلا۔ ۱۶

ترجمہ۔ ائمہ میری اولاد میں سے ہیں پس جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت

کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی یہ سب (ائمہ) مضبوط

رسن ہیں اور خداوند عالم تک پہنچنے کا وسیلہ ہیں۔

۱۶ سینایع المودۃ ص ۴۶

۴

ابجلی کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر الصادق علیہ السلام کو فرماتے سنا بیشک اس امر کے صاحب یعنی قائم المہدی، محفوظ ہیں اگر تمام لوگ چلے بھی جائیں تو خداوند عالم (قائم المہدی) کے اصحاب کو لے آئے گا اور یہی وہ حضرات ہیں جن کیلئے خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ -

اس آیت کریمہ کے تاویلی اور تشریحی اعتبار سے امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں وارد ہونے میں اور کبھی اصحاب المہدی المنتظر کے بارے میں وارد ہونے میں کسی قسم کی منافات نہیں ہے اس لئے کہ علی علیہ السلام اور قائم علیہ السلام کے اصحاب سب کے سب اس آیت کے مصداق ہیں اس لئے اللہ علی کو دوست رکھتا ہے اور علی اللہ کو دوست رکھتے ہیں (اور اسی طرح) خداوند عالم اصحاب قائم کو دوست رکھتا ہے اور اصحاب قائم بھی خدا کو دوست رکھتے ہیں۔ بس فرق اتنا ہے کہ علی اس آیت کریمہ کے کامل ترین مصداق اور فرد اول ہیں۔ اور اصحاب المہدی المنتظر (علی) کے بعد کے مصداق ہیں۔ (التوکل)

اور اس طرح کی مثالیں قرآن کریم میں بہت زیادہ ہیں

۵۰۷ یتایع المودہ ص

قوله تعالى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ، فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةً لَائِمَةً ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ - المائدہ/۵۲

ترجمہ: اے ایمان والو تم میں سے جو اپنے دین سے پھر جائے وہ خدا کا (کچھ نہ بگاڑے گا) خدا عنقریب ایسے لوگوں کو نکال کرے گا جن کو وہ دوست رکھتا ہے اور اس کو وہ دوست رکھتے ہیں مومنوں پر مہربان (اور) کافروں پر سخت ہیں خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور کسی ظلمت کرنے والے کی ظلمت سے نہیں ڈرتے یہ خدا کا فضل ہے جس کو چاہے عطا فرمائے اللہ بڑا صاحب وسعت جانتے والا ہے۔

حاظ القدوزی (الحنفی) روایت کرتے ہیں کہ سلمان بن ہارون

سُورَةُ الْاِنْعَامِ

اس میں آٹھ آیتیں ہیں

- ۱۔ وَلَوْ تَرَىٰ اِذْ وَقَفُوا عَلَى النَّارِ / آیت ۲۴
- ۲۔ حَتّٰى اِذَا جَاءَ تَهُمْ السَّاعَةُ بَغْتَةً / آیت ۳۱
- ۳۔ اَوَاتَتْكُمُ السَّاعَةُ / ۴۰
- ۴۔ وَهَدَيْنَاهُمُ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ / ۸۷
- ۵۔ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لِّیَسُوْهُنَّ / ۸۸
- ۶۔ بَکَافِرِیْنَ / ۸۹
- ۷۔ وَتَمَّتْ کَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدًا / ۱۱۵
- ۸۔ لَّا مُبَدَّلَ لِّکَلِمَتِهِ / ۱۵۳
- ۹۔ وَانْ هٰذَا صِرَاطِی مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ / ۱۵۸

۱

وَلَوْ تَرَىٰ اِذْ وَقَفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا
یٰلَیْتَنَّا نُرَدُّ وَلَا نَمُکَذِّبُ بِاٰیٰتِ رَبِّنَا و

تَکُوْنُ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ آیت / ۲۷

ترجمہ۔ اور اگر تم اس وقت دیکھو کہ جب کہ جہنم کے فتریب کھڑے
کئے جائیں گے تو یہ کہیں گے کہ کاش ہم پھر (دنیا میں) واپس
بھیج دیئے جاتے اور اپنے پروردگار کی نشانیوں کو جھٹلاتے
اور ہم ایمان لانے والوں میں سے ہو جاتے۔

علامہ بحرانی روایت کرتے ہیں کہ شیرازی نے اپنی کتاب
میں ابی معاویہ صریح سے۔ معاویہ صریح نے اُغشی سے۔ اُغشی نے مسلم البطین
سے مسلم البطین نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے ابن عباس سے روایت
کی ہے۔ ابن عباس فرماتے ہیں قیامت کے روز خداوند عالم،
مالک (جہنم) کو حکم فرمائے گا کہ جہنم کے ساتوں طبقات میں آگ بھڑکائے
اور (مالک جنت) رضوان کو حکم کرے گا کہ جنت کے آٹھوں درجوں کی
سجاوٹ کرے اور میکائیل سے کہے گا کہ جہنم کے اوپر (پل) صراط کو بلند

قد خسرو الذین کذبوا بقاء اللہ حتی اذا
جاءتهم الساعة بغتة قالوا یحسرتنا
علی ما فرطنا فیہا و ہم یحملون اوزارہم
علی ظہورہم الا ساء ما ینزلون - الانعام ۳۱
ترجمہ: یقیناً جو لوگ خدا کی بارگاہ میں حضوری کو جھٹلاتے ہیں وہ سخت
گھائے میں ہیں تا اینکه جب ان کے (سروں پر) اچانک
قیامت آپہنچے گی (تو یہ اس وقت) کہیں گے کہ اس کے بارے
میں ہم نے جو کمی کی اس پر ہمیں بڑا افسوس ہے اور یہ لوگ اپنے
(دوبلوں کے) بار اپنی پشتوں پر لادے ہوں گے آگاہ ہو جاؤ کہ
جسے یہ لادے ہوں گے وہ بہت بڑا بار ہوگا۔

فقہ شافعی جلال الدین السیوطی اپنی تفسیر میں روایت کرتے ہیں
کہ بخاری نے ابی ہریرہ سے روایت کی کہ ایک اعرابی نے پیغمبر اسلام صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ قیامت کب ہوگی۔ ۹

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب امانت ضائع
ہو جائے تو قیامت کے منتظر رہنا۔ راوی سوال کرتا ہے یا رسول اللہ امانت

کرے اور جبرائیل سے کہے گا کہ عرش کے نیچے میزان عدل قائم کرے اور
حکم فرمائے گا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حساب کے لئے اپنی امت کو
قریب لاؤ پھر حکم کرے گا کہ صراط پر سات پل بنائیں اور ہر پل کی لمبائی
سترہ ہزار فرسخ ہوگی اور ہر پل پر ستر ہزار ملائکہ کھڑے ہوں گے اور کہیں گے
کہ اس امت (محمد) کے مرد اور عورتوں کے لئے (القطرة الاولى) یعنی،
ولایت امیر المؤمنین علیہ السلام اور محبت اہل بیت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا
پل ہے۔ جب ان حضرات میں سے کوئی اس پل کے قریب آئے گا تو بجلی کی
تیزی کی طرح سے گزر جائے گا اور جو شخص اپنے بنی کے اہل بیت کا محبوب
نہ ہوگا تو وہ پل سے جہنم کے گڑھے میں گر جائیگا اگرچہ اس کے اعمال خشکی
میں بسنے والے افراد کے سترگنا ہی کیوں نہ ہوں۔ (حدیث) ۱۰

کس طرح ضائع ہوگی؟

پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا جب نا اہلوں کے سپرد معاملہ ہو جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ ۱۹

اس روایت کو بھی سیوطی ہی نے نقل کیا ہے کہ ابن مردویہ نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے۔ ایک شخص پیغمبر اسلامؐ کی خدمت میں آیا اور سوال کیا قیامت کب ہوگی؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

راوی نے پیغمبر اسلامؐ سے عرض کی آپ مجھے قیامت کی علامات

تسلیم فرمادیں؟

قال (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تقارب الاسواق

قلت: وما تقارب الاسواق؟

قال: ان يشكو الناس بعضهم الى بعض قلة

اصابتهم ويكثر البغي وتفشو الغيبة ويعظم

رب المال وترتفع اصوات الفساق في المسا

ويظهر اهل المنكر ويظهر البغاء۔ ۲۰

۱۹ الدر المنثور جلد ۶ ص ۵۱

۲۰ الدر المنثور جلد ۶ ص ۵۱

ترجمہ حدیث:۔ سواق (یعنی بازار) قریب ہو جائیں گے۔

راوی نے کہا سواق () کے قریب ہو جائے گا کیا مطلب ہے؟

پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا کہ لوگ ایک دوسرے سے کم پانے کی شکایت کریں گے فتنے و

فجور زیادہ ہو جائیں گے اور غیبت پھیل جائے گی اور صاحب مال اپنے مال کی تعریف کرے گا اور

فاسقوں کی صدا میں مسجدوں سے بلند ہوں گی برائی کرنے والے ظاہر ہوں گے اور سرکشی ظاہر ہوگی

سیوطی نے کہا احمد بن حنبل و بخاری و مسلم و ابن ماجہ نے ابن مسعود سے

روایت کی ہے۔ ابن مسعود کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو فرماتے ہوئے سنا۔

يقول: يكون بين يدي الساعة ايام فيرفع

فيها العلم، وينزل فيها الجهل، ويكثر

فيها المهرج۔ ۲۱

ترجمہ: قیامت کے روز علم بلند ہوگا۔ اور چل نازل ہوگا۔ اور اس میں اتقل تھیں

بہت زیادہ ہوگی۔

ظہور امام مہدیؑ سے قبل واقع ہونے والے امور کے بارے میں

روایات بکثرت موجود ہیں (مثلاً) امانتوں کا ضائع ہونا۔ اور معاملات کا نا اہلوں

کے ہاتھوں میں پہنچ جانا، ولد الزنا کی زیادتی۔ غیبت کا پھیل جانا۔ صاحب

۲۱ الدر المنثور جلد ۶ ص ۵۱

قال تعالى - قل اسریتکم ان اتکم عذاب اللہ
او اتکم الساعة اغیر اللہ تدعون ان
کنتم صادقین - الانعام/۲۰

ترجمہ: اے رسول ان سے دریافت کرو کہ اگر تم پر خدا کا عذاب
اُپڑے یا تم تک قیامت ہی آپہنچے تو یہ بتاؤ کہ اگر تم سچے ہو
تو (اس وقت) خدا کے سوا کسی اور کو پکارو گے۔

السیوطی (الفقیہ الشافعی) روایت کرتے ہیں کہ حاکم نے واثر بن
الاشعث سے روایت کی ہے میں نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
فرماتے ہوئے سنا۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لا تقوم الساعة حتی تكون عشر آیات خسف
بالمغرب وحسفت بجزیرۃ العرب، والدجال،
ونزول یاجوج و ماجوج والداۃ، وطلوع
الشمس من مغربہا، ونازل تخرج من قعر
(عدن) تسوق الناس الی المحشر تحسرا

الذوالنمل - ۲۲

۲۲ تفسیر الدر المنثور جلد ۶ ص ۴۰

اموال کا اموال کی بڑھائی کرنا اور مسجدوں میں فاسقوں کی آواز کا بلند ہونا
اور برائی کرنے والے لوگوں کا غلبہ پانا۔ فسق و فجور کا گھر اور محلوں میں پھیل جانا
اور مسلم کا بلند ہونا۔ جہل کا نازل ہونا (اس مقام پر جہل کے معنی ظاہری اعتبار
سے حماقت کے ہیں) لوگوں کا فتنے و غارتگری میں مبتلا ہونا، یہ تمام باتیں ظہور
امام مہدیؑ کی علامات سے ہیں۔ لہذا آیت شریفہ میں جو (الساعة) آیا ہے اس
سے (ساعة) ظہور مہدیؑ مراد ہوگی یا اس کے معنی ظہور مہدیؑ سے عام
ہوں گے جو کہ قیامت اور ظہور امام مہدیؑ دونوں کو شامل ہوں گے۔
اس لئے کہ قیامت اور ظہور امام مہدیؑ عہد سے مقدمات اور علامات
کی وجہ سے باہم مشترک ہیں۔

یادونوں میں سے ایک ظاہر ہے اور دوسرا باطن ہے۔

کیا جاتے۔ دگر نہ ذکر شدہ نشانوں کی تعداد دس سے کم ہوگی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بعض علامات کو راوی نے فراموش کر دیا ہو۔

(مؤلف)

مشاہیر بنیہ اسلام کے (تسوق الناس الى المحشر) فرمان سے مراد ایسی جنگ ہو کہ جس میں لوگ موت کے لئے جمع ہو جائیں گے کیونکہ موت ہی تو حشر ہے اس لئے کہ موت حشر کا ابتداء ہے چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔

(واذا مات ابن آدم قامت قیامتہ)

جب کوئی شخص مرتا ہے تو اس کے لئے قیامت واقع ہو جاتی ہے

(مؤلف)

ترجمہ۔ قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ دس نشانیاں ظاہر ہو جائیں مشرق میں آگ لگ جائے گی اور مغرب اور جزیرہ عرب میں بھی آگ لگ جائیگی دجال (اُسے گا) یا جوج و ماجوج نازل ہوں گے دابۃ الارض ظاہر ہوگا۔ آفتاب مغرب سے طلوع کرے گا۔ اور قعر عدن سے آگ ظاہر ہوگی۔ لوگ مشرق کی جانب لے جاتے جائیں گے۔ جس طرح ذرہ اور چیونٹی نکل پڑتی ہیں۔

اس حدیث کی دلالت اس بارے میں کہ آیۃ قرآنی ان آیات میں سے ہے جو کہ امام مہدیؑ کی شان میں نازل ہوتی ہیں اس وجہ سے ہے کہ یہ علامات متعدد اور واضح کتب میں ظہور امام مہدیؑ کی علامات میں سے ہیں لہذا ان علامات کا (ساعتہ) کی تفسیر میں ذکر کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ اس سے مراد ساعتہ ظہور امام مہدیؑ علیہ السلام ہے، اور اس کی وضاحت بہت سی احادیث میں موجود ہے کہ۔

(بان الساعة هی ساعة قیام القائم)

یعنی ساعت سے ساعت قیام امام مہدیؑ مراد ہے۔

وضاحت :- ذکر شدہ نشانیاں دس اس وقت مکمل ہوں گی جب کہ۔ وناک تخرج من قعر عدن سوق الناس الى المحشر تحشر الذر والنمل

کو تین شمار کیا جاتے اور (تروں یا جوج و ماجوج) کو دو حساب

۵

فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا هَؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَلْنَا بِهَا
قَوْمًا لَّيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ (الانعام ۱۸۹)
ترجمہ ۱۔ اب اگر یہ کفار انکار کریں تو کچھ پرواہ نہیں کیونکہ اس کے لئے
ہم نے بہت سے ایسے لوگ مقرر کر دیے ہیں جو (ان کی
طرح) انکار کرنے والے نہیں ہیں۔

حافظ القندوزی (حنفی) امام جعفر الصادق علیہ السلام سے
روایت کرتے ہیں کہ اس امر کے صاحب (یعنی القاتم المہدی) محفوظ ہیں
اگر تمام لوگ چلے بھی جائیں تو خداوند عالم قائم علیہ السلام کے اصحاب
کو لے آئے گا اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں خداوند عالم فرماتا
ہے۔

فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا هَؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَلْنَا بِهَا
قَوْمًا لَّيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ ۚ

۳۳۲ مینا بیع المودہ ص ۵۰۷

۱۰۳

۴

قوله تعالى ۱۔ وَهَذَا يَنْهَاهُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔ الانعام ۱۸۶
ترجمہ ۱۔ اور ہم نے ان کو راہ راست کی ہدایت کر دی۔
حافظ الحسکانی (اچھتی) روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے علی بن موسیٰ
ابن اسحاق نے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) سعد سے امام محمد باقر سے روایت
کی کہ (آل محمد الصراط الذی دل اللہ علیہ) ۳۳۲
آل محمد ہی وہ راستہ ہیں جن کی طرف خداوند عالم نے نشاندہی کی ہے
اس آیت کریمہ کے انبیاء اور مرسلین سے متعلق ہونے میں کوئی دو وجہوں
سے منافات نہیں۔

أَوَّلُ ۱۔ اگر الصراط سے مراد کہ جس کی جانب خداوند عالم نے نشاندہی کی
ہے آل محمد مراد ہیں (اس دلیل سے کہ آل کا خبر پر داخل ہونا حصر کا فائدہ
دیتا ہے) تو آیت کے مصداق بھی آل محمد ہی ہوں گے۔

دوم ۱۔ بہت سی ایسی احادیث وارد ہوتی ہیں جو اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ خداوند عالم نے
انبیاء علیہم السلام سے محمد و اہلبیت محمد کی محبت کا عہد لیا ہے، ان احادیث کے بیان کر نیکی اس
مختصر کتاب میں گنجائش نہیں، اپنے مقامات سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

۳۳۳ شواہد التنزیل جلد ۱ ص ۶۱

۱۰۲

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (انعام/۱۱۵)
ترجمہ اور تمہارے پروردگار کا کلام (قرآن) سچائی اور اعتدال
کے لحاظ سے کامل ہے اس کے کلام کا کوئی ادل بدل کرنے والا
نہیں اور وہ بڑا سننے والا (اور) بڑا جاننے والا ہے۔

حافظ (اخفی) سلیمان القدوسی بعض ایسے بزرگ اور
موثق حضرات سے روایت کرتے ہیں جو کہ امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکری
علیہ السلام کے پڑوسی تھے ان کا کہنا ہے کہ ہم نے دو اماموں کو فرماتے ہوئے
سنا (ان الله تبارك وتعالى اذا اراد ان يخلق
الامام انزل قطرة من ماء الجنة في
ماء المزن فتسقط في ثمار الارض
وتقبلها فياكلها ابوالامام فتكون
نطفته منها فاذا استقرت النطفة في
الرحم فيمضي لها اربعة اشهر يسمع
الصوت وكتب على عضده) وتتمت

كَلِمَةً رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ
لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

فاذا ولد قام بامر الله، ورفع له
عمود من نور، ينظر منه الخلائق
واعمالهم وسرائرهم، والعمود نصبت
بين عينيه حيث تولى ونظر۔ (الحديث) ۲۵
(امام علی نقی و امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں)

بیشک اللہ جس وقت کسی امام کو خلق کرنے کا ارادہ فرماتا ہے
توجہت کے پانی کا ایک قطرہ بادلوں کے پانی میں نازل کرتا ہے، پھر
یہ قطرہ زمین کے پھلوں اور سبزیوں میں پہنچ جاتا ہے ایسے پھل
اور سبزی کو امام کا باپ تناول کرتا ہے اسی سے امام کا نطفہ بنتا
ہے نطفہ کو رسم میں پہنچے ہوئے جب چارواہ ہو جاتے ہیں تو (ام)
آواز سننے لگتا ہے اور اس کے بازو پر

وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ
الْعَلِيمُ
لکھا ہوتا ہے۔

۷

وَأَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ -

الانعام/۱۵۳

ترجمہ

علامہ بھجرائی کہتے ہیں کہ شیرازی نے اہل سنت کے بزرگوں کی سند سے کہا کہ قتادہ نے حسن بصری سے قول خدا - (وَأَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ) میں کہا کہ وہ کہتے ہیں اس آیت میں علی بن ابی طالب علیہ السلام اور ان کی اولاد کا راستہ مراد ہے جو کہ سیدھا ہے اور دین مستقیم ہے۔
فاتبعوه و تمسکوا به فانہ واضح لا عوج

فیہ ۲۶

ہذا اسی کا اتباع کرو اور اسی کو اختیار کو اس لئے کہ یہ واضح ہے اور اس میں کسی قسم کی کمی نہیں ہے۔

روایت میں جو کلمہ (ذریعہ) وارد ہوا ہے اس سے مراد علی کی اولاد آئمہ ہیں، جکی تعداد گیارہ ہے ان کو خداوند عالم نے ہر طرح کی کثافت سے دور رکھا ہے اور پاک کرینکی طرح پاک کیا ہے۔

۲۶ غایۃ المرام ص ۲۳۲

۱۰۷

پس جب (امام) کی ولادت ہوتی ہے تو حکم خدا سے کھڑا ہوتا ہے اور اس کے لئے نورانی ستون بلند ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے وہ مخلوق کو دیکھتا ہے، ان کے اعمال و سیرتوں کو دیکھتا ہے، اور (نورانی) ستون اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے جب بھی وہ دیکھتا ہے۔
(الحديث)

۱۰۶

۸

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ
أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ
رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا
يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ
قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا قُلْ
انْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ - انفام/ ۱۵۸

ترجمہ :- کس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تمہارے پروردگار آئے یا تمہارے پروردگار کی کچھ نشانیاں (قیامت لیکر آئیں اور انہیں سمجھائیں) جس دن تمہارے پروردگار کی (یہ) بعض نشانیاں آئیں گی اس دن کسی ایسے شخص کو جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا یا اس نے اپنے ایمان (کی حالت) میں کوئی نیک عمل نہیں کیا اس (آج کے دن) کا ایمان فائدہ نہ پہنچائے گا (اگر انہیں واقعی ان چیزوں کا انتظار ہے) تو (اے رسول) تم ان سے کہہ دو کہ تم (ان کا) انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں۔

حافظ القندوزی (الحق) بطریق مرفوع ابی ہریرہ سے روایت

کہتے ہیں۔ ابو ہریرہ نے کہا۔ اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ آفتاب مغرب سے نہ نکلے گا اور جب ایسا ہوگا تو تمام لوگ ایمان لے آئیں گے چنانچہ اسی روز کی کیفیت اس آیت قرآنی۔

﴿لَا تَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ
فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا﴾

میں بیان کی گئی ہے (بخاری و مسلم و ابی داؤد) ۳۷

حافظ القندوزی نے خود روایت مرفوعہ کے ذریعہ ابی سعید خدری سے قول خداوند عالم (اور یا قیاتی بعض آیات سر بٹکتی)

یعنی آفتاب کے مغرب سے نکلنے کی روایت ترمذی سے کی ہے ۳۸
اس بارے میں بہت زیادہ روایات موجود ہیں کہ ظہور اسام مہدی علیہ السلام کی علامات میں یہ بھی ہے کہ آفتاب مغرب سے نکلے گا اور یہ بات واقفکاران حدیث کے لئے واضح اور عیاں ہے۔

(مؤلف)

۳۷ ۳۸ ینایع المودہ -

۱

فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ

الْمُرْسَلِينَ

ترجمہ ہم ان لوگوں سے جن کے لئے حق کی طرف پیغمبر بھیجے گئے ہیں

ضرور باز پرس کریں گے اور جن پیغمبروں کو ان کی طرف بھیجا گیا ہے۔

ان سے ضرور پوچھیں گے (کہ انھوں نے کیا کیا)

علامہ بحرانی روایت کرتے ہیں کہ عالم (حق) ابوالمؤید موفق بن

احمد الخوارزمی کتاب (فضائل علی) میں اسناد مذکورہ کے ذریعہ ابی بزرہ

سے روایت کرتے ہیں۔ ابو بزرہ کہتے ہیں کہ ایک روز ہم بیٹھے ہوئے تھے

کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات کی قسم

جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت کے روز کسی ایک بندے

کا بھی قدم نہیں اٹھے گا جب تک کہ خداوند عالم اس سے چار سوال نہ کرے۔

(۱) عمر کے بارے میں سوال ہوگا کہ کس چیز میں فتاکی ؟

(۲) جسم کے بارے میں کہ کس چیز میں مبتلا رکھا ؟

(۳) مال کے بارے میں سوال ہوگا کہ کس چیز سے حاصل کیا ہے اور

سُئِلَ، الْخَلَفَ

اس میں آٹھ آیتیں ہیں

فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ

الْمُرْسَلِينَ

۱- وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ / ۲۳

۲- وَ عَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ / ۲۶

۳- وَ نَادَى أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا / ۲۸

۴- وَظَلَمُوا وَلَكِنْ كَانُوا انْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ / ۱۶۰

۵- وَقُولُوا حِطَّةٌ وَادْخُلُوا الْبَابَ مُخْتَدِّينَ / ۱۶۱

۶- وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةً يَهْتَدُونَ بِالْحَقِّ / ۱۸۱

۷- يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ / ۱۸۷

کہاں صرف کیا ؟

(۳) اور ہم اہل بیت کی محبت کا سوال ہوگا۔ ؟

(یہ سن کر) حضرت عمرؓ نے پیغمبر اسلامؐ سے کہا آپ کے بعد آپ کی محبت کی نشانی کون ہے ؟ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے علیؓ کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔

(اِنْ حَبِیْ مِنْ بَعْدِیْ حَبْ هَذَا) ۲۹

یقیناً میرے بعد اس کی محبت میری محبت ہے۔

اس موجودہ حدیث اور موجودہ احادیث کا مقتضی بھی یہی ہے

کہ انبیاء کرام اور ائمہ سابقہ سے بھی اہل بیت علیہم السلام کی محبت کا سوال کیا جاتے گا۔

۲۹ غایۃ المرام ص ۲۹۱

۲

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ وَقَالُوا
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا
كُنَّا لَنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ لَقَدْ
جَاءَتْ رُسُلًا رَبَّنَا بِالْحَقِّ وَنُودُوا
أَنْ تَكْلُمُوا الْجَنَّةُ أَوْ رَتَمُوها بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُونَ۔

۲۳ الاعراف

ترجمہ۔ اور (دنیا میں) ان کے سینوں کے اندر جو (غضب و کینہ اچھکا)

ہے اسے ہم نکال باہر کریں گے ان کے (قصوروں کے) نیچے نہیں

بہہ رہی ہوں گی اور وہ یہ کہہ رہے ہوں گے کہ اس خدا کا لاکھ لاکھ

احسان جس نے ہم کو اس (منزل) تک پہنچایا اور خدا ہمیں پہنچاتا

تو ہم کبھی ہرگز نہ پہنچ سکتے تھے۔ بلاشبہ ہمارے پروردگار کی جانب سے

رہل سچا دین لے کر آئے تھے اور ان سے باواز بند یہ کہا جاتے گا

کہ یہ وہ جنت ہے جو تم کو ان (نیاک) اعمال کے عوض میں دی گئی

ہے جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔

وعلى الاعراف رجالٌ يعرفون كلا
بِسِيماهم

ترجمہ :- (جنّتوں اور جہنموں) کے درمیان ایک اڑھوگی) اور اسی
کی چوٹیوں پر کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو تمام لوگوں کو ان کے
قیافے سے پہچان لیں گے۔

علامہ بحرانی نے صاحب (المناقب الفاخرة في عشرة
الطاهرة) روایت مرسلہ کے ذریعہ اصنع بن نباتہ سے روایت کی ہے
اصنع بن نباتہ کہتا ہے۔ میں ایک روز امیر المومنین (علی بن ابی طالب)
کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس ابن الکواآیا۔ کہنے لگا یا امیر المومنین
آپ مجھے اس قول خداوند عالم۔

(وعلى الاعراف رجالٌ يعرفون كلا بسيماهم)
کے بارے میں بتائیں۔

امیر المومنین نے فرمایا اے ابن الکواآہم ہی قیامت کے روز جنت
اور جہنم کے درمیان مقام اعراف پر کھڑے ہوں گے، ہمارے شیعوں اور
دوستوں میں سے جس نے ہماری نصرت کی ہو اور ہمیں پہچانا ہوگا (تو)

حافظ الحکامی (المختی) روایت کرتے ہیں کہ اسناد مذکورہ کے
واسطے سے ہمیں ابوسعید نے حسن بن علی بن ابی طالب کے ذریعہ خبر دی
علیؑ نے فرمایا خدا کی قسم یہ آیت خدا۔

(ونزعنا ما في صدورهم من غل) ۳
ہمارے بارے میں نازل ہوتی ہے۔

MOWLANA NASIR DEVJANI
MAHUVA, GUJARAT, INDIA
PHONE : 0091 2844 28711
MAIL : devjani@netcourrier.com

و نَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا
يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَىٰ
عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تُتَّقُونَ (اعراف ۴۸)
ترجمہ:- اور اہل اعراف کچھ (کافر) لوگوں کو جن کو وہ ان کے قیافہ
سے پہچانتے ہوں گے آواز دیں گے اور یہ کہیں گے کہ (افسوس)
تمہاری فرہی مال اور تمہارا گھنڈ کرنا کچھ بھی تمہارے کام نہ آیا۔
حافظ سلیمان القدوزی (الحقی) سند کے ساتھ سلمان فارسی
سے روایت کرتے ہیں۔ سلمان فارسی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کوئی کے لئے دس مرتبہ سے زیادہ فرماتے سنا۔

يَا عَلِيُّ إِنَّكَ وَالْأَوْصِيَاءَ مِنْ وَلَدَائِكَ أَعْرَافُ
بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ
عَرَفَكُمْ وَعَرَقْتُمُوهُ، وَلَا يَدْخُلُ
النَّارَ إِلَّا مَنْ أَنْكَرَكُمْ وَأَنْكَرْتُمُوهُ (۱)

۱۔ مینا بیع المودة ص ۲۱۱

ہم اس کو اس کے قیافے سے پہچان لیں گے پس اس کو داخل جنت کریں گے
اور جو ہمارا دشمن ہوگا ہم اس کو (بھی) قیافے سے پہچان لیں گے اور اس کو جہنم
رسید کریں گے۔ ۳۱

حدیث امیر المؤمنین میں جو (نخن) ضمیر جمع متکلم ذکر ہوتی ہے
اس سے تمام آئمہ اہل بیت طاہرین علیہ السلام مراد ہیں، کہ جن کے بزرگ
اور سردار علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور اس کا مقصود خاص طور پر
پیچتن پاک ہی ہو سکتے ہیں جو کہ اصحاب کسار ہیں جن میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم و علی وفاطہ و الحسن و حسین علیہم السلام شامل ہیں۔

۳۱ غایۃ المرام ص ۳۵۴

۵

وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ

الاعراف/۱۶۰

ترجمہ:- انھوں نے (نافرمانی کر کے) ہمارا کوئی نقصان نہیں کیا بلکہ اپنے ہی نفسوں پر ظلم کیا۔

حافظ اکھنئی سلیمان القندوزی اپنی کتاب ینایع الودہ میں امام محمد باقرؑ سے سند کے ساتھ اس آیت۔

وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ

کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خداوند عالم کی ذات عظیم ہے اور پاکیزہ ترین ہے اس بات سے کہ اس کی ذات پر ظلم عارض ہو لیکن (خدا نے) اپنی ذات کا قائم مقام ہم اہلیت کو قرار دیا چنانچہ خدا نے ہم پر ظلم ہونے کو اپنی ذات پر ظلم ہونے کے برابر قرار دیا۔

(وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ - ۱۶۰)

یہ آیت کریمہ بنفسہ اسی طرح قرآن کریم میں دو مرتبہ (۱) سورہ بقرہ

(۲) ینایع الودہ ص ۳۵۸

اے علیؑ تم اور تمھاری اولاد سے اوصیاء جنت اور جہنم کے درمیان اعراف ہوں گے کوئی بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر وہ جو تمھاری معرفت رکھتا ہو اور تم بھی اس کو پہچانتے ہو۔ اور (نہ ہی) کوئی جہنم میں داخل ہوگا مگر وہ جس نے تمھیں تسلیم نہ کیا ہوگا اور تم نے بھی اسکا انکار کر دیا۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ اسْكُنُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ ز
وَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُولُوا حِطَّةٌ
وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَغْفِرْ لَكُمْ
خَطِيئَتَكُمْ

اعراف/۱۶۱

ترجمہ۔ اور وہ زمانہ یاد کرو جب ان سے کہا گیا تھا کہ تم اس گاؤں
(ایسا) میں جا کر سکونت اختیار کرو اور اس میں سے جہاں
چاہو (بے خطر) کھاؤ (پیو) اور لفظ حطہ اپنی زبان پر جاری
کرو اور اس دروازے میں (عجز و انکساری کے ساتھ) جھکے
جھکے داخل ہو تو ہم تمہاری خطا میں بخش دینگے۔

علامہ فیروز آبادی نے حافظ الہیٹی سے (مجمع الزوائد) میں
ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے۔ ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ میں نے
پیغمبر اسلام ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔
انما مثل اہلبیتی فیکم مثل
باب حِطَّةٌ فی بنی اسرائیل من

(۲) سورہ اعراف میں تکرار کے ساتھ ذکر ہوتی ہے۔ ہم اس آیت کو
سورہ بقرہ کے ضمن میں بیان کر چکے ہیں لیکن اس حیثیت سے کہ یہ دونوں
قرآن ہی کی آیتیں ہیں اور اس عنوان سے وارد ہوتی ہیں کہ اہل بیت علیہم السلام
سے متعلق ہیں تو یہ دو مستقل آیتیں ہوتیں نہ کہ ایک آیت اسی وجہ سے ہم نے
بھر بہاں پر مسکر بیان کیا ہے۔

(مؤلف)

۷

وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةً يَهْدُونَ بِالْحَقِّ
وَبِهِ يَعْدِلُونَ

۱۸۱ / اعران

ترجمہ :- اور جن لوگوں کو ہم نے پیدا کیا ہے ان میں کچھ لوگ ایسے بھی
ہیں جو حق کی ہدایت کرتے اور اسی کے موافق انصاف
کرتے ہیں۔

ماقظ المحکافی (راحتی) کتاب (فہم القرآن) میں امام جعفر
الصادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ
وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةً يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ
يَعْدِلُونَ

یہ آیت آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے (نازل) ہوئی
ہے۔ ۷۲

۷۲ شواہد التنزیل جلد ۱ ص ۲۰۴

دخله غفرله - ۳

تمہارے لئے میرے اہل بیت کی مثال اس طرح دی گئی ہے
جس طرح باب حطہ کی مثال بنی اسرائیل کے لئے جو بھی اس
میں داخل ہوا اس کو بخش دیا گیا۔

چنانچہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقصد یہ ہے کہ
جو بھی میرے اہل بیت سے متمسک ہوا اور جس نے ان کو دوست رکھا
اس کو بخش دیا جائے گا۔

(مؤلف)

۳ فضائل النعم من الصحاح الستہ جلد ۳

سُورَةُ الْاِنْفَالِ

اس میں پانچ آیتیں ہیں۔

۱۔ لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا

أَمَانَتَكُمْ ۚ ۲۷ /

۲۔ وَمَا كَانَ لِلَّهِ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۚ ۳۳ /

۳۔ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ ۚ ۳۴ /

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَ

يَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ ۚ ۳۹ /

۵۔ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي

الْقُرْبَىٰ ۚ ۴۱ /

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مَرْسَهَا
قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا
لَوْ قُتِلَ إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً / الاعراف / ۱۸۴

ترجمہ :- (اے پیغمبر) یہ لوگ تم سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں

کہ اس کے وقوع کا وقت کون سا ہے تم (ان سے) کہہ دو کہ

اس کا علم صرف میرے پروردگار کو ہے بس وہی اس کو

اس کے وقت معین پر ظاہر کرے گا (اور کوئی نہیں) وہ تمام آسمانوں

اور زمین میں بڑا بھاری (حادثہ) ہوگا وہ تمہارے پاس بس اچانک

اجائے گی۔

حافظ سلیمان القندوزی (الحنفی) قوله تعالى (يسئلونك عن الساعة أيان

مرسها۔ الخ) کے بارے میں کہتے ہیں کہ مفضل بن عمر نے امام صادق سے روا

کی ہے کہ امام نے فرمایا ساعة قیام القیام۔ یعنی اس سے مراد قائم (الہدیٰ)۔

کے ظہور کا وقت مراد ہے۔

ہم ینایح الودۃ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَ
الرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَتَكُمْ وَانْتُمْ
تَعْلَمُونَ (الانفال / ۲۷)

ترجمہ :- اے ایمان لانے والو تم کو اللہ اور رسول کے حقوق کی مخالفت

نہ کرو اور نہ جان بوجھ کر اپنی باہمی امانتوں میں خیانت سے کام لو۔

حافظ المحکائی (الحنفی) میں روایت کرتے ہیں کہ یونس ابن بکار نے
روایت کی ابن بکار نے اپنے باپ کے ذریعہ امام محمد باقر سے قول خدا
وند عالم کی اس طرح روایت کی ہے کہ (یا ایہا الذین آمنوا لا تخونوا اللہ
والرسول وتخونوا أمانتکم - یعنی آل محمد کے بارے میں - وانتم تعلمون -
یعنی آل محمد کے بارے میں خیانت مت کرو)

یعنی امانتکم سے مراد آل محمد ہیں اس لئے کہ اہل بیت محمد
علیہم السلام امت کے ہاتھوں میں امانت ہیں اور یقیناً اللہ نے ظلم کے ذریعہ
انکے حق میں خیانت کرنے کی نہیں فرمائی ہے۔
(مؤلف)

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ

(الانفال / ۳۳)

ترجمہ :- اور جب تک تم ان میں موجود ہو اس وقت تک اللہ ایسا
نہیں ہے کہ ان پر عذاب نازل کرے

علامہ اسحق بن محمد الصبان المصری (اسفار الارضین میں روایت کرتے
ہیں) اور دوسری روایت میں ہے کہ احمد بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر اسلام نے فرمایا کہ جب ستارے رخصت
ہو جائیں گے تو اہل ایمان بھی رخصت ہو جائیں گے۔ اور جب میرے
اہل بیت رخصت ہو جائیں گے اہل زمین فنا ہو جائیں گے؛ پھر اپنے فرمایا
وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ

اہل بیت علیہم السلام امان کے بارے میں پیغمبر اسلام کے قائم
مقام ہیں اس لئے اہل بیت علیہم السلام پیغمبر اسلام سے ہیں اور پیغمبر اسلام
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل بیت علیہم السلام سے ہیں۔ اس
طرح کے مضامین بعض روایات و احادیث میں موجود

ہیں۔ کہ

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جس حدیث شریفہ کی جانب
اس عالم حقی نے اشارہ کیا ہے وہ —
(أَهْلُ بَيْتِي مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ)

ہے یعنی پیغمبر اسلام کے فرمانے کا مقصد ہے کہ میری اور میرے
اہل بیت علیہم السلام کی حقیقت ایک۔ میری اور میرے اہل بیت ۴
کی روح ایک ہے سانچے مختلف ہیں لیکن (ہم) دونوں کا نور ایک ہے
اور اشخاص جدا۔ جدا ہیں۔

۳

وَهُمْ يُصَدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَ إِلَّا الَّذِينَ
الْمُتَّقُونَ۔

الانقال ۳۴

ترجمہ ۱۔ اور یہ لوگوں کو مسجد الحرام (و کعبہ کی عبادت) سے روکتے ہیں،
حالانکہ وہ اس کے متولی رہنے کے لائق بھی نہیں اس کے
متولی رہنے کے (مستحق) تو صرف وہی لوگ ہیں جو پرہیزگار
ہوں۔

حاکم الحکامی (الحقی) روایت کرتے ہیں کہ منصور بن اَحْمَسین نے سند
مذکورہ کے ذریعہ ہمیں خبر دی کہ انس بن مالک نے پیغمبر اسلام سے روایت
کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
(أَلَا مُحَمَّدٌ كُلُّ تَقِيٍّ) سب آل محمد متقی ہیں۔

اگر کلمہ (کُلُّ تَقِيٍّ) کو تنوین کے ساتھ پڑھا جائے اور (تَقِيٍّ) کو
(کُلِّ) کا وصف قرار دیا جائے تو اس کلمہ کے معنی ہوں گے کہ اہل بیت ۴

۱۵ شواہد التنزیل جلد (۱) ص ۲۱۶ - ص ۲۱۷

۱۶ اسعاف الراغبین۔ بہامش نور الابصار۔ ص ۱۳۰

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ
الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ

انفال / ۳۹

ترجمہ :- اور (اے مسلمانوں) تم ان (کافروں) سے لڑے جاؤ
تاکہ فساد (عقیدہ شرک) باقی نہ رہے اور دین سب کا
سب (خالص اللہ کا ہو جائے)۔

حافظ القدوزی (الحق) محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں محمد
بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے باقرؑ سے عرض کی اس قول خداوند عالم کی (وقاتلوهم
حتى لا تكون فتنة ويكون الدين كله لله) کیا تاویل ہے؟ امام باقرؑ
نے فرمایا کہ (ابھی تک) اس آیت کی تاویل نہیں آئی لہذا جس وقت اس آیت کی
تاویل آئیگی مشرکین سے قتال کیا جائیگا یہاں تک کہ سب کے سب خداوند عالم کو بیعت
تسلیم کر لیں اور یہاں تک کہ شرک (کلی اعتبار سے) ختم ہو جائے اور یہ اسی وقت
ہوگا جب ہمارے قائم ظہور کریں گے۔ ۴۹

یہ آیت کریمہ کے تاویلی معنی ہیں جیسا کہ حدیث میں صراحت کی گئی ہے اس معنی
کا تنزیلی اعتبار سے زمانہ رسول اکرمؐ کے مشرکین کو شامل ہونے میں کسی قسم کی منافات
نہیں ہے۔ جس طرح بارہا سابقاً گزر چکا ہے۔

۴۹ ینایح المودة ص ۵۰

میں سے ہر ایک متقی ہے اور اگر اسی کلمہ کو اضافت کے ساتھ پڑھا جائے
یعنی کل کو تنقی کی طرف اضافت دی جائے تو اس کلمہ کے معنی ہونگے
کہ آل محمد ہر شخص متقی کا نام ہے اس طرح کا معنی کرنے سے دو
مقصد کا احتمال ہوتا ہے۔

(۱) اگر پہلے معنی کو لیا جائے تو اس کا مقصد یہ ہوگا کہ غیر متقی حضرات
اولیا آئمہ طاہرین آل محمدؑ سے صلوات اور تسلیمات سے خارج ہو جائیں گے
یا اس کے مثل (خصوصیات) سے خارج ہو جائیں گے

(۲) اور اگر دوسرے معنی کو لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ
وہ متقی حضرات جو آل رسول نہیں ہیں وہ تنزیلی اعتبار سے داخل ہو جائیں گے
جس کی مثال کے لئے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافران۔

(مسلمان منا اهل البیت) مسلمان ہم اہل بیت سے ہیں
یا آپ کا ارشاد ابی ذر کے لئے

(یا اباذر انت منا اهل البیت) اے ابو ذر تم ہم اہل بیت سے ہو
یا اسی کے مثل دیگر ارشاد گرامی۔

لیکن ظاہر ترین پہلے والے معنی ہیں

(مؤلف)

۵

وَأَعْلَمُوا إِنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ
لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ
وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ / انقال / ۴۱

ترجمہ :- اور جان لو کہ تم جو کوئی مال بھی حاصل کرو اس کا پانچواں حصہ

اللہ کا اور اس کے رسول کا اور (رسول کے) قرابتداروں

اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کا (حق) ہے

حافظ الحکامی (احتقی) روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ابو عبد اللہ
الشیرازی نے (اسناد مذکورہ) کے ذریعہ علی بن ابی طالب سے قول خدا

وَنِعَمَ (و اعلموا انما غنمتم من شیء احتق) کے متعلق

روایت بیان کی ہے آپ نے فرمایا کہ (خمس) ہمارے لئے خاص ہے

اور ہمارے لئے صدقہ قرار نہیں دیا گیا۔ (چنانچہ) اس طرح خداوند عالم

نے اپنے نبیؐ اور اس کی آل کو مکرم کیا اور ہم اہل بیتؑ کو مسلمانوں کے

ہاتھوں کے میل کچیل سے دور رکھا۔ ۱۲

۱۲ شواہد التنزیل جلد (۱) ص ۲۱۸ - ص ۲۲۱

۱۳۲

اور اسی طرح ابو عبد اللہ الشیرازی روایت کرتے ہیں کہ ہم سے ابراہیم
بن اسحاق نے اسناد مذکورہ کے ذریعہ مجاہد سے قول خدا (وَلِذِي الْقُرْبَىٰ)
کے بارے میں روایت کی کہ۔

(هُم أَقَارِبُ النَّبِيِّ (ص) الَّذِينَ لَمْ يَحِلَّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ

یعنی ذی القربی سے مراد نبی کے قریبی اعزہ (یعنی اہلیت ہیں) جن پر صدقہ حرام ہے۔

اسی طرح حافظ الحکامی (احتقی) روایت کرتے ہیں کہ ہم سے یوسف نے

(اسناد مذکورہ کے ذریعہ) مجاہد سے روایت کی ہے مجاہد کہتے ہیں پیغمبر اسلام

اور ان کے اہل بیت پر صدقہ حرام ہے چنانچہ (خداوند عالم) نے اہلیت

کے لئے خمس قرار دیا ہے۔ ۱۳

امام غزالی کہتے ہیں۔ (قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِأَهْلِ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاحُ النَّاسِ ۱۴

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آل محمد پر صدقہ حرام ہے اس

لئے کہ صدقہ لوگوں کا میل کچیل ہے۔

آیہ خمس :- کو علامہ محمد جمال الدین قاسمی نے اپنی تفسیر میں ذکر کرتے ہوئے

کہا کہ تمام علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ (ذوی القربی) سے مراد

۱۲ شواہد التنزیل جلد (۱) ص ۲۲۱

۱۳ احیاء علوم الدین جلد (۳) ص ۳۱۴

۱۳۳

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت داریں۔ ۱۴

اور امام ایشخ طاہر بن عاشور نے اپنی تفسیر (التحریر والتنویر) میں اس طرح تحریر کیا ہے کہ (ذوی القربی) قربی میں لفظ (آل) مضاف الیہ کا عوض ہے اور اس سے مراد رسول اسلام کی ذات گرامی ہے جو اس سے قبل مذکور ہے اس طرح اس کے معنی ہوئے رسول کے قرابت دار۔ اور یہ اللہ کی جانب سے رسول اللہ کے لئے اکرام ہے جب اللہ نے رسول اللہ کے قرابت داروں کے لئے اپنے مال میں حق قرار دیا تو اہل بیت علیہم السلام پر صدقات اور زکوٰۃ کو حرام قرار دیا۔ لہذا کوئی قباحہ نہیں ہے کہ ان کو مال غنیمت میں سے اللہ کا حصہ ملے اسی وجہ سے خمس میں اہلیت علیہم السلام کا حق قرابت دار (رسول) ہونے کی وجہ سے ثابت ہے۔ ۱۵

السید محمد رشید رضا اپنی تفسیر میں موجودہ آیت کو ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں (ولذوی القربی) اس لئے کہ ذوی القربی الرسول اسلام کے لئے عام لوگوں کے مقابلے میں صاحب عزت و شرف ہیں چنانچہ اہل بیت علیہم السلام میں جیت دین اور حمیت شبیہ (یعنی نسبت رسول) باہم جمع ہو گئیں ہیں لہذا اہل بیت علیہم السلام کے لئے کوئی فخر کی بات نہیں ہے مگر دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

۱۴ تفسیر القاسمی جلد (۸) ص ۳

۱۵ تفسیر التحریر والتنویر جلد (۱۰) ص ۹

علیہ وآلہ وسلم کی بلندی و برتری کے ساتھ اور اسی میں اہل بیت کی برتری ہے اور اسی میں ملت کی بھی مصلحت ہے اور جب عالموں اور قاریوں کی عزت و توقیر ملت کے سبب ہوگی تو ذوی القربی (اہل بیت رسول) ان سے یقیناً افضل ہیں۔ پھر اس طرح کہتے ہیں کہ امام زین العابدینؑ اپنے پدر بزرگوار سے روایت کرتے ہیں: امام حسینؑ نے فرمایا۔

ان الخمس لنا فقیل له: ان الله يقول (والیتامی

والمساکین وابن السبیل) فقال یتامنا و

مساکیننا و ابناء سبیلنا ۱۶

یقیناً خمس ہمارا حق ہے امامؑ نے پوچھا گیا کہ خداوند عالم نے

یتامی مساکین۔ ابن سبیل۔ کا تذکرہ فرمایا ہے۔ کیا مراد ہے۔

امامؑ نے فرمایا۔

اس سے مراد ہمارے یتیم و مساکین و ابناء السبیل ہیں

امام (حنابلہ) احمد بن حنبل اپنی مسند میں بیان کرتے ہیں کہ نجدۃ

المحروری نے ابن عباسؓ سے سہم ذوی القربی کے بارے میں سوال

کیا ابن عباسؓ نے کہا یہ ہم قرابت داران رسول اللہ کے لئے ہے جس

کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہل بیت پر تقسیم فرمایا ہے۔

۱۶ تفسیر المنار جلد (۱۰) ص ۱۳۵۔ ص ۱۵

سُورَةُ تَوْبَةٍ

اس میں پانچ آیتیں ہیں

- ۱۶ / ۱ - اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ
الَّذِينَ جَا هَدُوا
۲۳ / ۲ - هُوَ الَّذِي ارْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهَدٰى
وَدِيْنِ الْحَقِّ
۳۶ / ۳ - اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللّٰهِ اَثْنَا
عَشَرَ شَهْرًا وَّقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ
۱۰۰ / ۴ - كَافَّةً كَمَا يَقَاتِلُوْكُمْ كَافَّةً
وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ
۱۱۹ / ۵ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا
مَعَ الصَّادِقِيْنَ

اور زخم شری نے بھی اسی آیت کریمہ کی تفسیر ابن عباس سے کی ہے۔
ابن عباس کہتے ہیں خمس کے چھ حصے ہیں۔

اللہ کے لئے اور اس کے

رسول کے لئے دو حصے اور ایک حصہ

رسول اللہ کے قریب داروں کا)

یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال

ہوا۔ ۱۸

۱۸ تفسیر الکشاف / سورة الانفال / آیت خمس۔

۱

ام حسبتم ان تتركوا ولما يعلم الله
الذين جاهدوا منكم ولم يتخذوا
من دون الله ولا رسوله ولا المؤمنين
وليجه والله خبير بما يعملون / التوبة ۱۶

ترجمہ :- کیا تم یہ گمان کر رہے ہو کہ تم یوں ہی چھوڑ دے جاؤ گے حالانکہ
(ابھی تک) اللہ ایسے لوگوں کو نہیں جانتا جنہوں نے تم میں سے
دغلوں دل کے ساتھ جہاد کیا ہو اور جنہوں نے اللہ اور (اس کے)
رسول اور ایمان والوں کے سوا کسی کو خصوصیت کے اپنا خفیہ راز
دار نہ بنایا ہو اور خدا جو کچھ تم کرتے ہو اس سے بخوبی واقف ہے۔

علامہ بھراتی نے فقیہ (الشافعی) ابراہیم بن محمد الحموی سے (اسناد
مذکورہ کے ذریعہ) سلیم بن قیس الہلالی سے روایت کی ہے سلیم بن قیس الہلالی
کہتے ہیں کہ میں نے خلافت عثمان کے زمانے میں علیؑ کو مسجد رسول صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم میں بیٹھے دیکھا اور ایک جماعت کو جو کہ علم اور فقہ کے بارے میں باتیں
کر رہی تھیں چنانچہ قریش نے اپنے فضل و اسلام میں سبقت کرنے اور ہجرت

کرنے کی بات کی اور ان فضائل کا تذکرہ کیا جو پیغمبر اسلام نے ان کے فضائل
کے بارے میں فرمایا تھا اس گروہ میں دو سو سے زائد افراد تھے جن میں سعد
بن وقاص، و عبد الرحمن بن عوف، طلحہ، زبیر، عمار، مقداد، ابو ذر، ہاشم، عتبہ
ابن عمر، الحسن و الحسین، ابن عباس، محمد بن ابی بکر، عبد اللہ بن جعفر (اور انصاری
میں سے) ابی ابن کعب، زید بن ثابت، ابویوب انصاری، ابو الہثم بن الیثم،
محمد بن سلمہ، قس بن سعد بن عبادہ، جابر بن عبد اللہ، انس بن مالک، زید بن
الارقم، عبد اللہ بن ابی اوفی، ابویعلیٰ اور اس کے ہمراہ اس کا بیٹا عبد الرحمن اور
اس کے پہلو میں ایک خوبصورت جوان بیٹھا ہوا تھا۔ (راوی کہتا ہے، اسی مجمع
میں علیؑ کھڑے ہوئے اور بولے خداوند عالم تم سب کو ہدایت دے کیا تم جانتے
ہو کہ جب یہ آیت۔

(اولم يتخذوا من دون الله ولا رسوله
ولا المؤمنين وليجه)

نازل ہوئی ہے تو لوگوں نے کہا ایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یہ آیت بعض مومنین کے لئے خاص ہے یا سب کے لئے عام ہے؟
پس خداوند عالم نے اپنے نبیؐ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کے امور
کے والیوں کو پہنچواتیں اور ان کے لئے ولایت کی تفسیر فرمائیں
اور خدا کے رسول نے مجھے لوگوں کے لئے خیر خرم
میں مقرر کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا

اے لوگوں یقیناً اللہ نے مجھے بھیجا ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ لوگ مجھے جھٹلاتے گے۔ اس کے بعد پیغمبر اسلامؐ نے نماز کے لئے بلایا پھر خطبہ میں ارشاد فرمایا: اے لوگو! آتم جانتے ہو کہ یقیناً خداوند عالم میرا مولا ہے اور میں مومنین کا مولا ہوں اور میں مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حق تصرف رکھتا ہوں؟

تمام لوگوں نے کہا بیشک ایسا ہی ہے۔ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا اے علیؑ تم کھڑے ہو جاؤ (علیؑ کہتے ہیں) میں کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ومن كنت مولاهٗ فلن اعلیٰ مولاهٗ اللهم وال من والاهٗ وعاد من عاداهٗ
جس کا میں مولا ہوں اس کے عیسیٰ مولا ہیں پروردگار جو علیؑ کو دوست رکھے تو بھی اس کو دوست رکھ اور جو علیؑ کو دشمن رکھے تو بھی اس کو دشمن رکھ۔

پس سلمان کھڑے ہو کر بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس طرح کی ولایت ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری ولایت اور میری محبت کی طرح جس کے نفس پر میں صاحب اختیار ہوں پس علیؑ بھی اس کے نفس پر صاحب اختیار ہیں۔ چنانچہ خداوند عالم نے آیت نازل فرمائی۔
اليوم اكملت لکم دينکم۔ واتممت علیکم نعمتی و

راضیت لکم الاسلام دیناً
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر کہی اللہ اکبر میری نبوت اور دین خدا تکمیل اور میرے بعد علیؑ کی ولایت ہے۔
ابو بکر و عمرؓ نے کھڑے ہو کر کہا: اے خدا کے رسولؐ یہ آیات علیؑ کی ذات سے مخصوص ہیں؟

پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا (یہ آیت) علیؑ کے اور میرے اور صیاح و جویات تک ہوں گے ان کے لئے مخصوص ہے۔
عمر و ابو بکرؓ نے کہا۔ یا رسول اللہؐ ہمارے لئے بیان فرمائیے۔

پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: علیؑ میرے بھائی اور وزیر۔ میرے وارث اور وصی ہیں اور میری امت میں میرے خلیفہ ہیں اور میرے بعد تمام مومنین کے ولی ہیں۔ پھر میرا فرزند حسن۔ پھر حسینؑ۔ پھر نو حسینؑ کی اولاد سے ایک کے بعد ایک ہوتا رہے گا۔ قرآن ان کے ساتھ ہے اور یہ بھی قرآن سے ہیں نہ تو (میرے اور صیاح) قرآن کو چھوڑیں گے اور نہ ہی قرآن (میرے اور صیاح) کو چھوڑے گا یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں گے۔

چنانچہ مجمع کے تمام لوگوں نے کہا یقیناً ہم نے اسی طرح سنا اور اسی طرح دیکھا جیسا کہ آپؐ نے بیان فرمایا۔

مجمع کے بعض لوگوں نے کہا جیسا آپؐ نے فرمایا ہمیں اس کا کچھ حصہ یاد ہے اور جن لوگوں نے تمام کو یاد رکھا وہ ہم سے بہتر ہیں۔

أُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ
هُمُ خَالِدُونَ

/التوبة/ ۱۷

ترجمہ :- (مشرکین) وہ لوگ ہیں جن کے تمام اعمال اکارت ہیں اور یہ
لوگ ہمیشہ جہنم میں رہنے والے ہیں۔

حافظ ابو جعفر محمد بن جریر طبری المتوفی ۳۴۰ھ اسناد مذکورہ کے
ذریعہ زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں۔

زید بن ارقم کہتے ہیں جب پیغمبر اسلام حجۃ الوداع کی واپسی پر
غدير خم پہنچے ظہر کا وقت تھا اور گرمی شدید تھی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے سائبان کا حکم فرمایا ہذا سایہ درست کیا گیا پھر آپ نے نماز
جماعت کا حکم فرمایا چنانچہ ہم سب کے سب جمع ہوئے تو آپ نے ایک
عظیم الشان خطبہ ارشاد فرمایا زید بن ارقم کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا۔ (اللهم انک اتزلت عند تبییخی ذالک

فی علی (اليوم اکملت لکم دینکم)

اے پروردگار تو نے علی کی امامت کے بارے میں (اليوم اکملت

علیؑ نے فرمایا تم نے صحیح کہا تمام لوگ یاد رکھنے میں برابر نہیں ہوتے ہیں
جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس بیان کو یاد رکھا خدا اس کی ہدایت
فرماتے؟

چنانچہ زید بن ارقم والبر ابن عازب، سلمان، ابوذر و مقداد
کھڑے ہو کر کہنے لگے، ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً ہمیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا (اس وقت) کا فرمان یاد ہے جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم منبر پر کھڑے ہوئے تھے اور آپ ہمارے پہلو میں تھے اور فرمان ہے
تھے، اے لوگو خداوند عالم نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تمہارے لئے
تمہارا امام اور قائم معین کر دوں جو میرے بعد ہوں گے۔ میرے جانشین اور
میرے خلیفہ ہوں گے۔ اس پروردگار کی قسم جس نے مومنین پر اپنی کتاب میں اپنی
اطاعت واجب قرار دی اور اپنی اطاعت کے ساتھ میری اطاعت کو مشفل
کیا اور تم کو اپنی ولایت کا حکم دیا اور میں نے اہل تفاق کے طعنوں کے خوف سے
اپنے پروردگار کی طرف مراجعہ کیا۔

اے لوگو! بیشک اللہ نے تمہیں اپنی کتاب میں نماز کا حکم دیا یقیناً
میں نے تمہارے لئے بیان کر دیا۔ زکوٰۃ کا اور روزے کا اور حج کا حکم
دیا میں نے تمہارے لئے بیان کر دیا اور تفسیر بھی کر دی اور (خدا) نے تم
کو ولایت کا حکم دیا اور میں تم کو گواہ کر کے کہتا ہوں یہ ولایت اس (علی) کیلئے
مخصوص ہے یہ حکم علی علیہ السلام کے سر پر ہاتھ رکھا۔

يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَهِهِمْ
وَيَأْتِي اللَّهَ أَكْثَرُ أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ
الْكَافِرُونَ - التوبة / ۳۲

ترجمہ :- یہ یہ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں حالانکہ

خدا کو بخیر اس کے اور کچھ منظور نہیں کہ وہ اپنے نور اسلام کو

حکم سال تک پہنچا دے چاہے کافر ناغوش ہی کیوں نہ ہوں۔

حق عالم حافظ سلیمان القدوزی ایسی کتاب ینابیع المودہ میں (شفا
فقہ) اجماعی کی سند کے ذریعہ سلیم بن قیس ہلالی سے روایت کرتے ہیں کہ میں
نے خلافت عثمان کے زمانے میں علیؑ کو مسجد مدینہ میں بیٹھے ہوئے دیکھا وہاں پر
مہاجرین و انصار کی جماعت اپنے اپنے فضائل کا تذکرہ کر رہی تھی اور علیؑ
ناموش تھے۔ تو ان لوگوں نے علیؑ سے کہا کہ آپ بھی کچھ بولیں؛ آپ نے فرمایا
اے گروہ قریش و انصار میں تم سے سوال کرتا ہوں کہ یہ فضیلت تم کو کس نے
عطا کی آیاتم نے خود حاصل کی یا کسی غیر نے دی ہے؟

جماعت قریش و انصاری بولی کہ ہمیں یہ فضل خداوند عالم نے عطا

ارشاد فرمایا ہے پس جو شخص اس (حکم) کو (ولایت علی) اور جو میری اولاد میں
سے علیؑ کی صلب سے ہوں گے کے ذریعہ پورا نہ کرے۔ (زید کہتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنی بات فرما کر) قرآن کی اس آیت کی
تلاوت قال تعالیٰ - اُولَٰئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ

ہم خالدون، فرمائی فرمائی اور ارشاد فرمایا یقیناً ابلیس کو جنت سے آدمؑ کے ساتھ
حسد کرنے کے سبب نکالا گیا لہذا تم بھی حسد نہ کرو ورنہ تمہارے اعمال
بر باد ہو جائیں گے اور تمہارے قدم پھسل جائیں گے۔ ۱۹

۴

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى
وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ / التوبہ / ۳۳

ترجمہ :- وہ خدا وہی ہے جس نے اپنے رسول (محمد) کو ہدایت کا
جملہ ساز و سامان اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ وہ اس
کو تمام (بقیہ) دینوں پر غالب کر دے چاہے مشرکین اس
سے ناخوش ہی کیوں ہوں۔

حافظ القندوزی (المختار) جعفر الصادق علیہ السلام سے خداوند عالم
کے اس قول :- هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى
وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ کی روایت کرتے ہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا کی قسم (خدا کے اس قول) کی تاویل اس
وقت تک پوری نہیں ہوگی جب تک کہ قائم المہدی علیہ السلام ظہور نہ فرمائیں
پس جب قائم ظہور فرمائیں گے تو کوئی مشرک نہ بچے گا جس کو آپ کا ظہور

کیا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے اوپر احسان کیا پھر فرمایا کیا
تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اور میرے اہل بیت
آدم کے خلق ہونے سے چودہ ہزار سال قبل خدا کے سامنے نور کی شکل
میں موجود تھے۔ پس خداوند عالم نے آدم کو خلق فرمایا تو اس (ہمارے) نور
کو ان کی صلیب میں قرا دیا اور اس کو زمین کی طرف نازل کیا۔ پھر ان نور کو
صلیب نوح علیہ السلام میں سفینہ تک پہنچایا پھر اس نور کو جب کہ یہ ابراہیم
علیہ السلام کی صلیب میں تھا آگ میں ڈالا گیا پھر خداوند عالم ہیں اصحاب کریمہ
سے پاک احسام تک منتقل کرتا رہا۔ اور ہم میں سے کوئی ایک بھی خون ریزی
کرنے والا نہیں تھا۔

(علی کا یہ کلام سن کر سابقین و اولین نے اور اہل بدر و احد
نے کہا یقیناً ہم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان سنا ہے۔ الخ

ان عِدَّة الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا
فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمُوتَ وَالْأَرْضَ تَوْبَهُ ۚ
ترجمہ: یقیناً مہینوں کا شمار خدا کے نزدیک جس دن سے اس نے آسمانوں
کو اور زمین کو پیدا کیا ہے بارہ قمری مہینے ہیں۔

علامہ بحرانی ابی الحسن الفقیہ محمد بن علی بن شاذان مناقب المائدہ
میں اہل سنت کے طریق سے حذف اسناد کر کے ابن عباس سے روایت
کرتے ہیں۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا۔

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم -
معاشر الناس من سره يقتدي بى فعليه
ان يتوالى ولاية على بن ابى طالب والائمة
من ذريتى فانهم خزان علمى
فقام جابر بن عبد الله الانصارى فقال
يا رسول الله ما عِدَّة الاثمة ؟

فرمانا اگر ان گزرے اور کوئی کافر ایسا نہ بچے گا کہ جس کو قتل نہ کیا جاتے یہاں
تک کہ اگر کوئی کافر شکم پتھر میں بھی چھپا ہوگا تو پتھر آواز دے گا کہ اے مومن میرے
شکم میں کافر موجود ہے مجھے توڑ کر اس کو قتل کر دے۔ ۱۱

(امام صادق کا لایقینی کافر الا قتل) کوئی کافر قتل ہو بغیر نہ ہو سیکے گا۔ یہ فرمانا اس مراد ایسا
کافر ہے جو کہ حق کے ظاہر ہو نیکی بعد بھی اپنے کفر پر مصر ہوگا اور آپ کا (فی بطن کافر فاکسرتی و
اقتلہ) فرمانا (یعنی ظہور امام کے وقت پتھر کا یہ کہنا کہ میرے اندر کافر موجود ہے مجھے توڑ کر اس کافر کو
قتل کر دے) یہ تعجب خیز بات نہیں ہے اس لئے کہ خدا کی ہمہ گیر قدرت پر ایمان لائیکے بعد اور اس بات
پر ایمان لائیکے بعد کہ امام مہدیؑ زمین پر خدا کے مقرر کردہ امام ہیں تو اب کون سا مانع ہے کہ خدا
عالم امام مہدیؑ کو ایسے معجزات عطا فرمائے۔

اس میں کیا مانع ہے کہ خداوند عالم ان معجزات کے ذریعے مہدیؑ کے دین کو تمام ادیان پر نیا
کر دے کیا زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پر کبھی
نے کلام نہیں کیا؟ (یقیناً یہ بات ثابت ہے) تو یقیناً پتھر فواسل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی تجدید کرنے والے امام مہدیؑ علیہ السلام کے زمانے
میں ضرور کلام کرے گا (المولف)

۱۲۸ ینایع المودة ص ۵۰۸

آیت مذکورہ (هو الذى ارسل الخ) بنصہ مکرر بیان ہوتی ہے سورہ توبہ (والصفت) میں
اور ہم نے بھی اس کو مکرر بیان کیا ہے اس لئے کہ یہ دو جگہوں پر مستقل دو آیتیں ہیں نہ کہ ایک آیت۔

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ
كَافَّةً

/توبہ/ ۳۶

ترجمہ :- اور جس طرح مشرک لوگ سب اکٹھے ہو کر تم سے لڑتے ہیں
اسی طرح تم سب اکٹھے ہو کر ان سے لڑو۔

حافظ القندوزی (الحنفی) امام باقر علیہ السلام سے خداوند عالم کے
اس فرمان (وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً)
کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے جواب میں فرمایا
(حَقٌّ لَا يَكُونُ شُرُكٌ وَيَكُونُ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ)

یعنی مشرکوں سے یہاں تک لڑو کہ شرک ختم ہو جائے اور تمام دین اللہ کا ہو جائے۔
یعنی تمام دنیا میں خدا کے دین کا ذکر کیجیے

امامؑ نے فرمایا اس آیت کی تاویل اس وقت تک پوری نہیں ہوگی
جب تک کہ ہمارے بعد ہمارا قائم ظہور نہ کرے جو شخص ظہور قائم کو پائے گا اس کی تاویل
دیکھئے گا۔

دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر اس جگہ تک پہنچ جائے گا

قَالَ يَا جَابِرُ سَأَلْتَنِي - رَحِمَكَ اللَّهُ - عَنِ
الْإِسْلَامِ بِاجْمَعِهِ عَدَّتْهُمْ عِدَّةَ الشُّهُورِ
وَهُوَ (عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي
كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ) - الْحَدِيثُ ۲۲

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے گروہ مردم جس کو میری اقتدا
پسند ہو تو اس پر واجب ہے کہ علی کی ولایت کو دوست رکھے اور میری اولاد
سے ہونے والے آئمہ کی اس لئے کہ یہ میرے علم کے خزانہ دار ہیں۔ (یہ سنکر)
جابر بن عبد اللہ انصاری کھڑے ہو کر کہتے گئے یا رسول اللہ آپ کے آئمہ کی تعداد کتنی
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جابر خدا تم پر حرم کرے
تم نے مجھ سے تمام دین کے بارے میں سوال کیا ہے میری اولاد سے ہونے
والے آئمہ کی تعداد (قری، مہینوں کے برابر ہے اور وہ) اللہ کے نزدیک
اس کی کتاب میں جیسے اس نے آسمانوں اور زمین کو خلق فرمایا۔ بارہ مہینے ہیں۔

جہاں جہاں رات اور دن نمودار ہوتے ہیں۔ تاکہ رومے زمین پر شرک
باقی نہ رہے۔ اور اسی کا ذکر خداوند عالم نے فرمایا ہے۔ ۲۳

۷

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ
الْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔ /توبہ/ ۱۰/
ترجمہ :- اور مہاجرین و انصار جسے ایمان کی طرف سب سے پہلے
پیش قدمی کرنے والے نیز وہ جو انکی (ایمان لانے میں) انکی
پیروی کا رہیں ان (کے عمل) سے خدا خوش اور خدا (کی جزا) میں
سے وہ خوش ہیں اور ان کے لئے خدا نے ایسی جنتیں مہیا کر
رکھی ہیں جن کے (درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہیں اور
ان میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

علامہ بخرانی عالم شافعی ابراہیم بن محمد الحموی سے (اسناد مذکورہ
کے ذریعہ) سلیم بن قیس ہلالی سے امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی
طولانی حدیث روایت کرتے ہیں جس میں امیر المؤمنین نے اپنے بعض فضائل

میں سے ہوں اور علی بن ابی طالب میرے وصی اور نبی سے افضل ہیں ؟
(یہ حدیث سن کر) لوگوں نے کہا خدا کی قسم یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی حدیث ہے ۵۲۴

ظاہراً بلکہ واضح طور سے یہ حدیث اس آیت کو شامل ہے جو کہ انبیاء کے
اوصیاء کے بارے میں نازل ہوتی ہے چنانچہ اسی طرح امام حسنؑ
وامام حسینؑ و امام زین العابدینؑ و امام محمد باقرؑ و امام جعفر الصادقؑ
وامام موسیٰ الکاظمؑ و امام علی رضاؑ و امام محمد تقیؑ و امام حسن مکیؑ
وامام المنتظر القائم علیہم السلام کو بھی شامل ہے۔ اس لئے کہ یہ تمام
نصوص کثیرہ و متفق علیہا بین السنۃ والشیعہ کے اعتبار سے
پیغمبری مرتبت کے اوصیاء ہیں

(مؤلف)

کا تذکرہ مہاجرین و انصار کے ایک بڑے مجمع کے درمیان فرمایا اور جو کچھ آپ
نے اپنے فضائل سے فرمایا اس پر لوگوں کو قسم دلا کر اقرار لیا۔ یہاں تک آپ نے
مجمع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں ایام جانتے
ہو کہ خداوند عالم نے اپنی کتاب میں سابق کو مسبوق پر فضیلت عطا کی اور
مجھ پر خدا اور اس کے رسول کے بارے میں آئمہ میں سے کسی ایک امام نے
بھی سبقت نہیں ؟

تمام لوگوں نے کہا ہم خدا کو گواہ کر کے کہتے ہیں آپ نے صحیح فرمایا
پھر آپ نے فرمایا میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں جب یہ آیت نازل ہوئی۔
(والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار)
« والسابقون - السابقون والسابقون اولئک
المقربون »

تو اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا
تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ (انزلہا اللہ - تعالیٰ ذکرہ
فی الانبیاء و اوصیائہم، وانا افضل الانبیاء اللہ
ورسلہ وعلی بن ابی طالب وصیی افضل
الاصیاء ؟)

ترجمہ :- خداوند عالم نے اس آیت کو انبیاء اور ان کے اوصیاء کے بارے میں

نازل فرمایا ہے اور میں خداوند عالم کے افضل ترین انبیاء اور رسولوں

فرمایا سچوں کے ساتھ یعنی محمدؐ و اہل بیت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو جاؤ۔

(اس مذکورہ حدیث کا راوی (نافع) ہے جو کہ شدید ترین دشمنانِ اہل بیت علیہم السلام میں سے تھا لیکن خداوندِ عالم نے مختلف مقامات پر اس کی زبان پر حق کا اقرار کروایا۔

چنانچہ روایات سے ثابت ہے کہ نافع بدترین دشمنِ اہل بیت تھا۔

قال تعالیٰ: ليحق الحق ويبطل الباطل (انفال/ ۸)
ناک حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کرے۔

(حافظ الحکافی ابی ہارون سے ذکر شدہ سند کے ذریعہ روایت کرتے ہیں۔

(ابن ہارون کہتا ہے کہ میں ابن عمر کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں نافع بن الازرق آکر کہنے لگا۔ خدا کی قسم میں علیؑ سے عداوت رکھتا ہوں۔

ابن ہارون کہتا ہے میں نے کہا خدا تجھے دشمن رکھے تو ایسے انسان کو دشمن رکھتا ہے جو کہ (اسلام کی جانب ہدایت کرنے والوں میں سب سے پہلا ہے دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے۔ ۲۶

۲۶ شواہد التنزیل جلد (۱) ص ۲۶

يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين

التوبہ/ ۱۱۹

ترجمہ۔ اے وہ لوگو جو ایمان لاتے ہو خدا سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

علامہ بحرانی نے ابی شہر آشوب سے اہلسنت کے طریق سے ابی یوسف یعقوب بن سیفان کی تفسیر سے روایت کی ہے۔ ابی یوسف یعقوب بن سیفان کہتا ہے کہ ہم سے مالک بن انس نافع و ابن عمر کے حوالے سے حدیث بیان کی۔

(يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين)

(اٰمر اللہ الصحابة ان يخافوا الله۔ ثم قال فكونوا

مع الصادقين) یعنی محمدؐ و اہل بیتہ ۲۵

ابن عمر کہتا ہے کہ خداوندِ عالم نے صحابہ کو خوفِ خدا کا حکم دیا۔ پھر

۲۵ عناية المرام ص ۲۳۸

وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانْتَظِرُوا
إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ / يونس / ۲۰

ترجمہ :- اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ان پر ان کے پروردگار کی طرف سے کوئی

معجزہ کیوں نازل نہیں کیا گیا تو (اے رسول ان سے) تم کہو کہ غیب

کا حال تو صرف خدا ہی جانتا ہے سو اب خدا کے عذاب کے تم بھی

منتظر رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں

حافظ القذوزی الحنفی امام جعفر الصادق علیہ السلام سے (آیت)

وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَقُلْ إِنَّمَا

الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ

کی اس طرح روایت کی ہے۔

امام نے فرمایا: اس آیت میں (الغیب) سے مراد حجۃ القائم علیہ السلام

ہیں۔ لہ

۵۔ مینا بیع المودہ ص ۵۰۸

سورة يونس (السلام)

اور اس میں دو آیتیں ہیں

۱۔ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ / يونس / ۲۰

۲۔ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا أَحْسَنُ وَزِيَادَةً // ۲۶

سُورَةُ هُودٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

اس میں سات آیتیں ہیں

- ۱۔ وَلئن اٰخِرنَا عَنْهُمُ الْعَذَابُ اِلٰی اٰمَةٍ مَّعْدُوْدَةٍ / سورہ ہود ۸۱
- ۲۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ / ۲۱
- ۳۔ قَالِ لَوْ اَنْ اِلٰی بِكُمْ قُوَّةٌ اَوْ اِوْحٰی اِلٰی مُرْكٍ شَدِیْدٍ / ۸۰
- ۴۔ بَقِیَّةُ اللّٰهِ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ / ۸۶
- ۵۔ یَوْمَ نَاۡتِ لَا تَكْلُمُ نَفْسٌ اِلَّا بِوَحْیٍ (اِلٰی عَطَا) غَیْرِ مَجْدُوْدٍ / ۱۰۸/۱۰۵
- ۶۔ وَاِنَا لَمُوفُوْهُم نَصِیْبُهُمْ غَیْرِ مَنقُوصٍ / ۱۰۹
- ۷۔ فَلَوْ لَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ قَبْلِكُمْ اَوَّلَا بَقِیَّةٍ / ۱۱۶

(الغیب) ہر اس غیب کو کہتے ہیں جو کہ عواس خمسہ سے فائب ہو اور اس کے مصداق بہت زیادہ ہیں، جو کہ منطقی مشکک کی طرح آپس میں فرق رکھتے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی ذات غیب مطلق ہے اس لئے کہ اس کو ہر گز ہر گز اور کبھی نہیں دیکھا جاسکتا ہے

اور وہ علم بھی جس کو لوگ نہیں جانتے ہیں غیب ہی ہے۔ اور حجت القائم کی ذات گرامی بھی اس اعتبار سے کہ لوگ آپ کو نہیں دیکھتے ہیں غیب ہی ہے تو پھر اس آیت کی تاویل میں وجود حجت القائم علیہ السلام کا ہونا کیا مضائقہ اور مانع رکھتا ہے ؟

۲

وان

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ ۖ هُودٍ ۲۱

ترجمہ :- یہی ہیں جنہوں نے اپنے نفسوں کو گھاٹے میں ڈالا۔

حافظ القندوزی (الحنفی) مفصل بن عمر سے روایت کرتے ہیں مفصل بن عمر کہتے ہیں میں نے امام جعفر الصادق علیہ السلام سے کچھ پوچھا یہاں تک کہ میری بات قائم الہدی علیہ السلام کے متعلق ہونے لگی تو اس پر امام جعفر صادق علیہ نے فرمایا کہ امام مہدی کے بارے میں شک کرنا والے کہیں گے کہ۔

امام کب پیدا ہوتے؟ اور کس نے آپ کو دیکھا؟ اور وہ کہاں ہیں؟ اور کب ظہور فرمائیں گے۔ امام صادقؑ نے فرمایا کہ یہ تمام سوچ سوچ اللہ کی قضا اور اس کی قدرت میں ہیں (پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔)

(أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ) ۳

۳ سینا بیع المودہ ص ۵۴

۱۶۳

۱

وَلَٰئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أَمْتٍ مِّنْهُ
مَعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ ۖ هُودٍ ۸

ترجمہ :- نیز اگر ہم ان کی جانب (آنے) سے عذاب (موعود) کو (مصلحتاً) کچھ مہین دنوں تک روکے رکھیں گے تو یہ منور (بطور استہزاء) کہیں گے کہ اس کو کون سی چیز روک رہی ہے۔

حافظ القندوزی (الحنفی) اس آیت کے بارے میں امام محمد باقرؑ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا (امت معدودہ) سے مراد اصحاب الہدی المنتظر ہیں جو کہ آخری زمانے میں ہوں گے جن کی تعداد تین سو تیرہ ہے اصحاب بدر کے برابر یہ تمام اصحاب القائمؑ ایک لمحے میں اس طرح جمع ہو جائیں گے جس طرح موسم خریف کی بارش اچانک ہوتی ہے۔

۱۶۲

۳

قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ

ہود / ۸۰

ترجمہ :- (لو طے نے) کہا کہ کاش مجھ میں تمہارے مقابلے کی طاقت (بذات خود) ہوتی یا میں کسی مضبوط رکن (خاندان) کی پناہ میں ہوتا

حافظ القندوزی (الحنفی) نے امام جعفر الصادق علیہ السلام سے زوات کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا (لو ان لی بکم قوۃ ا و آوی الی رکن شدید) تو اس سے ان کی مراد اس کے علاوہ کچھ نہیں تھی کہ انھوں نے مہدی القائم علیہ السلام کی قوۃ و طاقت اور آپ کے اصحاب کی شجاعت کی تمنا کی تھی اس لئے کہ امام مہدی علیہ السلام کے اصحاب ہی رکن شدید ہیں آپ کے اصحاب میں سے ہر ایک کی طاقت چالیس افراد کے برابر ہوگی اور ان لوگوں کے قلب فولاد سے زیادہ قوی ہوں گے اگر وہ لوہے کے پہاڑ کے نزدیک سے گزریں گے تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور اپنی تلواریں اس وقت تک نہیں روکیں گے جب تک کہ خدا راضی نہ ہو جائے ۔

۵۷ ینا ینع المودہ ص ۵۰

۱۶۲

۴

بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ

ترجمہ :-

علامہ (شافعی) السید المومن شبلنجی اپنی کتاب (نور الابصار) میں امام جعفر الصادق علیہ السلام کی ایک طولانی حدیث نقل کرتے ہیں جس میں آپ نے فرمایا :- ”جب قائم ظہور کریں گے تو اپنی پشت کو کعبہ سے ٹیک لگاتے ہوں گے اور ان کے نزدیک ان کی پیروی کرنے والوں میں سے ۳۱۳ افراد جمع ہو جائیں گے سب سے پہلے آپ جس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائیں گے وہ یہ ہے ۔

(بَقِيَّةُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ)

پھر فرمائیں گے ۔

میں بقیۃ اللہ ہوں ۔ اور تمہارے اوپر خدا کا خلیفہ اور اسکی

حجت ہوں،

آپ پر جو شخص بھی سلام کرے گا وہ یہ کہے گا ۔

السلام علیک یا بقیۃ اللہ فی الارض الخ

۱۶۵

يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ
فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ فَأَمَّا الَّذِينَ
شَقُوا فَمِنَ النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زُفِيرٌ وَ
شَهِيْقٌ خَالِدِينَ فِيهَا مَاذَا مَتِ
السَّمُوتِ وَالْمَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ
إِنَّ رَبَّكَ فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ وَأَمَّا الَّذِينَ
سُعِدُوا فَمِنَ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا
دَامَتِ السَّمُوتُ وَالْمَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ
رَبُّكَ عَطَاءٌ غَيْرٌ مَّجْدُودٍ

سورہ ہود / ۱۰۵ / ۱۰۸

ترجمہ :- جب یہ دن آئے گا تو کوئی شخص خدا کی اجازت کے بغیر بات
(بھی) نہ کرے گا پھر کچھ لوگ ان میں سے نیک بخت ہوں گے
اور کچھ بد بخت سوجو لوگ بد بخت ہوں گے تو وہ جہنم میں ہوں گے
اور اسی میں ان کی ہائے وائے اور چیخ و پکار ہوگی اور وہ
جب تک آسمان و زمین باقی ہیں اس میں رہیں گے سوائے

ترجمہ :- اسے زمین پر بقیہ خدا آپ پر سلام ہو۔
” آیت کے موجودہ تاویل معنی اور تنزیلی معنی جو کہ بنی شعیب
کے بارے میں نقل ہوئے ہیں کوئی منافات نہیں ہے۔
اس لئے کہ تاویل اور تنزیلی دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں
اور قرآن کے لئے ظاہر ہے۔ باطن ہے۔ تاویل ہے اور
تنزیل ہے چنانچہ آیت کا ظاہر ہونا اور اس کی حقیقی
مراد دوسری چیز ہونا ممکن ہے۔ چنانچہ اس بارے میں
مؤثر روایات دلالت کرتی ہیں

(مؤلف)

وراب الصعبة - ۴

ترجمہ :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! میں اس

صلح کروں گا جس نے بھی ان خیمہ والوں سے صلح کی۔ اور اس سے

جنگ کروں گا جس نے ان سے جنگ کی۔ اور اس سے دوستی رکھو

جو ان سے دوستی رکھے گا۔ اور اس کا دشمن ہوں جو ان سے عداوت

رکھے گا ان کو دوست نہیں رکھے گا سگریک انسان اور حلال زادہ

ان سے بغض نہیں کرے گا سگریک اور حرام زادہ

۔ (یہ سن کر) ایک شخص یزید بن تیہ سے بولا میں تمہیں خدا کی قسم بتا

ہوں کہ تم نے بکر سے اس طرح سنا ہے ؟

یزید بن تیہ نے کہا رپ کعبہ کی قسم میں نے (ابوبکر) سے نہ پایا یا تمہارا

اسی طرح سنا۔

۴ غایۃ المرام ص ۵۸۳

اس کے کہ تمہارے پروردگار کو کچھ اور منظور ہو۔ بیشک تمہارا
پروردگار جو چاہتا ہے وہ پورے طور سے کر ڈالتا ہے اور جو لوگ
غش نصیب ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے اور برابر اس میں
ریں گے جب تک کہ آسمان و زمین رہیں گے سوائے اس کے
کہ تمہارے پروردگار کو کچھ اور (بہتری) منظور ہو (یہ) وہ عطیہ
ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں)

علامہ بحرانی۔ فقیہ الحنفی موفق بن احمد الخوارزمی سے (اسناد مذکورہ)

کے ذریعہ یزید بن تیہ سے روایت کرتے ہیں۔ یزید بن تیہ کہتے ہیں کہ میں

نے ابوبکر سے سنا ابوبکر نے کہا میں نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو نیچے کے اندر عربی کمان پر ٹیک لگاتے ہوئے دیکھا اور نیچے کے اندر

علی وفاطمہ، والحسن والحسین علیہم السلام موجود تھے پھر پیغمبر اسلام نے

فرمایا۔ یا معاشرا المسلمین! انا سلم من سالم

اهل الخیمۃ۔ وحرک لمن حاربہم و

ولی لمن والاہم۔ وعد لمن عاد اہم

لا یحبہم الا سعید الجد طیب المولد،

ولا یغضہم الا شقی الجد ردی المولد

فقال رجل! یا یزید باللہ انت سمعت

هذا من ابی بکر؟ قال! ای

وَإِنَّا لَمَوْفُوهُمْ نَصِيبُهُمْ غَيْرُ مَنْقُوصٍ / ۱۰۹
ترجمہ :- اور ہم یقیناً (قیامت کے دن) ان کو ان کے عذاب کا حصہ پورا پورا بغیر کسی کمی کے پہنچا دیں گے۔
حاکم الحکامی (اسخنی) روایت کرتے ہیں کہ ہمیں فرات بن ابیہم نے اسناد مذکورہ کے ذریعہ ابن عباس سے قول خدا۔

(إِنَّا لَمَوْفُوهُمْ نَصِيبُهُمْ غَيْرُ مَنْقُوصٍ)
کے بارے میں خبر دی ابن عباس نے کہا اس سے مراد یہ ہے کہ اہم بنی ہاشم کو ان کی پوری کی پوری حکومت پہنچا دیں گے جس کو اللہ نے ان کے لئے واجب قرار دیا ہے بغیر کسی کمی کے۔

(یہاں پر سیاق و سباق اور مورد کے اعتبار سے بنی ہاشم سے مقصود اہلیت علیہم السلام ہیں)

اس میں کوئی منافات نہیں ہے کظاہر آیت میں ضمیر جمع کی بنا پر بنی ہاشم

۶ شواہد التزیل جلد (۱) ص ۲۸۳

کی طرف راجع ہو۔ اس لئے کہ پہلی تفسیر ہے اور دوسری تاویل ہے۔ اور
باب التفات بلاغت و قرآن میں بہت وسیع ہے (اس لئے کہ بلاغت کی قدر و
قیمت تو اس کے جاننے والے حضرات سے پوشیدہ نہیں ہے)

باب توسع کا موضوع حسب ذیل کتب میں موجود ہے
۱۔ کتاب (احکام القرآن) یہ کتاب اپنے وقت کے تحفوں کے امام ابو بکر
احمد بن علی الرازی ہیں (الخصائص) ص ۵۷

۲۔ کتاب (الاتقان فی علوم القرآن) یہ کتاب اپنے وقت کے فرقت فنی
کے امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر (السیوطی) کی ہے اور ان دونوں حضرات
کے علاوہ دوسرے بھی موجود ہیں)

(مؤلف)

۵ احکام القرآن جلد ۲ ص ۲۸ اور اس کے بعد

۶ الاتقان جلد ۲ ص ۵۸-۵۹

سُورَةُ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَام

اس میں دو آیتیں ہیں

۱۔ قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى

۱۰۸/

اللَّهُ عَلَى بَصِيرَةٍ

۱۱۰/

۲۔ حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْسَرَ الرِّسْلُ

۷

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ

أُولُوا بِغِيَّةٍ يَمْكُؤْنَ عَنِ الْفُسَادِ وَالْأَمْْرِضِ / ہود / ۱۱۶

ترجمہ :- پھر جو امتیں تم میں سے پہلے گذر چکی ہیں ان میں کیوں ایسے نیک

اور بافضل لوگ نہیں ہوتے جو زمین میں فساد کرنے سے روکتے

حاکم الحکامی (محنتی) روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ابوالقاسم عبدالرحمن

بن محمد احسنی نے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) زید بن علی سے خداوند عالم

کے اس فرمان پر

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أَتُولُوا بَغْيَةً

يَمْكُؤْنَ عَنِ الْفُسَادِ فِي الْأَمْْرِضِ

کے بارے میں خبر دی۔ زید بن علی نے کہا تَلَّكَتْ هَذِهِ فِينَا۔ یہ آیت

ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

شواہد التنزیل جلد (۱) ص ۲۸۵

۱

قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَى
بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعْنِي وَتَبِعَنِي اللَّهُ
وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ يوسف / ۱۰۸

ترجمہ :- کہہ دو کہ یہ میرا طریقہ ہے کہ میں (لوگوں کو) خدا کی طرف بلاتا ہوں اور
میں اور وہ جنہوں نے میری پیروی کی ہے (دونوں مضبوط دلیل
پہنچوں) اور خدا (کو) عیب سے پاک سمجھتا ہوں نیز میں مشرکوں
میں سے نہیں ہوں۔

حافظ الحاکم الحکامی فرات سے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) سلم الحذا
کے واسطے سے، زید بن علی (بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام) سے
خداوند عالم کی اس آیت۔ (قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة
انا ومن اتبعني) کے بارے میں روایت کرتے ہیں زید بن علیؑ فرماتے ہیں
کہ ہم اہلیت میں سے ایک بعد دیگرے شخص اس کی طرف دعوت دیتا رہیں گے
جس کی طرف اس کو دعوت دی گئی ہے۔ ۱۱

۱۱ - شواہد التنزیل جلد (۱) ص ۲۸۶

۱۷۲

۱ اس سے مراد بارہ امام ہیں جن میں سے ایک بعد دیگرہ ہوتا ہے گا،
(مؤلف)

اور اسی طرح کی ایک روایت حافظ الحاکم نے فرات سے (اسناد مذکورہ)
کے ذریعہ ابان بن تغلب کے واسطے سے امام جعفر بن محمدؑ علیہما السلام سے روا
کی ہے۔ (ادعوا الى الله على بصيرة) آپ نے فرمایا۔ ہی
ولا يتنا اهل البيت۔ لا ينكره احد الا ضال۔ ولا
ينقص عليا الا ضال۔ ۱۲

ترجمہ :- (اس سے مراد) ہم اہل بیت کی ولایت ہے اس کا کوئی بھی انکار نہیں
کرے گا مگر گمراہ۔ اور علیؑ کے حق میں کوئی کوتاہی نہیں
کرے گا مگر گمراہ۔

۱۲ شواہد التنزیل جلد (۱) ص ۲۸۷

۱۷۵

سُورَةُ الْبُرْجِ

اس میں تین آیتیں ہیں

- ۱- اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ
۲- اَلَا يَذْكُرُ اللّٰهُ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوْبُ
۳- الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
طُوْبٰى لَهُمْ وَحَسَنَ مَا اَب

حَتّٰى اِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنْهُمْ قَدْ
كُنُوْۤا بُوًۢا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا - / یوسف / ۱۱۰ /

ترجمہ :- تاہینکہ جب (وہ پیغمبر) اپنی امت والوں کے ایمان لانے سے
مایوس ہو گئے اور امت والوں نے یہ گمان کر لیا کہ ان سے چھوٹ

بولا گیا ہے (کہ خدا ان کی مدد کرے گا تو) (اس وقت) ہماری
مدد آنے لگی۔

حافظ القندوزی (احتفی) روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین علی (ابن ابی طالب
نے فرمایا کہ اللہ کی مدد نہیں آئیگی یہاں تک کہ لوگوں پر مردار سے زیادہ آسان ہو جائے
اور یہی قول ہمارے پروردگار عالم کا سورۃ یوسف میں موجود ہے۔

(حتیٰ اذا استیسس الرسل وظنوا انهم قد کذبوا جاءهم
نصرنا) اور یہ جب ہوگا ہمارا قائم الہدیٰ ظہور کرے گا۔ ۱۳

اس سے مراد عام انبیاء کی نصرت کامل اور تمام مرسلین کے ہدف مقاصد کا محقق ہونا ہے
لیکن یہ چیز کامل اعتبار سے اسی وقت محقق ہوگی جبکہ قائم الہدیٰ کا ظہور ہوگا، اسی وقت
تمام شہروں اور جملہ بندوں پر شریعت الہیہ کی حکومت ہوگی۔ (مولف)

۱

إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ / الرد / ۷

ترجمہ :- (اے محمد) تم تو صرف ڈرانے والے (ہی) ہو اور ہر قوم کے لئے ہادی ہوتا ہے۔

حافظ آصفی سلیمان القندوزی (سند مذکورہ کے ذریعہ) امام جعفر الصادق علیہ السلام سے اس کی تفسیر کی روایت کرتے ہیں امام ۷

نے فرمایا۔ (مُحَلُُّ امام هَادٍ لِكُلِّ قَوْمٍ فِي سَرْمَانِهِمْ) ۱۷

یعنی ہر امام اپنے زمانے کی ہر قوم کا ہادی ہوتا ہے۔

پھر آپ نے فرمایا۔ (أما والله ما زالت فينا إلى الساعة) ۱۸

یعنی۔ خدا کی قسم یہ ہدایت کا سلسلہ ہم اہل بیت میں قیامت تک باقی رہیگا۔

[اس مقام پر امام کے زمانے کا مقصد ہے کہ لوگوں کو ہدایت کرنیکا یہ سلسلہ ہم ائمہ اہل بیت میں قیامت تک باقی رہے گا۔ اس لئے کہ امام کے وجود سے زمین خالی نہیں رہ سکتی۔] (مولف)

۱۷ { ينابيع الموده ص ۱۷۸

۱۷۸

۲

الَّذِينَ آمَنُوا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ / الرد / ۲۸

ترجمہ :- (حقیقتاً) یہی ایسے لوگ ہیں جو خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور ذکر خدا سے ان کے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے اور یاد رکھو کہ ذکر خدا سے دل مطمئن ہو ہی جایا کرتے ہیں۔

فقہیہ شافعی جلال الدین (السیوطی) اپنی تفسیر میں اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں ابن مردویہ نے علی علیہ السلام سے روایت کی کہ جب یہ آیت (الابذکر اللہ تطمئن القلوب) نازل ہوئی تو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہی وہ حضرات ہیں کہ جنہوں نے اللہ اور رسول سے اور میرے اہل بیت سے سچے طور پر دوستی کی۔ ۱۹ علامہ بحرانی نے ابی نعیم الاصفہانی سے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) ابی داؤد کے واسطے سے انس بن مالک سے روایت کی۔ انس بن مالک

۱۹ تفسیر الدر المنثور جلد (۴) ص ۵۸

۱۷۹

کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اس آیت کی تلاوت کی)
الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا
بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

اور سوال کیا اے ابن ام سلیم کیا تو جانتا ہے کہ یہ کون لوگ ہیں؟
ابن ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ بتلاتے وہ کون لوگ ہیں؟
آنحضرت ﷺ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس سے مراد ہم
اہل بیت اور ہمارے شیعہ ہیں۔ ۳۷

۳

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَى
لَهُمْ وَحَسُنَ مَا أَبْرَأَهُمُ اللَّهُ مِنَ الظَّالِمِينَ

ترجمہ :- ایسے لوگ جو ایمان لے آئے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل
کئے ہیں ان کے لئے خوشحالی (بھی) ہے اور نیک انجامی بھی۔
علامہ بحرانی ثعلبی سے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) ابی صالح کے واسطے
سے ابن عباس سے قولہ تعالیٰ (طوبیٰ لہم) کے بارے میں روایت
کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

شجرۃً أصلها في دار علي في الجنة وفي كل
دار مؤمن منها غصن يقال له طوبى،
طوبی جنت میں ایک ایسے درخت کا نام ہے جس کی جڑ علیؑ کے گھر میں
اور ہر مؤمن کے گھر میں اس کی شاخ ہے۔

اور حَسُنَ مَا أَبْرَأَهُمُ اللَّهُ مِنَ الظَّالِمِينَ کے بارے میں فرمایا بہترین بازگشت ۳۸

۳۸ عنایۃ المرام ص ۳۹۲

۳۷ عنایۃ المرام ص ۳۲۹

سُورَةُ اِبْرٰهٖمَ السَّلَامِ

اس میں چار آیتیں ہیں

- ۵/ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ
۱- ۳۲- اَلْمُرْتَكِفِ خَوْبِ اللّٰهِ مَثَلًا (الی)
۲۵- ۲۴/ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ
۱- ۳۲- اَلَمْ تَرَ اِنِّی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ
۲۸/ اللّٰهِ كُفْرًا

اور علامہ بھرائی نے ہی خود تعلیمی سے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) ابی جعفر سے روایت کی ہے۔ ابی جعفر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قول خداوند عالم (طوبیٰ لہم وحسن مآب) کے بارے میں سوال کیا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ (طوبیٰ) جنت میں ایسے درخت کا نام ہے جس کی جڑ میرے گھر میں اور شاخیں اہل جنت کے یہاں ہیں (یہ سنکر) آنحضرت سے راوی نے کہا یا رسول اللہ! ہم نے آپ سے اس کے بارے میں (پہلے) سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا۔ (طوبیٰ) جنت میں ایسے درخت کا نام ہے جس کی جڑ علی کے گھر اور شاخیں اہل جنت کے گھروں میں ہیں؟

آنحضرت نے فرمایا بیشک میرا گھر اور علی کا گھر (جنت میں) ایک جگہ ہوگا۔ (ہم نے آیت مذکورہ کو اس کتاب میں دو جگہوں پر ذکر کیا ہے)

(۱) یقیناً آیت ان مومنین کیلئے ہے جنکے گھر جنت میں اور ان کے گھروں میں جنت کے درخت طوبیٰ کی شاخیں ہونگی اور اہلیت علیہم السلام ہی مومنین کے سردار اور ان سے افضل ہیں۔

(۲) اسلئے کہ احادیث مستفیضہ بلکہ احادیث متواترہ نے اس چیز کو بیان کیا ہے کہ اہلیت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنت میں ایک جگہ اور ایک مکان میں ہونگے۔ لہذا اس آیت کی تفسیر یوں ہوگی کہ (شجر طوبیٰ) کی جڑ اسی طرح اہلیت علیہم السلام کے گھر میں بھی ہوگی۔ (موقوف)

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ
مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُمْ بِآيَاتِنَا إِنَّ
فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝ ۵

ترجمہ :- (اور ہم نے موسیٰ کو اپنے (عطا کردہ) معجزات کے ساتھ بھیجا اور انہیں

حکم دیا کہ تم اپنی قوم (والوں) کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر ایمان کے

نور کی طرف لے آؤ اور ان کو تم (امم سابقہ پر) اللہ کے دینوں (یعنی اہل

سابقہ پر اسکے) کی یاد دلاؤ بلاشبہ ان میں ہر صابر و شاکر کیلئے عزتیں ہیں)

حافظ القندوزی (راحتی) امام محمد باقرؑ و امام جعفر الصادقؑ سے سورۃ کی آیت

(وَذَكِّرْهُمْ بِآيَاتِنَا) کی روایت کرتے ہیں کہ آپؑ فرمایا :- (ایام اللہ ثلاثہ)

(یوم القائم) (یوم الکوفۃ) (یوم القیامۃ) ایام اللہ تین ہیں (۱) ایک وہ

روز کہ جس دن قائم ظہور فرمائیں گے (۲) واپسی کا روز (۳) روز قیامت۔

یوم الکوفۃ - سے مراد نبیؐ اور آئمہ الطاہرین علیہم السلام کی واپسی کا دن ہے اور

یہ دن امام ہدی علیہم السلام کی رجعت کے بعد ہوگا)

نہ یباع المودہ ص ۵۹

الْم تَرَكَيْتَ صَرْبَ اللَّهِ مَثَلًا كَلِمَةً
طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَ
فَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلَّ
حِينٍ بِأَذْنِ رَبِّهَا وَيَصْرُبُ اللَّهُ
الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ / ابراہیم (۲۴-۲۵)

ترجمہ :- کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ نے کلمہ طیبہ (توحید) کی کیسی (ابھی) مثال

دی ہے کہ وہ اس عمدہ درخت کے مانند ہے جس کی جڑ زمین میں

مستقر ہے اور شاخیں اس کی آسمان میں ہیں وہ اپنے پروردگار

کے حکم سے ہر موسم میں پھل دیتا رہتا ہے۔ اور یہ مثالیں اللہ لوگوں

کے لئے اس لئے بیان کرتا ہے تاکہ وہ خوب سمجھ لیں۔

ابوالقاسم الحکامی (راحتی) روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ابو عبد اللہ الشیرازی

نے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) سلام بخششی سے خبر دی۔ سلام بخشی کہتا ہے کہ

میں محمد باقرؑ کے پاس پہنچا میں نے کہا اے فرزند رسول خداوند عالم فرماتا

ہے :- (اصلها ثابت و فرعها في السماء) ہ (اس کا کیا مطلب ہے)

اس درخت کا تخم ہیں اور حسن وین علیہا السلام پھل ہیں اور ہمارے
شیعہ اس درخت کے پتے ہیں اور اس درخت کی چڑ جنت عدن میں ہے
اور پورا درخت جنت پر پھیلا ہوا ہے۔ ۱۷

امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے سلام۔ درخت سے مراد محمد ﷺ علیہ
والہ وسلم ہیں۔ اور شاخ سے مراد علیؑ اور پھل حسن وین علیہا السلام ہیں اور
اور شاخ فاطمہ الزہراء ہیں۔ اور شاخ سے نکلی ہوئی تھوٹی ٹہنیاں میں سے امام
ہیں۔ اور ہمارے شیعہ و محب پتے ہیں۔ چنانچہ جب ہمارے شیعوں میں سے
کوئی شخص مرتا ہے تو اس درخت سے پتہ جدا ہو جاتا ہے۔ اور اگر ہمارے کسی
محب کے یہاں ولادت ہوتی ہے تو اس گھر سے پتے کی جگہ پر ایک سبز
پتہ نکل آتا ہے۔

سلام ختمی کہتا ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خدا کا قول اَتُوتِيْ اَكْلَهَا كُلَّ حَيٍّ يَّادُنِ سَرَبَهَا) سے کیا مراد ہے؟
پیغمبر اسلام نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ آئمہ اپنے شیعوں کو ہرج اور
ہر عمرہ میں حلال و حرام کے فتوے دیتے ہیں۔ ۱۸

الحاکم نیشاپوری اپنی (المستدرک علی الصحیحین) میں سند کے سلسلہ
عبدالرحمن بن عوف کے غلام سے روایت کرتے ہیں عبدالرحمن بن عوف نے کہا
مجھ سے احادیث حاصل کرو قبل اس کے کہ وہ احادیث باطل سے متشابہ ہو جائیں
عبدالرحمن بن عوف کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا کہ میں درخت ہوں۔ اور فاطمہؑ اس درخت کی شاخ ہیں۔ اور علیؑ

سُورَةُ الْحَجَرِ

اس میں گیارہ آیتیں ہیں

۱۔ قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي (الی) الْوَقْتُ الْمَعْلُومُ

۳۶-۳۸ /

۲۔ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ (الی) بِمُخْرَجِينَ

۲۵-۲۸ /

۸۔ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّمَنْ يَسْمَعُ

۷۵ /

۹-۱۰۔ فَوَسَّيْنَاكَ لَنُفْسِنَهُمُ (الی) عَمَّا

۹۲-۹۳ /

كَانُوا يَعْمَلُونَ

۱۱۔ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاعْرِضْ

۹۴ /

عَنِ الْمُشْرِكِينَ

۳

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَاسِ -

ترجمہ :- کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت (کے شکر) کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر جہنم میں اتار دیا)۔

علامہ بھرائی مجاہد سے خداوند عالم کے قول کے بارے (المرتبرالی الذین بدّلوا نعمة الله كفراً) میں مرسلاروایت کرتے ہیں۔

قال العرب وبنوا امية - محمد واهل بيته - ۳

یعنی اس آیت سے مراد عرب اور بنی امیہ - محمد اور ان کے اہل بیت ہیں۔

۱ یعنی جن لوگوں نے نعمت کو ناشکری کے ذریعہ بدل دیا اس سے مراد

بنی امیہ اور عرب ہیں۔ اور نعمت خدا سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور

ان کے اہل بیت علیہم السلام اجمعین ہیں۔ ۴ (مؤلف)

۳ عنایۃ المرام ۳۵۶

۱ امام صادق علیہ السلام کے اس قول سے مراد۔ کہ ہمارے قائم کے ظہور کے بعد نواسہ رسول اللہ تشریف لائیں گے، عین ممکن ہے کہ امام حسینؑ مراد ہوں جو کہ امام مہدیؑ کی وفات کے بعد فوراً دنیا میں رجعت فرمائیں گے اور لوگوں کے درمیان آپ کا قیام طولانی رہے گا۔

معنی نہ رہے کہ مذکورہ تین آیتیں بنصرہ قرآن کریم میں دو مقام پر ذکر ہوئی ہیں (۱) سورۃ الحج (۲) سورۃ ص - اور ہم نے دونوں مورد کی آیات کو تین امور کے لئے ذکر کیا ہے جو کہ حسب ذیل ہیں

(۱) جب تک یہ دونوں آیتیں اہل بیتؑ کے لئے ہیں اس کے معنی ہوں گے کہ فضیلتیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔

(۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس آیت کے بارے میں یہ یہ جاننا ہو کہ اپنے مضمون کی یہ نہایت ہے جس کا ایک مورد میں ذکر ہوا ہے لیکن جب اس کی تلاش کرے گا تو اس کو دو مقام پر پائے گا۔

(۳) تیسری وجہ یہ ہے کہ قرآن حکیم کی تکرار میں۔ جدت، بلاغت اور معجزمانی ہے جس کو علماء (علوم القرآن) نے ذکر کیا ہے اور اس کی بعض عظمتوں کا تذکرہ کیا ہے۔ درحقیقت قرآن حکیم میں تکرار نہیں ہے البتہ (قرآن میں غور و فکر) کرنے کا حکم خود قرآن نے دیا ہے۔ (مؤلف)

اسی چیز کی وضاحت استاد العیفی اس طرح فرماتے ہیں
یقیناً احکام قرآن اور اس کی تفصیل ہمیں شامل ہے اس لئے کہ ہم

قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ
قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ إِلَى يَوْمِ
الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ / الحجر / ۳۶-۳۸

ترجمہ۔ (شیطان) نے کہا کہ میرے پروردگار تو مجھے اس روز (قیامت) تک کی مہلت دے جس روز لوگ اکٹھا کئے جائیں گے (اس پر) خدا نے فرمایا کہ تجھے (قیامت تک کی تو نہیں ہاں) وقت معلوم کے دن تک مہلت دی گئی۔

حافظ القندوزی (اٹھنی) روایت کرتے ہیں کہ! وہب بن جمع سے روایت ہے۔ وہب کہتا ہے میں نے امام جعفر الصادقؑ سے قول خداوند عالم (قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ - قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ -) کے بارے میں سوال کیا کہ اس سے مراد کون سا دن ہے؟

امام صادقؑ نے فرمایا! اے وہب یہ وہ دن ہے کہ جس میں ہمارے قائم کے ظہور کے بعد نبیؑ کا نواسہ پلے گا۔

قرآن میں نہیں ہے۔ اس لئے کہ (قرآن کریم) میں کسی لفظ کی تکرار سے مقصود یہ ہے کہ پہلا لفظ اپنے دوسرے لفظ کا غیر ہے۔ جو کہ دوسرے مقام پر موجود ہے۔

چنانچہ اس بنا پر قرآن کریم میں کسی بھی لفظ کی تکرار اگر ہے (تو ظاہر) وہ لفظ ایک ہے لیکن معنی دو ہیں اور اگر کوئی لفظ اور کوئی آیت کی قرآن میں پانچ مرتبہ تکرار ہوئی ہے لفظ تو وہ ایک ہی ہو گا لیکن اس کے معنی علیحدہ علیحدہ پانچ ہوں گے۔

اسی وجہ سے اس فن کا نام (علم الاحکام والتفصیل) رکھا ہے۔ کہ چنانچہ اس مقام پر ہم بعض ایسی چیزیں نقل کر رہے ہیں جن کو ہم نے اس اہم موضوع کے لئے بعض کتب سے حاصل کیا ہے خصوصاً علماء۔

معاصر استاد العقیفی اپنی کتاب (القرآن القول الفصل) میں اس موضوع کی تکرار کے بارے میں لکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں تکرار معنوی موجود نہیں ہے صرف تکرار لفظی ہے۔

جہاں کہیں قرآن میں آیت یا آیت سے چھوٹا کوئی جملہ، کلمہ یا کوئی

۱۵ استاد المعاصر محقق محمد العقیفی کی کتاب (القرآن القول الفصل) پر ازہر کے بحث اسلامیہ کی انجمن کے صدر (اشیخ عطیہ صفر) کی تقدیم ملاحظہ فرمائیں

جب کبھی بھی مفردات قرآنیہ کی ضرورت محسوس کرتے ہیں تو اس کو قرآن کے کسی بھی مقام سے حاصل کر لیتے ہیں جس طرح سے کلمہ کے درمیان مکرر ذکر ہونے والا ایک حرف کہ جن کے جمع ہونے سے کلمہ بنتا ہے چنانچہ کلمہ کے اندر مکرر ہونے والا حرف کسی دوسرے حرف کا غیر ہوتا ہے لہذا اس طرح ہر حرف اپنی جگہ اور مقام پر مستقل ہے اور جب حرف اپنے وجود میں مستقل ہے تو وہ مکرر نہیں کہا جاتا ہے۔ ۱۵

(اور اسی سلسلے میں امام الغزالیؒ اپنی کتاب احیاء علوم الدین میں بیان کرتے ہیں)

امام غزالیؒ نے کہا۔ بعض عارفین کہتے ہیں کہ قرآن کریم سات لاکھ ستر ہزار دو سو علوم کو شامل ہے (اس لئے کہ قرآن کا ہر کلمہ علم ہے) ۱۶ لہذا آیت کریمہ کا اس مقام پر اور سورہ (ص) میں مکرر بیان ہونا یہ صرف لفظی تکرار ہے یقیناً ہر سورے میں ابدائی اور اعجازی معنی ہیں۔

اس بارے میں مزید معلومات کیلئے خاص کتب موجود ہیں لہذا ہم ان چیزوں کا تذکرہ کر رہے ہیں جس کو اس فن کے ماہرین حضرات نے ذکر کیا ہے۔

مؤلفین علوم القرآن کہتے ہیں کہ

(۱) قرآن کریم میں تکرار لفظی موجود ہے۔ لیکن تکرار حقیقی اور تکرار معنوی

۱۵ القرآن القول الفصل ص ۵۵

۱۶ احیاء علوم الدین جلد (۱) ص ۵۲۳

احتیاج رکھتے ہیں اس میں کیونکر عاجز نہ ہوں گے۔ ۹

خطیب الاسکانی اپنی کتاب (درۃ التزیل وعزۃ التأویل) میں کہتے ہیں کہ تمام مفردات قرآن جدید علم اور جدید معنی سے مخصوص ہیں یقیناً خداوند عالم کا سورۃ النبا میں (کلا سیعلون ثم کلا سیعلون) آیت ۲-۵ / ارشاد فرمانا اس امر کی دلیل ہے کہ اس آیت نمبر ۲ کا تعلق دنیا کے علم سے ہے اور آیت نمبر ۵ کا تعلق آخرت کے علم سے ہے۔ اس طرح یہ تکرار نہیں ہوگی، اور دوسری آیت میں وہ مطلب نہیں ہے جو پہلی آیت میں قصد کیا گیا ہے۔ مثلاً اور تاج القراءہ الکرامی اپنی کتاب (اسرار التکرار فی القرآن) میں کہتے ہیں کہ قرآن حکیم میں تکرار معنوی نہیں ہے۔

مثلاً سورۃ الفاتحہ میں (علیہم) کی ایک ہی آیت میں دو مرتبہ تکرار ہوتی ہے۔ (صراط الذین انعمت علیہم) غیر المغضوب (علیہم) (والضالین) (فی الحقیقت) اس میں تکرار نہیں ہے اس لئے کہ پہلے والے (علیہم) کا ارتباط انعام کے معنی میں ہے اور دوسرے (علیہم) سے مراد ارتباط بمعنی الغضب ہے۔ ۱۰

۹ القرآن القول الفصل ۱۶

۱۰ ردۃ التزیل وعزۃ التأویل ص ۵۱۶

۱۱ اسرار التکرار فی القرآن ص ۲۱

حرف متعدد مرتبہ ذکر ہوا ہے تو وہ منہض ثابت ہے اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی اس لئے کہ ان میں سے ہر مفرد کے لئے نئے مقام کے ساتھ ایک نیا عمل ہے۔ اگر کوئی شخص کسی بھی زمانے اور کسی بھی مقام پر ان مفردات کو اپنے سیاق اور سباق کے ساتھ حاصل کرنے کی ضرورت محسوس کرے گا تو اس کو معلوم ہوگا کہ تقدیر جمع اور ارتباط کے اعتبار سے اعجاز خداوندی کا فرما ہے۔ مثلاً آیۃ (فبای الاءس بکما تکذبان) کی سورہ جن میں کئی مرتبہ تکرار ہوتی ہے۔ یا پھر دوسری آیت (فاستئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون) کی سورہ (الخل آیت ۴۳) اور سورہ (الانبیاء آیت ۱) کی تکرار ہوتی ہے۔

جب انسان تعمیم سے عاجز ہے تو پھر اس کے لئے کلام سے قدر مطلوب کا بغیر کسی کمی اور زیادتی کے ثابت کرنا کیونکر ممکن ہوگا۔

اسی طرح لوگ جب اپنے کسی بھی مفردات کلام کے کل اور بعض کو اس اعتبار سے کہ اس میں نہ تو کمی واقع ہو اور نہ ہی زیادتی تخصیص دینے سے عاجز ہیں تو پھر اپنے مقاصد کے جلوں کی تقدیر کہ جنکی طرف وہ اپنے کلام اور علم میں

۱۲ مثلاً جس طرح سورۃ الفاتحہ میں کلمہ علیہم کی تکرار (صراط الذین انعمت علیہم) غیر المغضوب (علیہم) (اور حرف) جب طرح واو عطف سورۃ فاتحہ کی دو آیتوں میں (ایا لا نعبد وایا لا نستعین) اور (غیر المغضوب علیہم) والاضالین اور اسی کے مثل

علامہ زکریٰ اپنی کتاب (البيان في علوم القرآن) میں احکام قرآن اور اس کی تفصیل میں کہتے ہیں کہ یقیناً احکام القرآن اور اس کی تفصیل کے علم سے ہمیں واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ جب بھی ہمیں ضرورت پڑتی ہے تو اسے قرآن میں کہیں سے حاصل کر لیتے ہیں جس طرح ایسے کلمے جس کے حروف فی الجملہ مجموعی طور پر ہوں اس سے ایک حرف کا حاصل ہو جانا ہر حرف اپنی حامل جگہ اور مقام میں تفصیل رکھتا ہے لیکن ایسے حروف جو آپس میں ارتباط تامہ رکھتے ہوں وہ تمام کے تمام (علیحدہ علیحدہ طور پر تحمل ہوں گے) لیکن انسانی کلام اس خصوصیت سے خالی ہے لہذا ہم اس طرح کا ایک جملہ بھی انسانی کلام میں نہیں دیکھتے ہیں اور اسی حقیقت کی جانب قاضی ابی بکر بن العربی نے اس طرح اشارہ کیا ہے کہ قرآن کا بعض حصہ بعض سے مرتبط ہے کہ وہ ایک کلمہ معلوم ہوتا ہے یہ بزرگترین علم ہے جس کو خداوند عالم نے ہمیں عنایت کیا ہے اور اس حقیقت کو ہم مخلوق کے کلام میں نہیں پاتے ہیں۔ ۳۱

اور ابن القیم ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر نے اپنی کتاب (اعلام الموقعین عن النبیین) میں بعض صحابہ کی جانب سے اس طرح نقل کیا ہے کہ جب ان سے (الکلالۃ) کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اپنی رائے کے ظاہر کرنے میں توقف کیا یہاں تک کہ انہوں نے کلمہ (الکلالۃ) کی طرف

۳۱ البیان فی علوم القرآن جلد (۱) ص ۳۶

مرجعہ کیا تو کلمہ (الکلالۃ) کو قرآن کے دو مقام پر پایا۔

مقام اول :- وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُؤْمِرُكَ (الکلالۃ)
او امرأاً وله اخٌ او اختٌ فليكل واحدٍ منهما
السدس، فان كانوا اكثر من ذلك فهم شركاء
فی الثلث) النساء ۳۲

ترجمہ :- اور اگر کوئی میت جس کی میراث دوسروں کو ملے گی وہ مرد ہو یا عورت ایسی ہو جس کی نہ کوئی اولاد باقی ہو نہ ماں باپ اپنے مادری ایک بھائی کو یا ایک بہن کو وارث چھوڑے تو ان میں سے ہر ایک کے لئے حصہ مقرر ہے اور اگر اس سے زیادہ ہوں تو وہ سب تہائی میں برابر کے شریک ہوں گے۔

مقام دوم :- يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يَفْتِيكُمْ فِي (الکلالۃ)
ان امرؤ مهلك ليس له ولدٌ، وله اختٌ فلها النصف
ماترک، وهو یرثها ان لم یکن ولہا « النسا آیت ۱۲۷/۳۱
ترجمہ :- (اے رسول) تم سے لوگ حکم دریافت کرتے ہیں تم کہہ دو کہ کلالہ (بھائی بہن) کے بارے میں خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص مر جائے جس کے نہ کوئی اولاد ہو (نہ ماں باپ) اور اس کی صرت ایک بہن ہو

۳۲ البیان فی علوم القرآن جلد (۱) ص ۳۶

۳۱ اعلام الموقعین عن رب العالمین جلد (۱) ص ۸۲

السید رشید صاحب اپنی کتاب (الوی الحمیدی) میں اس طرح کہتے ہیں
قرآن میں نازل شدہ عقائد۔ اللہ پر ایمان اور اس کی صفات پر۔ اسکے
ملائکہ و کتب و رسل و روز آخرت پر اور اس کا حساب، جزا، ثواب و عقائد جہنم
و جنت تین چار یا پانچ سوروں کی شکل میں عقائد کی کتاب کو ترتیب دیا جاسکتا
ہے۔

اور خدا کی عبادات میں طہارت، نماز، الزکاة، روزہ۔ حج و دعاؤ ذکر۔
ان میں سے ہر ایک کے لئے بعض سوروں میں سے ابواب اور فضلوں پر مشتمل
کتاب فقہ کو تصنیف کیا جاسکتا ہے۔

اور قواعد شرعیہ اور اس کے شخصی احکام، سیاست اور جنگ سے متعلق
مالیات اور شہری نظام سے متعلق حدود و عقوبات تا دیہی کو بعض سوروں سے
حاصل کر کے قوانین و ضعیہ کی کتابیں درست کی جاسکتی ہیں۔ اگر نبیوں اور
رسولوں کے قصے اور کچھ اس میں نصیحت و مواظظ اور سنن الہیہ سے موجود ہے
اس کو دیوان، تاریخ کی طرح ترتیب دیا جاسکتا ہے۔

علامہ مصطفیٰ صادق الرافعی نے اپنی کتاب (اعجاز القرآن والبلاغ النبویہ)
میں ایک طویل بحث کے بعد ایسے نصوص مفردات قرآن کا تذکرہ کیا جن کا تعلق
اعجاز سے ہے۔ کہتے ہیں کہ یہی وہ حروف و کلمات و جملے ہیں کہ جن کے اندر اعجاز
کامل موجود ہے۔ ۱۷۱

اعجاز القرآن والبلاغ النبویہ ص ۲۱۱

(حقیقی یا پدری) تو اس کے لئے متوفی نے جو کچھ جھوٹا ہے آدھا حصہ مقرر
ہے اور اگر یہ بہن مر جائے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو (اور ماں باپ بھی نہ
ہوں) تو اس کا وارث بس یہی بھائی ہوگا)

ان مذکورہ آیات کو بیان کرنے کے بعد عقیقتی کہتے ہیں کہ جب ہم کلمہ
(الکلا لہ) اور کلمہ (کلا لہ) کے علیحدہ علیحدہ مقام کو دیکھتے ہیں تو ہم نئے
مقصد کو پالیتے ہیں۔ اور قرآن مجید کی یہی شان ہمیشہ ہر اس قرآن کے پڑھنے
والے کیلئے موجود ہے جو قرآن کے سیاق و سباق اور موضوع پر نظر رکھتا ہے
تو اس کے ارتباط کو پالیتا ہے۔ ۱۷۲

قاضی ابوبکر (الباتلانی) اپنی کتاب (اعجاز القرآن) میں اس موضوع
سے متعلق اشاعرہ اور معتزلہ کے اقوال نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ۔ یقیناً
ہم نے جان لیا کہ خداوند عالم نے اپنے حریفوں کو جو قرآن کے سوروں کا چیلنج
کیا ہے۔ اس سے مراد تمام افراد بشر ہیں کوئی ایک بھی مخصوص نہیں ہے،
اس طرح سمجھ میں آتا ہے کہ قرآن کی (ہر ایک چیز) معجزہ ہے۔ ۱۷۳
اسی لئے قرآن میں تکرار شدہ کلمات تکرار کے باوجود نئے معنی کے
حامل ہیں۔

القرآن القول الفصل ص ۲۱۲

اعجاز القرآن بہامش الاتقان للسیوطی جلد (۲) ص ۱۵۲

ذیل میں ذکر کی جا رہی ہیں۔

- ۱۔ احکام القرآن ۱۔ ابی بکر احمد بن علی الرازی جو کہ اپنے وقت کے مذہب حنفیہ کے امام تھے کی تالیف ہے۔ ۱۴
- ۲۔ الاتقان فی علوم القرآن ۱۔ عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی اپنے وقت کے مذہب شافعی کے امام کی تالیف ہے۔ ۱۴
- ۳۔ اعجاز القرآن والبلاغة النبویہ ۱۔ استاد مصطفیٰ صادق الرافعی کی تالیف ہے

- ۴۔ القرآن القول الفصل ۱۔ استاذ محمد الفیفی کی تالیف ہے۔
- (اس بحث عمیق کے متعلق ہم نے اس خلاصہ کو صرف اس لئے ذکر کیا ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ جہاں کہیں بھی قرآن حکیم میں جملہ (یا ایہا الذین آمنوا) وارد ہوا ہے یہ جملہ اپنے اسی طرح کے دوسرے جملے سے قطعی مختلف ہے اور تیسرے کا بھی الگ مفہوم ہے اور جو تھے کے معنی بھی الگ ہیں۔

لہذا جملہ (یا ایہا الذین آمنوا) حقیقی طور پر اور معنوی طور پر قرآن میں مکرر بیان نہیں ہوا ہے صرف اور صرف اس جملے کے الفاظ اور حروف کی تکرار ہوتی ہے۔

۱۴۔ المجلد الثانی ص ۲۸ اور اس کے مابعد

۱۵۔ المجلد الثانی ص ۵۲ اور اس کے مابعد

اور اسی طرح اپنی کتاب کے اوائل میں تحریر فرماتے ہیں کہ: قرآن کریم (لغت) عربی کی اس روش اور طریق پر نازل ہوا جس کے قلیل اور کثیر دونوں نے (انسان) کو عاجز اور درماندہ کر دیا ہے اس کی مثال نور سے بہت زیادہ قریب ہے جس طرح سے نور اگر تقسیم بھی کیا جاتے تو وہ اپنی اصل ماہیت و حقیقت پر باقی رہتا ہے (اسی طرح قرآن کے حروف و کلمات و جملے علیحدہ علیحدہ بھی اپنے اپنے اعجاز پر باقی ہیں) ۱۴

شیخ محمد عبداللہ دراز اپنی کتاب (دستور الاخلاق فی القرآن) میں اعجاز قرآن کے بعض پہلوؤں کو اختصار کے ساتھ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ صرف شریعت قرآن ہی اس چیز کی قدرت رکھتی ہے کہ دوسرے کمال تک پہنچ سکے اس کے علاوہ کسی شریعت میں یہ کمال نہیں کہ دو شقوں کے درمیان رشتہ قائم کر سکے (صرف شریعت قرآن ہی نے) غیض و غضب کے وقت لطف و کرم کا درس دیا۔ اور ثبات قدمی کے وقت پیش قدمی کا درس اور تنہائی میں جزا کا درس دیا۔ ۱۴

اس سے زیادہ معلومات کے لئے سابق علماء سے دو کتابوں اور اسی متاخرین میں سے دو علماء کی کتب سے استفادہ کیا جاسکتا ہے جو کہ

۱۸۔ اعجاز القرآن والبلاغة النبویہ ص ۳۷

۱۹۔ دستور الاخلاق فی القرآن ص ۱۱

بحث کا نتیجہ اور ماہِ حاصل

اور جب تک قرآن حکیم میں دسیوں مقامات پر (یا ایہا الذین آمنوا) موجود ہے اور جب تک اس حدیث شریفہ:

(بان کل ما فی القرآن فی یا ایہا الذین آمنوا فان علیاً امیرہا وشریفہا، ورا سہا)۔

ترجمہ: جہاں کہیں قرآن میں (یا ایہا الذین آمنوا) موجود ہے اس سے

مراد یہ ہے کہ علیؑ مومنین کے امیر و شریف اور ان کے سردار ہیں)

کی تکرار ہو رہی ہے تو اس کے معنی علیؑ علیہ السلام ہوں گے۔

سابقہ ثابت ہو چکا ہے کہ قرآن میں تکرار معنوی موجود نہیں ہے ان سابقہ مقدمات کے بعد نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کے اندر جتنی مرتبہ (یا ایہا الذین آمنوا) ذکر ہوا ہے اسی قدر آیات علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں ہونگی۔

چنانچہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ قرآن میں (یا ایہا الذین آمنوا) علی بن ابی طالبؑ کی فضیلت میں صرف ایک آیت ہے ایسا نہیں ہے بلکہ دسیوں آیات موجود ہیں اور اسی طرح کا نتیجہ وہاں بھی نکلے گا کہ جہاں جہاں خداوند عالم

نے ارشاد فرمایا (ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات) چنانچہ جن قدر اس آیت کی تکرار ہوئی ہے اسی قدر آیات علی بن ابی طالب علیہ السلام کی فضیلت میں ہوں گی۔

یہ اعتراض نہیں کیا جاسکتا کہ ہم نے صرف (یا ایہا الذین آمنوا) اور (ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات) ہی کی تکرار کیوں کی ہے۔ اسلئے کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے علیؑ علیہ السلام موعودہ و محل ہے اور اسی طرح ان دونوں کے علاوہ کسی تیسری آیت کے لئے۔ اسی طرح تیسری کے علاوہ چوتھی کے لئے۔ مثلاً آیت (یا ایہا الذین آمنوا) ایک مرتبہ تو اللہ کی عبادت کے بارے میں وارد ہوا ہے اور دوسری مرتبہ بندے کا نماز کے ذریعہ خدا سے مدد چاہنے کے بارے میں وارد ہوا ہے اور تیسری مرتبہ علمائے مہرور (علمائے مسیحی) کی رد کے بارے میں وارد ہوا ہے۔ ۲۵ اور چوتھی مرتبہ احکام روزہ کے بیان میں وارد ہوا ہے۔ ۲۶ اور پانچویں مرتبہ اسلام لانے کے بارے میں وارد ہوا ہے۔ ۲۷ قرآنی کلمہ (یا ایہا الذین آمنوا) جو کہ متعدد مرتبہ مختلف انداز میں تکرار کے ساتھ ذکر ہوا ہے اس کو جب حدیث رسول کے ساتھ (ان علیاً سیدھا وشریفہا ورا سہا) ملا کر معنی سمجھے جائیں گے تو مفہوم یہ ہو گا۔

۱۔ یقیناً علیؑ علیہ السلام مومنین کے سردار۔ عابدین کے سر تاج اور اللہ کی توحید بیان کرنے والوں میں سب کے آگے ہیں۔

۲۵ - البقرہ آیت ۲۱ /	۲۵ - البقرہ - آیت ۱۸۳ /
۲۶ - البقرہ آیت ۱۵۳ /	۲۶ - البقرہ آیت ۱۰۸ /
۲۷ - التوبہ آیت ۲۴ /	

چنانچہ سابقہ آیت قرآنی میں ایمان اور اعمال صالحہ بجالانے والے
مومنین کے سردار علیؑ ہیں۔ لہذا علیؑ ہی کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔
علیؑ ہی جنت کے درجات اور افضل ترین نعمتوں میں ہوں گے۔
علیؑ ہی کو ان کے پروردگار نے ایمان کی کامل ترین ہدایت کی۔
علیؑ ہی کے لئے خداوند عالم محبت قرار دے گا
اور علیؑ ہی (قلیل مومنین) میں سے سب سے افضل ہیں رسول اللہ کے بعد۔
اور اسی طرح بقیہ مواقع کو مطابق کیا جاسکتا ہے۔
اور اس موضوع سے متعلق صرف اسی قدر تکرار پر اکتفا کی جاتی ہے۔ (مؤلف)

(یا ایہا الذین امنوا)

(و یا ایہا الذین امنوا و عملوا الصالحات)

- ۲۔ علی علیہ السلام کی ذات گرامی صبر اور نماز کے ذریعہ خدا سے مدد چاہنے
والوں کی سردار اور گروہ صابرين و نماز گزاروں میں سب کے
آگے ہیں۔
- ۳۔ علی علیہ السلام کی ذات گرامی علماء و زور پر رد کرنے والوں اور
ان سے مقابلہ کرنے والے مومنین کی سردار ہے۔
- ۴۔ علی علیہ السلام احکام روزہ پر عمل کرنے والے مومنین کے آقا ہیں۔
- ۵۔ علی علیہ السلام اسلام پر کامل طور سے عمل کرنے والے مومنین
کے آقا و مولا ہیں۔

(اور اسی طرح) قول خداوند عالم (ان الذین امنوا و عملوا الصالحات)

کبھی تو یہ جملہ ان مومنین کے لئے وارد ہوا کہ جن کے لئے مغفرت اور اجر عظیم
ہے۔ مثلاً (لہم مغفرة و اجر کبیر) اور دوسری مرتبہ (فی جنت النعیم)
کے ساتھ ذکر ہوا۔ اور تیسری مرتبہ (یہدیہم ربہم بایمانہم) کے ساتھ
ذکر ہوا۔ اور چوتھی مرتبہ (سیجعل لہم الرحمن ودا) کے ہمراہ ذکر ہوا۔
اور پانچویں مرتبہ (و قلیل ماہم) کے ساتھ

۳۰ - سورہ مہم/۱۶

۳۱ - سورہ ص/۲۳

۳۲ - سورہ فاطر آیت ۷

۳۳ - سورہ الحج آیت ۵۶

۳۴ - سورہ یونس (ع) ۱۶

۷۲

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ أَدْخَلُوهُمْ
بِسَلَامٍ آمِنِينَ - وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ
مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُورٍ مُّتَقَبِلِينَ -
لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهُمْ
بِمُخْرَجِينَ -

الحج / ۲۵ - ۲۸

ترجمہ :- پرہیزگار توفیقاً (بہشت کے) باغوں اور چشموں میں ہی ہوں گے
(ان کے ان میں داخلے کے وقت ان سے کہا جاتے گا) کہ تم ان
میں امن و سلامتی کے ساتھ چلے آؤ اور ہم ان کے سینوں میں جو
کچھ (تکالیف دنیا کا) رنج ہوگا اس کو نکال دیں گے اور وہ باہم
بھائی بھائی کی طرح ایک دوسرے کے مقابل تختوں پر بیٹھا کریں گے
وہاں ان کو نہ کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ ان میں سے نکالے
جائیں گے۔

مافظہ الواقاسم الحکامی (المخفی) روایت کرتے ہیں کہ ابوسعید السعدی
نے مجھ سے یہ حدیث (اسناد مذکورہ) کے ذریعہ ابن عباس کے واسطے سے قول

خدا) و نزعنا ما فی صدورہم من غلّ اخواناً علی سرور متقابلین
کے بارے میں اس طرح بیان کی کہ یہ ایت علی بن ابی طالب علیہ السلام جناب
حمزہ و جعفر و عقیل - و ابی ذر، و سلمان و عمار و المقداد - و احسن و حسین کے بارے
میں نازل ہوئی۔ ۲۷

ہم نے اس مقام پر قرآن کریم سے چار آیتوں کا ذکر کیا ہے حالانکہ
ابن عباس سے ذکر ہونے والی حدیث میں صرف ایک آیت کریمہ کا تذکرہ ہوا
ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان چار آیتوں کے مجموعہ کے معنی ایک ہیں اور جب ثابت
ہو چکا کہ کلمہ (و نزعنا) اہل بیت علیہم السلام اور آپ کے اصحاب و شیعوں کے
بارے نازل ہوا ہے اسکے معنی یہ ہوں گے کہ آیات کا مجموعہ اہل بیت علیہم السلام
کے لئے نازل ہوا ہے چنانچہ چاروں آیات کے ذکر کرنے کی یہی وجہ ہے۔

فَوَسَّ بِكَ لِنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ - عَمَّا

كانوا يعملون - الحجر/ ۹۲ - ۹۳

ترجمہ :- پس تمہارے پروردگار (یعنی اپنی ذات کی قسم ان سب سے ان کے اعمال کی لازماً سخت باز پرس کریں گے۔

فقہ شافعی (ابن حجر) اپنی کتاب صواعق محرقة واحدی سے اس آیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔

واحدی کہتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ تمام لوگوں کو چھپوادیں کہ میں اپنی تبلیغ رسالت کی اجرۃ میں اپنے اہل بیت علیہم السلام کی محبت کے سوا کچھ سوال نہیں کرتا۔

اس کے معنی یہ ہونگے ان لوگوں سے سوال کیا جائے گا کہ کیا تم نے اہل بیت کے ساتھ حق دوستی ادا کیا کہ جس کی پیغمبر اسلام نے ان لوگوں کو وصیت کی تھی یا اسے ضائع کر دیا۔ ۳۲

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ - الحجر/ ۷۵

ترجمہ :- اس میں شک نہیں کہ اس واقعے میں ان غور و فکر کرنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں جو علامات سے حقائق کا کھوج لگایا کرتے ہیں۔

حافظ احکام الحکامی (اکسفی) روایت کرتے ہیں کہ علی بن محمد بن عمر نے (اسناد مذکورہ کے واسطے سے) عبد اللہ بن بنان سے خبر دی کہ عبد اللہ بن بنان کہتا ہے میں نے امام جعفر الصادقؑ سے قول خداوند عالم۔

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ کے متعلق سوال کیا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ان سب کے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پھر امیر المؤمنینؑ۔ پھر حسن۔ پھر حسین۔ پھر علی بن حسینؑ پھر محمد باقرؑ اس کے بعد امام نے فرمایا (اللہ اعلم) خدا بہتر جانتا ہے۔

راوی کہتا ہے۔ میں نے کہا اے فرزند رسول آپ نے اپنے بارے میں نہیں بتایا؟۔ امام نے فرمایا کبھی انسان اپنے نفس سے کنایہ کرتا ہے۔ ۳۳

سُورَةُ النُّحْلِ

اس میں پانچ آیتیں ہیں

- ۱۔ / وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ / ۹
- ۲۔ / وَعَلَامَاتٍ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ / ۱۶
- ۳۔ / فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ (الْيَاخُودَ) / ۴۳ / ۴۴
- ۵۔ / يَعْرِفُونَ نِعْمَةَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا / ۸۳

فَاَصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ
ترجمہ :- تم کو جو حکم دیا گیا اس کا صاف صاف اعلان کرو اور مشرکین کی
کوئی پرواہ نہ کرو۔

حاکم ابو القاسم الحکامی (محقق) روایت کرتے ہیں۔ عقیل نے اسناد مذکورہ
کے ذریعہ اسدی کے واسطے سے ہمیں خبر دی اسدی کہتا ہے (فاصدع
بما تؤمر) اس آیت کے بارے میں ابو صالح۔ اور ابن عباس نے کہا اللہ نے
بنی (تؤمر) کو حکم دیا کہ وہ قرآن کو اور اہل بیت علیہم السلام کے فضائل ظاہر کریں
جس طرح قرآن نے ظاہر و بیان کیا ہے۔ ۳۵

۱

وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ / النحل / ۹

ترجمہ :- اور خدا کے ذمہ سیدھے راستے کا صریح بتا دینا ہے۔

علامہ بحرانی فقیہ شافعی ابراہیم بن محمد الحنفی سے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) فیثمتہ الحنفی کے واسطے سے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ راوی کہتا ہے میں نے امام کو فرماتے ہوئے سنا۔

(وَنَحْنُ السَّراجُ لِمَنْ اسْتَضَاءَ بِنَا وَنَحْنُ

السَّبِيلُ لِمَنْ اقْتَدَى بِنَا) (الحديث ۳۶)

ترجمہ :- ہم روشن چراغ ہیں جو بھی ہمارے سبب روشنی حاصل کرے۔

اور ہم ہی راہ ہدایت ہیں اس کے لئے جو ہماری پیروی کرے۔

۳ غایۃ المرام ص ۳۲۶

۲۱۲

۲

وَعَلَّتْ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ / النحل / ۱۶

ترجمہ :- اور (راستوں میں) نشانیاں (قراردیں) اور ستاروں سے (بھی) لوگ راہ معلوم کرتے ہیں

حافظ القاسم الحکامی (الحنفی، فرات بن ابراہیم کوئی سے) اپنے مذکورہ اسناد کے ذریعہ، ابان بن تغلب سے روایت کرتے ہیں، ابان بن تغلب کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے قول خداوند عالم۔

(وَعَلَامَاتُ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ)

میں متعلق دریافت کیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا

النجم محمد والعلامات الاوصیاء

(یعنی ستارہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور علامات اوصیاء علیہم السلام) ہیں۔

۱ اوصیاء سے مراد اوصیاء پیغمبر اسلام ہیں جو بارہ امام ہیں جن میں سے اول حضرت علی بن ابی طالب اور آخری امام مہدی المنتظر ہیں۔ جیسا کہ نصوص متعددہ میں موجود ہے ۲۔ (مؤلف)

۳۵ شواہد التنزیل جلد (۱) ص ۳۲۷

۲۱۳

۳۳

فَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ
لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ
يَتَفَكَّرُونَ

النحل/۲۳-۲۴

ترجمہ:- اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہل ذکر (اہل اہلیت) سے پوچھو اور ہم نے تم پر بھی یہ قرآن اس لئے اتارا ہے کہ تم لوگوں کے جو احکام ان کے پاس بھیجے گئے ہیں ان کو صاف صاف بیان کر دو تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

علامہ مجرانی کہتے ہیں کہ حافظ محمد بن مومن الشیرازی تفسیر خلاصہ اثنی عشری۔ قولہ تعالیٰ فسئلوا اهل الذکر کی روایت کرتے ہیں کہ اس سے مراد، اہلیت النبوة۔ ومعدن الرسالہ، ومختلف الملائکہ۔ واللہ ما سبى المؤمن مومنًا الا کرامةً لعلى بن ابی طالبؑ

۳۱ غایۃ المرام ص ۲۳۰

۲۱۲

ترجمہ:- یعنی صاحبان ذکر سے مراد۔ نبوت کے اہل بیتؑ۔ ومركز رسالت اور وہ ہیں جن کے گھر ملائکہ کی آمدورفت ہے۔

خدا کی قسم مومن کا نام صرف کرامت علی بن ابی طالب کے سبب مومن رکھا گیا۔

تفاسیر اثنا عشر حسب ذیل ہیں

(۱) تفسیر یعقوب بن سفیان (۲) تفسیر بن جریر (۳) تفسیر مقاتل (۴) تفسیر وکیع بن الجراح (۵) تفسیر یوسف القطان (۶) تفسیر قتادہ (۷) تفسیر ابی عبیدہ (۸) تفسیر علی بن حرب طائی (۹) تفسیر السدی (۱۰) تفسیر محاسب (۱۱) تفسیر مقاتل بن جان (۱۲) تفسیر ابی صالح (مؤلف شیعہ محمد بن حمزہ الطبری اپنی تفسیر میں جابر سے سند مذکورہ کے ذریعہ قول خداوند عالم (۱) فسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون کے بارے میں امام محمد باقرؑ سے روایت کرتے ہیں نحن اهل الذکر شیعہ یعنی ہم اہل ذکر اہل بیتؑ ہیں۔

یہ آیت قرآن میں مکرر بیان ہوئی ہے (۱) ایک مرتبہ سورہ نحل میں دوسری جگہ سورہ انبیاء میں یہاں پر ہم نے بھی قرآن کی متابعت کرتے ہوئے

شیعہ جامع البیان فی تفسیر القرآن جلد (۱۲) ص ۱۰۸

۲۱۵

يَعْرِفُونَ نِعْمَةَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا
وَكَثُرَ لَهُمُ الْكَافِرُونَ

ترجمہ :- یہ لوگ خدا کی نعمتوں کو پہچانتے ہیں پھر بھی (ان نعمتوں) کا انکار کرتے ہیں اور ان میں بہت سے ناشکر گذار ہیں۔

علامہ بھرائی فقیہ شافعی ابراہیم بن محمد (اکھوینی) سے اسناد مذکورہ کے ذریعہ ختمیہ کے واسطے سے امام محمد باقر علیہ السلام کی روایت کی ہے۔
امام علیہ السلام نے فرمایا (و نحن من نعمة الله عز وجل على خلقه) ہم ہی خدا کی مخلوق پر اس کی نعمت ہیں۔

اس آیت کو مکرر ذکر کیا ہے۔ اس لئے کہ قرآن میں صرف تکرار ظاہری موجود ہے (تکرار واقعی نہیں ہے) اور علماء علوم القرآن کا بھی کہنا یہی ہے کہ قرآن میں تکرار نہیں ہے اور جہاں کہیں بھی اس طرح کی تکرار ہوتی ہے اس کی کئی وجہیں ہیں جس کا نام (احکام القرآن و تفصیلہ) رکھا گیا ہے اور اس فن سے تعلق رکھنے والے معصی علماء کا تذکرہ ہم سورہ حجر کی آیت ۳۶-۳۸ کے ذیل میں کر چکے ہیں وہاں دیکھا جاسکتا ہے۔

فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ
عِبَادًا لَنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا
خِلَالَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا
ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَ
أَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ
أَكْثَرُ نَفِيرًا - الاسراء / ۵ - ۶

ترجمہ :- پھر جب ان دونوں موعودہ پیشین گوئیوں کا موقع آئے گا تو
تم پر اپنے ایسے بندوں کو مسلط کر بھیجیں گے جو شدید قوت والے
ہوں گے اور وہ گھروں کے اندر داخل ہو جائیں گے اور
یہ وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ پھر ہم تم کو دوبارہ ان پر غلبہ عطا کریں گے
اور مال و اولاد سے تمہاری مدد کریں گے اور انہیں باعتبار تعداد بہت
زیادہ بنادیں گے۔

علامہ بحرانی اپنی تفسیر (البرہان) میں اہل سنت کے امام ابو جعفر
محمد بن جریر سے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) زادان کے واسطے سے سلمان

سُورَةُ الْاِسْرَاءِ

اس میں سات آیتیں ہیں

- ۱- ۱- ۴۱/۵ فاذا جاء وعد اولهما بعثنا عليكم
- ۲- ۱۳/ وكل انسان الزمته طائره في عنقه
- ۳- ۲۶/ وات ذا القربى حقه
- ۴- ۳۲/ ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لوليه سلطانا
- ۵- ۵۴/ يبتغون الي سربهم الوسيلة
- ۶- ۶۴/ وشاركهم في الاموال والاولاد
- ۷- ۷۱/ يوم ندعوا كل اناس بما همهم

سے روایت کرتے ہیں۔

سلمان کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ان الله تبارك وتعالى لم يبعث نبياً ولا رسولا
الا جعل له اثنى عشر نقيباً

یقیناً خداوند عالم نے کسی نبیؐ اور رسولؐ کو مبعوث نہیں فرمایا مگر یہ کہ
اس کے لئے بارہ نقیب مقرر کئے۔

سلمان نے کہا یا رسول اللہؐ یہ بات میں یہود و نصاریٰ کی کتابوں سے
جان چکا ہوں۔

پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا۔ اے سلمان کیا تو میرے نقباء کو اور ان بارہ کو
جانتا ہے جن کو خداوند عالم نے میرے بعد امت کے لئے اختیار کیا ہے؟

سلمان نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے
پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا، اے سلمان اللہ نے مجھے اپنے نور سے خلق
فرمایا اور مجھے آواز دی چنانچہ میں نے خدا کی اطاعت کی اور میرے نور سے
علیؑ کو پیدا کیا اور ان کو آواز دی چنانچہ علیؑ نے خدا کی اطاعت کی مجھ سے اور
علیؑ سے فاطمہ کو خلق کیا اور اس کو آواز دی چنانچہ فاطمہؑ نے خدا کی اطاعت
کی مجھ سے و علیؑ سے اور فاطمہؑ سے حسن کو خلق کیا اور اس کو آواز دی چنانچہ حسنؑ
نے خدا کی اطاعت کی۔ مجھ سے و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ سے حسینؑ کو خلق کیا اور اس کو
آواز دی چنانچہ حسینؑ نے خدا کی اطاعت کی۔ پھر (خدا نے) اپنے نام سے ہم

پانچ کے نام رکھے۔ لہذا اللہ محمود ہے اور میں محمد ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ہے۔ پس
علیؑ میں اور اللہ فاطمہ ہے پس یہ فاطمہؑ میں اور اللہ صاحبان احسان میں پس
یہ حسنؑ میں اور اللہ محسن میں لہذا یہ حسینؑ میں۔ پھر خداوند عالم نے میرے اور
حسینؑ کے نور سے نو اہاموں کو خلق فرمایا اور ان کو آواز دی چنانچہ سب نے
اللہ کی اطاعت کی، قبل اس کے کہ خدا آسمان کا شامیانہ بناتا۔ نہ تو زمین کا
فرش بچھا تھا اور نہ ہی کسی ملک کو خلق کیا تھا اور نہ ہی کوئی ہمارے علاوہ
انسان تھا (ہم اس وقت بھی) نور تھے اللہ کی تسبیح کرتے اس کا (امر) سنتے اور
اس کی اطاعت کرتے تھے۔

سلمان نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شخص ان تمام
ائمہ کو پہچانتا ہو گا اس کا اجر و ثواب کیا ہو گا۔؟

پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا۔ اے سلمان جو ان کو حق معرفت کے ساتھ پہچانتا
گا اور ان کی پیروی کرے گا اور ان کے چاہنے والوں کو دوست رکھتا ہو گا
اور ان کے دشمنوں سے بیزاری کا اظہار کرے گا تو خدا کی قسم وہ اس طرح
وارد ہو گا جس طرح ہم وارد ہوں گے۔ اور اس جگہ رہے گا جہاں ہم رہیں گے۔
سلمان نے کہا۔ یا رسول اللہ (آئمہ) کے نام اور نسب کی معرفت
حاصل کئے بغیر ان پر ایمان لایا جا سکتا ہے؟

پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا۔ ہرگز نہیں
سلمان نے کہا۔ یا رسول اللہ ان میں سے حسینؑ تک پہچانتا ہوں،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ثم سيد العابدين علي بن الحسين - ثم ابنه محمد
بن علي باقر علم الاولين والآخرين من النبيين
والمرسلين - ثم جعفر بن محمد لسان الله الصادق
ثم موسى بن جعفر الكاظم غيظه صبراً في الله
عز وجل - ثم علي بن موسى الرضا لامر الله -
ثم محمد بن علي المختار من خلق الله - ثم علي
بن محمد الهادي الى الله - ثم الحسن بن
علي الصامت الامين لسر الله - ثم محمد
بن الحسن الهادي والمهدي الناطق
القائم بحق الله

(حسین علیہ السلام کے بعد) زین العابدین علیہ السلام ہوں گے۔ پھر ان کے
فرزند محمد باقر علیہ السلام ہوں گے جو کہ اولین و آخرین میں سے انبیاء و مسلمین
کے علوم کو نشر فرمائیں گے۔ پھر امام جعفر الصادق (خدا کی سچی زبان)
ہوں گے۔ پھر راہ خدا میں اپنے غیظ و غضب کو ضبط اور صبر کریں والے
امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہوں گے۔ پھر خدا پر راضی رہنے والے امام رضا
ہوں گے۔ پھر مخلوق خدا میں چنے ہوئے محمد تقی ہوں گے۔ خدا کی طرف ہدایت
کرنے والے علی نقی ہوں گے پھر از خدا کے آئین امام حسن عسکری ہوں گے

پھر حق اللہ کے قائم اور ناطق امام ہدی علیہ السلام ہوں گے۔

پیغمبر اسلام نے فرمایا۔ اے سلمان تم ان کا زمانہ دیکھ لو گے۔ اور جو شخص
بھی تمہاری طرح حقیقت معرفت کے ساتھ ان کی ولایت کو تسلیم کرتا ہو گا وہ
وہی ان تک پہنچ جاتے گا۔

سلمان کہتا ہے۔ (یہ سن کر) میں نے بہت زیادہ شکر خدا کرتے ہوئے
کہا یا رسول اللہ میں تو امام ہدی کے زمانے سے بہت دور ہوں۔
رسول اللہ نے فرمایا۔ اے سلمان فرمان خدا کی تلاوت کرو۔
فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَنَا
أُولَىٰ بِأُسْ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ
وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ
عَلَيْهِمْ وَأَمَدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ
أَكْثَرُ نَفِيرًا

سلمان کہتے ہیں۔ یہ سن کر میں اشتیاق قائم میں زور زور سے گریہ کرنے
لگا اور رسول اللہ سے دریافت کیا آیا آپ رجعت کے وقت موجود ہوں گے۔
پیغمبر اسلام نے فرمایا۔ بیشک اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو حق پر بھیجا میں وہی وفاء طمہ و احسن و احسن اور تو ائمہ اور
ہر وہ شخص جو ہم سے اور ہمارے ساتھ ہے اوہم میں سے ہے اے سلمان
(اس وقت سب موجود ہوں گے) ۵۲

وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَ
نُخْرِجُ لَهُ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ
مَنْشُورًا

الاسرار ۱۳/

ترجمہ۔ اور ہم نے ہر انسان کے عمل کو اس کے گلے کا ہار بنا دیا ہے اور
قیامت کے دن ہم اس کا نامہ اعمال اس کے سامنے نکال کر
رکھ دیں گے جسے وہ کھلا ہوا پاتے گا۔

حافظ سلیمان القندوزی (الحنفی) امام جعفر الصادق علیہ السلام
کی سند سے روایت کرتے ہیں امامؑ نے آیت مجیدہ (وکل انسان الزمناه
طائرہ فی عنقه) کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد ولایت امامؑ مراد
ہے۔ ۴۳

(یہ لفظ الطائر) (یعنی نامہ اعمال) کی تاویل ہے اس لئے کہ امام
مہدی علیہ السلام کی ولایت (الطائر) کے ظاہر اور واضح ترین مصداق

۱ یہ روایت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ دو سابقہ آیات کریمہ کی تاویل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفاتہ الزہراء اور بارہ آئمہ علیہم السلام سے
متعلق ہے جب کہ آپ حکم خدا سے رحمت فرمائیں گے۔ ۴۴
(مؤلف)

یہ روایت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ دو سابقہ آیات کریمہ کی تاویل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفاتہ الزہراء اور بارہ آئمہ علیہم السلام سے
متعلق ہے جب کہ آپ حکم خدا سے رحمت فرمائیں گے۔ ۴۴
(مؤلف)

وَاتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ ۝ الاسراء ۲۶/

ترجمہ: اور صاحب قرابت کو جو ان کا حق ہے دے دو۔

علامہ بھرائی نے اپنی تفسیر میں ثعلبی سے روایت کی ہے کہ اس سے مراد رسول اللہ کے قرابت دار ہیں۔

علامہ بھرائی کہتے ہیں کہ پھر ثعلبی نے کہا سدی نے ابی دہلی سے روایت کی ہے کہ علی بن اکسین علیہ السلام نے شام میں رہنے والے ایک شخص سے سوال کیا (اے شخص) کیا تو نے قرآن پڑھا ہے۔

اس شخص نے جواب دیا بیشک پڑھا ہے

امامؑ — کیا تو نے سورہ بنی اسرائیل سے اس آیت (وَاتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ) کو نہیں پڑھا۔

اس شخص نے کہا کیا آپ ہی وہ رسول کے قرابت دار ہیں جن کا حق دیتے جانے کے بارے میں خدا نے حکم فرمایا ہے ؟

امامؑ - بیشک۔

عن ابن المرام ص ۳۲۳

میں سے ہے اس لئے کہ تمام اعمال ولایت امامؑ سے ہی نشر ہوتے ہیں پس ایسے شخص کے اعمال جو کہ امام صادقؑ کی ولایت کا اقرار کرنا ہوگا اس شخص کے اعمال سے جدا ہوں گے جو کہ ابوحنیفہ کو اپنا امام مانتا ہوگا اور جب کہ ہرزائے کے لئے امام ثابت ہے۔ تو اطلاق حدیث تمام بارہ اماموں کو شامل ہوگا جن کی ابتداء امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے اور اختتام امام ہدی المنتظر علیہ السلام پر ہوتا ہے۔

(مؤلف)

وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيَّهِ سُلْطَانًا
فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا / الاسرار/ ۳۳

ترجمہ:- اور جو شخص ناحق قتل کیا جائیگا تو ہم ضرور اس کے وارث کو قاتل
سے قصاص لینے کا اختیار دیں گے اور اسے چاہیے کہ قتل
(کے سلسلے میں) شرع کی معین کردہ حد سے تجاوز نہ کرے بلاشبہ
ناحق قتل ہونے والا (دنیا و آخرت دونوں) میں مظفر و منصور ہے۔

حافظ سلیمان القندوزی عبدالسلام بن صالح الہروی نے علی المرتضیٰ بن موسیٰ
الکاظم (علیہما السلام) سے آیت کریمہ کے متعلق - (ومن قتل مظلوماً فقد
جعلنا لولیہ سلطاناً فلا یسرف فی القتل انہ کان منصوراً)
روایت کی آپ نے فرمایا کہ یہ آیت امام حسین و مہدی علیہما السلام کے لئے نازل
ہوتی ہے۔

یعنی (قتل مظلوماً) سے مراد حسین بن علیؑ اور (ولیہ) سے
مراد امام الحجۃ علیہم السلام ہیں۔

حافظ الحکامی (انجمنی) روایت کرتے ہیں کہ ہم سے ابو سعید الخدری
نے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) بیان کیا ابی سعید خدری کہتا
ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آیت (وَأْتِ ذَاقِ الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ)
نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہؑ کو بلا کر فدک اور زمین کا
ٹکڑا عطا کیا اور فرمایا یہ وہ حصہ ہے جس کو اللہ نے تیرے اور تیرے بعد والوں
کو دیا ہے۔ ۳۵

یا قوت المحوی اپنی کتاب معجم میں کہتا ہے کہ فدک ایک قریہ کا نام ہے
جو مدینہ سے دو یا تین روز کی مسافت پر ہے جس کی زمین قابل زراعت ہے
چشتے اور بہت سے کھجور کے درخت ہیں۔ ۳۶

۳۵ - شواہد التنزیل جلد (۱) ص ۳۴۰ - ۳۴۱

۳۶ - معجم البلدان مسادہ (فدک)

۵

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ
سَرَائِهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيْلَهُمْ أَقْرَبَ وَيَرْجُونَ
رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ - الاسراء/ ۵۷

ترجمہ :- یہ لوگ ان میں جو سب سے زیادہ (خدا سے) قربت رکھنے والے
ہیں (یعنی عیسیٰ ابن مریم) وہ خود ہی اپنے پروردگار کے ذریعہ تقرب کے
طلب گار ہیں اور یہ سب اس کی رحمت سے آس لگاتے اور اس
کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

حافظ الحکامی (الحقی) روایت کرتے ہیں کہ ہمیں محمد بن عبداللہ بن
احمد نے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) عکرمہ کے واسطے سے قول خداوند عالم
(أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رِبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ)
کے بارے میں خبر دی عکرمہ نے کہا (ہم النبی وعلی و فاطمہ والحسن و
الحسین) علیہم السلام ۳۷۸
اس سے مراد پیغمبر اسلام وعلی و فاطمہ اور حسن و حسین ہیں

۳۷۸ - شواہد التنزیل جلد (۱) ص ۳۳۳

۲۳۰

۶

وَأَسْتَغْفِرُ مَنْ اسْتَطْعَتْ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ
وَأَجْلِبُ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجُلِكَ
وَشَارِكُهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعَدَهُمْ
وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا - الاسراء/ ۶۴

ترجمہ :- اور ان سے تو جس کسی کو بھی راہ حق سے ہٹا سکتا ہے اسے اپنی آواز
(دعوت شر) سے ہٹا دے اور ان کے مقابلہ پر اپنے سوار اور
اپنے پیادے بلا کر اکٹھا کر دے اور ان کے مال اور اولاد میں
ساجھا کرے اور ان سے (جھوٹے وعدہ کر) اور شیطان ان
سے جو وعدہ کرتا ہے وہ سوائے دھوکے اور فریب کے کچھ
اور نہیں ہوتے۔

حافظ اکام الحکامی (الحقی) روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ابوالحسن نے
(اسناد مذکورہ کے ذریعہ) حبۃ العرنی کے واسطے سے روایت بیان کی وہ کہتا ہے
کہ میں نے علیؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت میں ایسے وقت حاضر ہوا کہ جس وقت میں آنحضرتؐ کی خدمت میں

۲۳۱

نہیں جاتا تھا اس وقت میں نے آپ کی خدمت میں ایک کبریہ المنظر شخص کو بیٹھے ہوئے پایا جس کو میں نہیں جانتا تھا چنانچہ جیسے ہی اس نے مجھے دیکھا تو فوراً ہی بھاگ کھڑا ہوا۔

علیؑ - فرماتے ہیں یا رسول اللہ یہ کون تھا جس کو میں نے اس سے قبل نہیں دیکھا۔

رسول اللہ - شیطانوں کا شیطان ہے، میں نے اس کو دیکھنے کے لئے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ مجھے دکھائے۔ شیطان کو اس خلقت کے ساتھ میرے اور تمہارے علاوہ کسی نے نہیں دیکھا۔

علیؑ کہتے ہیں - میں اس شیطان کی تلاش میں نکلا یہاں تک کہ میں نے اس کو پکڑ کر مارنا شروع کیا اور اس کے سینے پر سوار ہو گیا شیطان - یا علیؑ تم کیا چاہتے ہو۔

علیؑ - فرماتے ہیں میں تجھے قتل کرنا چاہتا ہوں۔

شیطان - اے علیؑ تم مجھ پر قابو نہیں پاسکتے ہو۔

علیؑ - آخر کس لئے؟

شیطان - اس لئے کہ تمہارے پروردگار نے مجھے ”یوم الدین“ تک کی مہلت دی ہے۔ اے علیؑ مجھے چھوڑ دو اس لئے کہ میں پاس تمہارے اور تمہاری اولاد کے لئے وسیلہ موجود ہے۔

علیؑ - وہ کیا ہے؟

شیطان - اے علیؑ تمہیں اور تمہاری اولاد سے کوئی عداوت نہیں رکھے گا مگر، میں اس کے ساتھ ماں کے شکم میں شریک رہا ہوں گا۔ پھر کہتا ہے کیا خداوند عالم نے نہیں فرمایا۔

(وَشَرَّكُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ)

۱۔ یوم الدین سے مراد۔ روز قیامت نہیں ہے اس لئے کہ شیطان کو خدا نے (الیوم المعلوم) یعنی روز معلوم تک کی مہلت دی ہے روز جزا کو (یوم الدین) اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس روز (اعمال) پر جزا بھی دی جائے گی۔ بعض افراد کو اور ان ہی بعض میں سے شیطان بھی ہے۔ ۲۔

(موفت)

۷

يَوْمَ نَذْعُو كُلَّ اُنَاسٍ بِمَا مَكِمُمْ فَمَنْ
اَوْقَىٰ كِتَابَهُ يَمِينُهُ فَاُولَٰئِكَ يَفْرَحُونَ
وَمَنْ كَتَبَتْهُمُ فَلَا يُظْلَمُونَ - (الاسراء / ۷۱)

ترجمہ :- (اس دن کو یاد کرو) جس دن ہم ہر گروہ (کے لوگوں) کو ان کے اعمال کے ساتھ بلائیں گے پس (اس روز) جن کو ان کا نامہ عمل ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ لوگ اپنے عمل کو (خوشی خوشی) پڑھیں گے اور ان کے ثواب میں ذرا بھی کمی نہ کی جائے گی۔

علامہ بھرائی روایت کرتے ہیں کہ یوسف القطان نے اپنی تفسیر میں شعبہ وقادہ کے واسطے ابن عباس سے۔ قول خدا (یوم نذعوا کُلَّ اُنَاسٍ بِمَا مَكِمُمْ) کے بارے میں اس طرح روایت کی ہے۔ ابن عباس کہتے ہیں۔ کہ قیامت کے روز خداوند عالم آئمۃ الہدیٰ (ہدایت کے) روشن چراغ اور متقین کے پیشوا امیر المؤمنین حسن و حسین (علیہم السلام) کو بلائے گا اور کہے گا کہ تم اور تمہارے شیعہ پل صراط سے گزر جاؤ اور بغیر کسی حساب کے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۲۳۲

پھر خداوند عالم، فاسقین کے اماموں کو بلائے گا۔ خدا کی قسم یقیناً یزید انہی فاسقین میں ہوگا۔ اور کہے گا کہ اپنے چاہنے والوں کا ہاتھ پکڑ کر بے حساب جہنم میں چلے جاؤ۔ ۱۷

۱۷ غایۃ المرام ص ۲۴۲

۲۳۵

MOWLANA HASIR DEVJANI
MAHUVA, GUJARAT, INDIA
PHONE : 0091 2844 28711
MAIL : devjani@netcourrier.com

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ
فَسَجَدُوا إِلَّا الْإِبْلِيسَ / الکہف ۵۰/

ترجمہ :- اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے تمام فرشتوں سے کہا
تھا کہ سب کو سجدہ (تعطیسی) کرو سو۔ ان سب نے سجدہ
کیا سوائے ابلیس کے۔

علامہ بھرائی فرماتے ہیں کہ دو بزرگان اہل سنت قاضی ابو عمر و عثمان
بن احمد نے اس روایت مرفوعہ کی نسبت ابن عباس سے دی ہے ابن
عباس پیغمبر اسلام سے اس طرح روایت کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام نے فرمایا کہ
جب جناب آدم علیہ السلام سے ترک اولیٰ سرزد ہوا تو انھوں نے (بعض)
صورتوں کو عرش کے کناروں پر چمکتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے اے پروردگار
میں کچھ صورتیں دیکھ رہا ہوں جو میری خلقت سے مشابہ ہیں یہ کون ہیں؟
پروردگار نے فرمایا یہ دونوں راقی شکلیں تمہاری اولاد میں سے
ہیں جن میں سے ایک کا نام (محمدؐ) ہے میں نبوت کی ابتداء تم سے کروں گا
اور اس کا اختتام (محمدؐ) کے ذریعہ کروں گا۔ اور دوسرا محمدؐ کا چچا زاد بھائی محی

سُورَةُ الْكَافِرَاتِ

اس میں دو آیتیں ہیں

۱- وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا
لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا الْإِبْلِيسَ / ۵۰/
۲- وَامَّا مِنْ أَمْنٍ وَعَمَلٍ صَالِحًا
فَلَهُ جِزَاءٌ الْحَسَنَى ۸۱/

وَأَمَّا مَنْ أَمِنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءٌ
الْحُسْنَىٰ وَنَسَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ۝

ترجمہ :- اور جو ایمان لے آئیگا اور نیک کام کریگا اس کیلئے بہتر سے بہتر
ثواب بطور جزا (طے شدہ) ہے اور ہم اسے اپنے احکام میں سے
ایسے کم (پر غل درآمد کرنے) کو کہیں گے جو سہل (و آسان) ہو

حافظ البحرانی (فقہ شافعی) ابراہیم بن محمد الحوینی سے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) علی
بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر اسلام فرماتے ہیں! میرے
پاس پروردگار کی جانب سے خبر تیل آئے اور کہا کہ پروردگار تم پر درود و سلام کے
بعد ارشاد فرماتا ہے :- (بَشِّرِ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ وَيُؤْمِنُونَ بِكَ
وَبَاهِلِ بَيْتِكَ الْحَنَةِ فَلَهُمْ عِنْدِي جَزَاءُ الْحُسْنَىٰ) - ۳

اے میرے حبیب جو لوگ اعمال صالحہ کی جالاتے ہیں تم پر اور تمہارے
اہل بیت علیہم السلام پر ایمان رکھتے ہیں ان کو جنت کی بشارت دید و پس
ان کے لئے میری بہترین جزا ہے -

ہے میں محمد کی تائید اور مدد علی ہی کے ذریعہ کرواؤں گا -

اور یہ افواہ جو ان دونوں کے گز نہیں اس نبی کی ذریت ہیں (جو کہ اس کے
بھائی سے ہیں یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی بیٹی فاطمہ کی شادی (علی) سے
کر دیں گے جو کہ علی پر ایمان لانے اور ان کی تصدیق کرنے میں سب سے پہلی
مخلوق ہوگی اس کا جمال عورتوں کی سرداری ہے اور اپنی ذریت کو (جہنم) کی
آگ سے چھٹکارا دلائے گی - قیامت کے روز (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے سبب اور نسب کے علاوہ تمام سبب و نسب ختم ہو جائیں گے -
یہ سن کر آدمؑ شکر سجا لانے لگا کہ اس نے ایسی بہتیتوں کو میری ذریت قرار
دی -

تو خداوند عالم نے آدمؑ کے سجدے کے عوض تمام ملائکہ کو آدمؑ کے سجدہ
(تعظیمی) کرنے کا حکم دیا - ۲

۱ ہم نے اس حدیث کو موجودہ آیت کریمہ کی تفسیر میں اس لئے ذکر کیا ہے
کہ یہ حدیث اس امر پر دلالت کر رہی ہے کہ اس امت کے سبب اساسی پیغمبر اسلام
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ان کے اہل بیت علیہم السلام ہیں گویا کہ یہ آیت انہی
اہل بیت علیہم السلام کی جانب اشارہ کر رہی ہے -
(مولف)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کھلی عَص

مریم آیت ۱ /

حافظ سلیمان القندوزی (امتحنی) سعد بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں
سعد بن عبد اللہ کہتا ہے کہ میں ہمیشہ مختلف علوم کے رموز و حقیقت میں سرگرداں
رہتا تھا چنانچہ میں نے ایک ایسی ڈائری بنائی تھی کہ جس کے اندر چالیس سے
زائد مشکل ترین مسائل تھے لہذا میں نے سوچا کہ ان کے جوابات اپنے گاؤں
کے رہنے والے صحابی امام حسن عسکری علیہ السلام احمد بن اسحاق سے دریافت
کر دوں جب میں احمد بن اسحاق کے پاس پہنچا تو وہ آقا و مولا امام حسن عسکریؑ
کی زیارت سے مشرف ہونے سامرا جا چکے تھے چنانچہ راستے میں ملاقات
ہو گئی لہذا ہم دونوں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے اجازت لے کر حاضر
خدمت ہوئے ملاقات کے بعد امام علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا کس لئے آنا ہوا؟
میں نے جواب دیا آپ کا شوق دیدار یہاں لایا ہے۔ امام عسکریؑ نے فرمایا
جن مسائل کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو میرے فرزند (یعنی امام المہدی) سے
دریافت کر لو پس امام حسن عسکریؑ کے صاحبزادے نے کہا جو پوچھنا چاہتے ہو

سُورَةُ مَرْيَمَ، السَّلَام

اس میں دو آیتیں ہیں۔

کھلی عَص

مریم ۱ /

۱- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
۲- سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وِدًّا / مریم ۹۶

(۱)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ
لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا

مریم / ۹۶

ترجمہ:- بیشک جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک کام کئے
ہیں عنقریب خدا ان کے لئے (دلوں میں) محبت قرار دے گا۔

حقی عالم محمد الصبان المصری روایت کرتے ہیں کہ سلفی نے محمد بن الحنفیہ
سے آیت قرآن - (ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سيجعل لهم
الرحمن ودا) کے متعلق ام سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا - (لا تلقی مؤمناً
ولا مؤمنة الا وفي قلبه ود لعلی واهل بیتہ) ۵۴

و مؤمنین سے کوئی ایسا مرد اور عورت نہیں کہ جس کے دل میں علیؑ اور ان کے
اہل بیت کی محبت نہ ڈالی گئی ہو،

اور یہی بات فرقہ شافعی کے علامہ سیلنجی نے اپنی کتاب نور الابصار میں
ذکر کی ہے

۵۴ - اسعاف الراعیین ص ۱۰۹ ۵۵ - نور الابصار ص ۱۱۲

۲۲۳

پوچھ لو۔ چنانچہ میں نے یکے بعد دیگرے مسئلہ دریافت کرنا شروع کر دیا
یہاں تک کہ (فرزند) امام مجھے تسلی بخش جواب عنایت کرتے رہے۔ پھر میں
نے کہا انہی مسائل میں ایک مسئلہ (کسب) ہے۔

آپ نے فرمایا (الکاف) سے مراد کربلا ہے (والعام) سے مراد
ہلاکت عترت (والیا) یزید ملعون (والعین) عترت کی پیاس (والصاد)
عترت کا صبر۔ ۵۴

۵۴ - بیباک المودہ ص ۲۶۰

۲۲۲

۱

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ۝ ۸۲/ ط

ترجمہ:- اور جو کوئی (کفر سے) توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک
کام کرے پھر اس کے بعد ہدایت کے راستہ پر مضبوطی سے قائم
رہے اسے میں بڑا بخشنے والا (بھی) ہوں۔

حافظ المحمّی سلیمان القندوزی حاکم نیشاپوری سے اس کی سند کے
ساتھ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ آیت سے۔

۱) اہتدی الی ولایة اہلبیت النبی (صلی اللہ علیہ
والہ وسلم) کے

(اہلبیت النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولایت کی ہدایت پانا مراد ہے)

اور اسی طرح حافظ المحمّی سلیمان القندوزی ایک دوسری روایت صاحب
مناقب سے سند مذکورہ کے ذریعہ علی علیہ السلام سے اس طرح کرتے ہیں۔

(عن علی (رضی اللہ عنہ) قال واللہ لو تاب رجلٌ وامن و

عمل صالحاً وکم یہتد الی ولایتنا ومودتنا ومعرفۃ

سُوْرَةُ طٰهٍ

اس میں چار آیتیں ہیں

۱- وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۝ ۸۲/

۲- إِلَّا مَن أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَحِيَ لَهُ ۝

قَوْلًا ۝ ۱۰۹/

۳- وَأَمْرًا هَلَاكَ بِالصَّلَاةِ ۝ ۱۳۲/

۴- فَسَتَعْلَمُونَ مِنْ أَصْحَابِ

الصِّرَاطِ السَّوِيِّ ۝ ۱۳۵/

فضلنا ما اغنى عن ذالك شيئا -

علی علیہ السلام فرماتے ہیں خدا کی قسم اگر کوئی شخص توبہ کرے اور ایمان لاکر اعمال صالحہ انجام دے (ان تمام باتوں کے باوجود) ہماری ولایت و مودت کی طرف ہدایت حاصل نہ کر سکے اور ہماری فضیلت کو نہ پہچانے - تو ان تمام چیزوں میں سے کوئی چیز اس کو فائدہ نہ دیگی۔

۲

يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ
الرَّحْمَنُ وَسَرَّحَنِي لَهُ قَوْلًا / ط - ۱۰۹

ترجمہ ۱۔ اے اس دن بجز اس کے کسی کی شفاعت فائدہ نہ دے گی جس کو (خود) خدا نے (اس کی) اجازت دیدی ہو اور اس کے لیے تونا پسند کر لیا ہو۔

فقیر شافعی (ابن حجر) عسقلانی سے اسناد مذکورہ کے ذریعہ ابی ہریرہ کے واسطے سے پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی یہ کہے گا۔

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على
إبراهيم وعلى آل إبراهيم وبارك على محمد وعلى آل
محمد كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم وترحم
على محمد وعلى آل محمد كما ترحم على إبراهيم وعلى
آل إبراهيم، میں قیامت کے روز اس کی گواہی اور اس کی شفاعت

کروں گا۔ ۱۰

۱۰ - فضائل خمسہ از (فتح الباری) جلد ۱۲ ص

۲۲۷

۲۲۶

۴

فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَابُ الصَّوْطِ السَّوِيِّ
وَمَنْ أَهْتَدَى - ط / ۱۳۰

ترجمہ :- تمہیں عنقریب یہ معلوم ہو جائے گا کہ سیدھے راستے (پر چلنے)
والے کون ہیں اور ہدایت یافتہ کون ہیں۔

علامہ بحرانی اعش سے بطریق مرسل ابی صالح کے ذریعے سے ابن عباس
سے آیہ کریمہ (فستعلمون من اصحاب الصراط السوی) کے بارے میں
روایت کرتے ہیں ابن عباس کہا (هو والله محمد واهل بيته) یعنی
اس سے مراد محمد و اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اللہ

اللہ - غایۃ المرام صفحہ ۲۰۵

۲۲۹

۳

وَأَمْرُ أَهْلِكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ط / ۱۳۲
ترجمہ :- اور تم اپنے گھر والوں کو نماز پڑھتے رہنے کا حکم دو اور خود بھی
اس کے پابند رہو۔

شافعی فقیہ جلال الدین السیوطی تفسیر (الدر المنثور) میں روایت کرتے ہیں
کہ ابن مردویہ اور ابن عساکر و ابن نجار نے ابی سعید الخدری سے روایت کی
ہے ابی سعید خدری کہتے ہیں کہ جب آیت (وامر اهلك بالصلاة) نازل
ہوئی تو پیغمبر اسلام مسلسل آٹھ ماہ تک علیؑ کے دروازے پر آئے اور فرماتے تھے
(الصلاة رحمکم اللہ) اے اہل بیت خدا تم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے نماز کا
خیال رکھنا۔ پھر فرماتے تھے (انما يريد الله ليذُهب عنكم الرجس اهل
البيت ويطهرکم تطهیراً) اللہ۔
اے اہل بیت نبوت اللہ کا ارادہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ تم سے ہر
طرح کی پلیدی و کثافت کو دور رکھے۔

اللہ - الدر المنثور جلد (۴) صفحہ ۳۱۳

۲۲۸

۱

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

ترجمہ ۱۔ اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل ذکر سے دریافت کر لو۔

علامہ الحاکم المحکافی (حقی) اسناد مذکورہ کے ذریعہ فضل بن یسار کے واسطے سے امام محمد باقر سے قول خدا (فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ) کے متعلق روایت کرتے ہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا (هم الائمة من عده رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم) یعنی اس آیت سے مراد وہ تمام ائمہ علیہم السلام ہیں جو کہ پیغمبر اسلام کی جماعت سے ہیں۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ (وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ الذِّكْرَ أَرْسُولًا) الطلاق - آیت ۱۰ اور ہم نے تمہارے اوپر ذکر نازل کیا جو کہ رسول ہیں ہم اللہ

۱۲ - شواہد التنزیل جلد (۱) ص ۳۲

سُئِلَ الْأَنْبِيَاءُ

اس میں پانچ آیتیں ہیں

۱۔ فَاَسْأَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

۲۔ ۳۔ اِنْ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنْ الْحَسَنٰى

(اِلٰى) هٰذَا يَوْمُكُمْ الَّذِى كُنْتُمْ

تَوْعَدُوْنَ

۱۰۰-۱۰۲/

۵۔ اِنْ اَلْاَمْرُ يَرْثُهَا عِبَادِى

الصّٰلِحُوْنَ

۱۰۵/

مذکورہ کے ذریعہ) علی علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

علیؑ فرماتے ہیں مجھ سے پیغمبر اسلام نے فرمایا اے علیؑ یہ آیت۔
(ان الذین سبقکم منہم من الحسنیٰ اولئک عنہما
مُبعدون) ۳۱ تمہارے بارے میں نازل ہوئی۔

اور اسی طرح حافظ الحکامی (الحنفی) ابی بکر السیمی سے (اسناد مذکورہ
کے ذریعہ) ابی عمر النعمان بن بشیر (جو کہ علیؑ کی بزمِ شریک ہوتا رہتا تھا) سے روایت
کرتے ہیں۔ عمر نعمان بن بشیر کہتا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اے علیؑ یہ ارشاد خداوندی۔
(لَا یَسْمَعُونَ حَسیسَہَا) تمہارے بارے میں نازل ہوا ہے۔

حافظ الحکامی (الحنفی) کہتے ہیں کہ پیغمبر اسلام نے علیؑ سے فرمایا یا علیؑ تمہارے
بارے میں (لَا یَحْزَنُہُمُ الْفِرَاقُ الْاَکْبَرُ) نازل ہوئی۔ لوگوں سے
بھی (حساب کا) مطالبہ ہو رہا ہوگا لیکن تم جنت کی نعمتوں سے فیضیاب
ہو رہے ہو گے ۳۱

۳۱ شواہد التنزیل جلد (۱) ص ۳۸۴

۳۲ شواہد التنزیل جلد (۱) ص ۳۸۵

۳۵ شواہد التنزیل جلد (۱) ص ۳۸۴

اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَہُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰی اُولَٰئِکَ
عَنْہَا مُبْعَدُوْنَ۔ لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَہَا
وَهُمْ فِیْ مَا اسْتَمْتُمْ اَنْفُسُہُمْ خَالِدُوْنَ
لَا یَحْزَنُہُمْ الْفِرَاقُ الْاَکْبَرُ وَتَتَلَقَّہُمْ
الْمَلَائِکَةُ ہٰذَا یَوْمُکُمْ الَّذِیْ کُنْتُمْ
تُوْعَدُوْنَ۔
/ الانبیاء ۱۰۰-۱۰۲

ترجمہ:- اے لوگ جن کے لئے ہماری جانب سے بھلائی پہلے ہی (مقرر)
ہو چکی ہے یہ لوگ بلاشبہ اس (جہنم) سے دور رکھے جائیں گے (یہاں
تک کہ) یہ اس کی بھینک بھی نہیں سونگیں گے اور جن چیزوں کو ان کا جی
چاہے گا ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ان کو (جہنم کے عذاب کا) سب
بڑا خوف غم میں نہ ڈالے گا اور (قبروں سے نکلتے ہی) فرشتے آگے
بڑھ کر ان کا استقبال کریں گے (اور یہ کہیں گے کہ تم سے (دنیا میں)
جس کا وعدہ کیا جاتا تھا وہ یہی ہے۔

حافظ الحکامی روایت کرتے ہیں کہ ہم سے ابوالحسن الفارسی نے اسناد

سُورَةُ الْحَجِّ

اس میں گیارہ آیتیں ہیں

- ۱۔ وان الساعة آتية لا ريب فيها ۴/
- ۲۔ ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب ۳۲/
- ۳۔ اذن للذين يقاتلون (الى) الا ان يقولوا ربنا الله ۳۹-۴۰/
- ۴۔ الذين مكناهم في الارض ۴۱/
- ۵۔ وان الله لهادٍ الذين امنوا الى صراط مستقيم ۵۴/
- ۶۔ حتى تاتيهم الساعة بغتة ۵۵/
- ۸۔ ومن عاقب بثل ما عوقب به ۴۰/

۳

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ

الْمَرْحُومِينَ بِرِثْمِهِمَا عِبَادِي الصَّالِحُونَ - الانبياء ۱۰۵/

ترجمہ :- اور ہم لوح محفوظ کے بعد تمام آسمانی کتابوں میں یہ بات تحریر کر چکے ہیں کہ ہمارے مخصوص نیک بندے (دنیا بھر کی) نبیوں کے مالک ہوں گے۔

ما فظ سليمان القندوزی روایت کرتے ہیں کہ امام محمد باقر اور امام صادق علیہما السلام نے فرمایا کہ اس آیت سے مراد - قائم المہدی علیہ السلام اور ان کے اصحاب ہیں۔ ۱۶

۱۶ - ينابيع المودة - ص ۵۵

۱

وان الساعة إتيّةٌ لا ريبَ فيها / الحج / ٤

ترجمہ :- اور قیامت یقیناً آنے والی ہے اس (کے آنے میں) کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔

فقہ (شافعی) عبد الرحمن بن ابی السیوطی اپنی تفسیر میں ابی داؤد اپنی سنن میں ابی سعید الخدری سے روایت کرتے ہیں ابی سعید خدری کہتے ہیں پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا

” لا تقوم الساعةُ حتى يهلكَ الارضى (المہدی)
مِنى اجل الحیمة اقنى الانف - يملأ الارض
قسطاً وعدلاً - کما ملئت قبله ظلماً
وجوراً “ - الحديث ١٨

ترجمہ :- قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ زمین کا مالک (المہدی) میری (ادوارد) سے ہوگا جس کی پیشانی کشادہ - ناک بلند ہوگی - عدل و انصاف سے زمین کو

۱۸ - الدر المنثور جلد (۶) ص ۵۰

۹ - و يسبك السماء ان تقع

على الارض الابدانك
۴۵/
۱۰-۱۱ - يا ايها الذين امنوا اركعوا
وسجدوا (الى) ونعم النصير / ۷۷-۷۸

مراد لیا جائے تو بعید نہیں ہے۔ اس طرح کے معنی باطنی ہوں گے یا ظاہر سمیعی اعم ہوں گے اس لئے کہ (الساعة) قرآن و سنت اور عترہ کی اصطلاح میں دو معنی میں استعمال ہوا ہے۔

- (۱) (ساعة الظہور المہدی) یعنی امام مہدیؑ کے ظہور کا وقت
- (۲) (ساعة القيامة) یعنی قیامت کا وقت۔ بالکل اسی طریقے سے لفظ (الحشری) پر اصطلاح شرع میں دو معنی کا اطلاق ہوتا ہے۔
- (۱) ظہور امام مہدی علیہ السلام کے وقت میں بعض افراد کا محشور ہونا۔
- (۲) قیامت کے روز تمام لوگوں کا محشور ہونا۔

- (۱) پہلے حشر کی دلیل (یوم نخشرون من کل امة فوجاً) سورہ نمل ۸۳
- ترجمہ۔ جس دن ہم ہر امت میں سے ایک ایک گروہ کو زندہ کر کے اکٹھا کریں گے۔
- (۲) دوسرے حشر کی دلیل۔ (وَحَشَرْنَا لَهُمْ) فَلَمْ نَعَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا
- ترجمہ۔ اور ہم ان سب کو (عرصہ حشر میں) اس طرح جمع کریں گے کہ ان میں سے کسی ایک کو نہ چھوڑیں گے۔

(مؤلف)

۲۱۔ سورۃ نمل آیت ۸۳

۲۲۔ سورۃ الکہف آیت ۷۷

اس طرح بھر دیگا جس طرح وہ ظلم و جور سے پہلے سے بھری ہوئی ہوگی۔
سیوطی نے کہا کہ احمد (بن حنبل) نے ابی سعید الخدری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
” ابشرکم بالمہدی۔ یُبْعَثُ اللہ فی امتی، علی اختلاف من الزمان و زلازل۔ فیملأ الارض قسطاً و عدلاً کما ملئت جوراً و ظلماً و یرضی عنہ ساکنو السماء و ساکنو الارض یقسم المال صحاحاً “

ترجمہ۔ میں تم کو مہدی (القائم) کی بشارت دیتا ہوں جس کو محمد اذند عالم ایسے زمانے مبعوث فرمائے گا جس میں اختلاف اور زلزلے واقع ہونگے پس مہدی زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دیگا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی اور اس سے اہل آسمان و اہل زمین راضی ہونگے وہ مال کو صحیح طریقے سے تقسیم کریں گے

فقال له رجل! ما صحاحاً۔ ایک شخص نے رسول اللہ سے دریافت کیا کہ صحاحا سے کیا مراد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (بالسوية بین الناس) یعنی لوگوں کے درمیان مساوات و برابری۔

] اگر موجودہ آیت میں (الساعة) سے مراد ظہور امام مہدی علیہ السلام

وَمَنْ يُعْظَمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى

القلوب

ج ۳۲

ترجمہ :- اور جو شخص خدا کی نشانوں کا احترام کرے گا (تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ) یہ امر دلوں کی پرہیزگاری (رکھنے والے لوگوں کا کام) ہے۔

حافظ القندوزی (الحنفی) علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا (نحن الشعائر والاصحاب و الخزنة والابواب) ^{۳۲} ہم ہی شعائر و اصحاب و خزانے اور دروازے ہیں۔ کسی بھی جگہ اور اس مقام پر (نحن) سے مراد اہل بیت ہیں جنکو خداوند عالم نے اپنے امر و نبی اور قدرت کا مظہر قرار دیا ہے۔

لہذا لفظ (شعائر) سے امیر المؤمنین کی تاویل کرنے میں کوئی منافات نہیں ہے اگرچہ اس کی تنزیل و تفسیر حج اور حجاج کے شعائریں وارد ہوئی ہے

۳۲ - مینا بیع المودہ

أَذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ بَأْنَهُمْ ظَلَمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ - الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ الْحج ۳۹/۲

ترجمہ :- (اب) ایسے لوگوں کو جن سے (کفار کی جانب سے جنگ کی جایا کرتی ہے)

ان کے مظلوم ہونے کے سبب (جہاد) کی اجازت دیدی گئی ہے

اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خدا ان کی نصرت (کرنے) پر پوری طرح

قادر ہے۔ یہ ایسے لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے صرف اس لئے

نکال دیئے گئے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے

حافظ الحکامی (الحنفی) روایت کرتے ہیں کہ ہم سے ابوالحسن

نے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) زید بن علی (بن الحسین بن علی بن ابی طالب نے

آیت مذکورہ (أَذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ بَأْنَهُمْ ظَلَمُوا) - (الی آخر الایہ)

کے بارے میں بیان فرمایا کہ یہ ہم اہلیت علیہم السلام کے بارے میں نازل

ہوئی ہے۔ ۳۲

۳۲ - شواہد التنزیل جلد (۱) ص ۳۹۹

الَّذِينَ ان مَّكْنَهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلَاةَ
وَاَتُوا الزَّكَاةَ وَاَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا
عَنِ الْمُنْكَرِ وَاللَّهُ عَاقِبَةُ الْاُمُورِ - الحج ۴۱

ترجمہ ۱۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو پوری زمین پر قابو دیدیں تو
بھی ایسا پابندی سے نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور لوگوں کو اچھے کاموں کا
حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں اور تمام کاموں کا انجام خدا
ہی کے اختیار میں ہے۔

مافظ الحکامی (اکنفی) فرات میں ابراہیم سے اسناد مذکورہ کے
ذریعہ امام محمد باقر علیہ السلام سے آیت (الَّذِينَ ان مَّكْنَهُمْ الْخ) کی روایت فرماتے
ہیں امام نے فرمایا۔ فینا۔ واللہ۔ نَزَلَتْ هَذِهِ الْاٰیَةُ ۵۴
خدا کی قسم یہ آیت ہمارے ہی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

وَإِنَّ اللَّهَ لَمَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَى صِرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ
ترجمہ ۱۔ بیشک اللہ جو لوگ ایمان لے آتے ہیں انہیں (جنت کی) سیدھی
راہ تک پہنچا دینے والا ہے۔

مافظ الحکامی (اکنفی) روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے علی بن موسیٰ بن اسحاق
نے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے امام
علیہ السلام نے فرمایا (آلِ مُحَمَّدٍ الصِّرَاطُ الَّذِي دَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ) ۵۳
یعنی آل محمد (علیہم السلام) ہی وہ راستہ ہیں جن کی طرف خداوند عالم نے نشانہ ہی کی ہے

کرے گی پھر لوگوں میں سب سے شہرتیں لوگ ان پر رہ جائیں گے تو قیامت واقع ہوگی۔ ۷۵

۱ اس طرح کی بہت سی روایات امام ہدی علیہ السلام کے ظہور سے متعلق وارد ہوئی جن میں یہ کہا گیا ہے کہ ”جب تک تمام عالم ظلم و ستم سے نہ بھر جائے گا اس وقت تک آپ ظہور نہیں فرمائیں گے، یہاں تک کہ ظلم ہر گھر میں پہنچ جائے گا اسی طرح کی دوسری روایات بھی موجود ہیں حدیث میں جن (الساعة) کا ذکر کیا گیا اس سے امام ہدی علیہ السلام کے ظہور کا وقت مراد ہے۔ اسی کی صراحت دوسری احادیث میں بھی کی گئی ہے۔“

(مؤلف)

۷

وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مَدِيْنَةٍ مِنْهُ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ يَوْمٍ عَقِيْمٍ -

الحج/ ۵۵

ترجمہ ۱۔ کافر لوگ تو یہ ہمیشہ اس (قرآن) کی جانب سے شک ہی میں رہیں گے تاہم یہ کہ یا تو ان پر بیکایک قیامت آپڑے گی اور یا پھر ایک سخت محسوس دن کا عذاب ان پر نازل ہو جائے گا۔

سیوطی (عالم شافعی) نے روایت کی ہے کہ حاکم نے عقیقہ بن عامر سے روایت کی ہے پیغمبر اسلام نے فرمایا کہ میری امت کی ایک جماعت امر خدا کے بارے میں دشمنوں سے قتال کرے گی جن (دشمنوں) کی مخالفت ان کو نقصان و ضرر نہ پہنچا سکے گی یہاں تک کہ ان پر (ساعة) واقع ہوگی جب کہ وہ اسی حالت میں ہوں گے۔

عبداللہ بن عمر نے کہا کہ خداوند عالم ایسی ہوا چلائے گا جس کی خوشبو مشک جیسی اور نرمی ریتیم کی طرح ہوگی جو کہ کسی ایسے انسان کو نہ چھوڑے گی جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا مگر یہ کہ اس کے (ایمان کو) قبض

وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوِقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ
لِيَنْصُرَنَّهُ اللَّهُ - إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌ غَفُورٌ - اچ / ۶۰
ترجمہ :- اور جو شخص (قصاص لیتے وقت) صرف اتنی تکلیف پہنچائے مگر
کہ اسے پہنچائی گئی تھی (پھر باوجود اس کے) اس پر زیادتی کی جائے تو
اللہ اس کی ضرورت مدد کرے گا (اور) اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خدا بڑا
معاف کرنے والا (اور) بڑا بخشنے والا ہے -

حافظ القندوزی (الحنفی) سلام بن مستنیر کے واسطے سے قول خداوند عالم
(وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوِقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ
لِيَنْصُرَنَّهُ اللَّهُ ان الله لعفو غفور) کے بارے میں امام صادق
سے روایت کرتے ہیں اپنے فرمایا جب قریش نے پیغمبر اسلام کو مکہ سے نکالا تو آپ ان سے پوشیدہ
ہو کر غار میں چلے گئے لیکن (کفار) قریش آپ کو تلاش کرتے رہے تاکہ آپ کو
قتل کر دیں اس طرح آپ کو تکلیف دی -

پھر جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر نے عتبہ بن
ربیعہ و شیبہ بن ربیعہ و ولید بن عتبہ و حنظلہ بن ابی سفیان و ابو جہل - اور اسکے

علاوہ بہت سے کفار مار گئے - اور اسی طرح بدلہ لیا گیا -

لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی تو ہندہ کے
بیٹے معاویہ (جو کہ عتبہ بن ربیعہ کا نواسہ تھا) نے امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ
کی اطاعت سے خارج ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بغاوت کی اور
اس کے بیٹے یزید بن معاویہ نے امام حسین اور ان کے ساتھیوں کو شہید کیا -
اس کے لئے خداوند عالم فرماتا ہے - (لِيَنْصُرَنَّهُ اللَّهُ) یعنی (بالقائم
المہدی من ولدہ) یعنی اللہ ضرور بالضرور (رسول) کی نصرت اس کے فرزند
القائم المہدی کے ذریعہ سے کرے گا -

وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا
بِإِذْنِهِ

ترجمہ :- اور وہی آسمانوں کو اپنی بلا اجازت زمین پر گرنے سے روکے
ہوئے ہے۔

علامہ بکرمی محمد بن حسین بن شاذان سے اہل سنت کے طریق سے حذف
اسناد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں محمد بن حسین
بن شاذان کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث بیان
فرمائی تو جابر بن عبد اللہ انصاری کھڑے ہو کر بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں ہونے والے آئمہ کون ہیں ؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة - ثم سيد
العابدين في زمانه علي بن الحسين - ثم الباقر
محمد بن علي - وسند له يا جابر فاذا ادركته
فاقرا متي السلام - ثم الصادق جعفر بن محمد

ثم الكاظم موسى بن جعفر ثم الرضا علي بن موسى
ثم التقي محمد بن علي ثم النقي علي بن محمد ثم
الذكي المحسن بن علي - ثم ابنه القائم بالحق
مهدي امتي الذي يملأ الارض قسطاً وعدلاً
بعد ما ملئت جوراً وظلماً

اے جابر علی کی اولاد سے ہونے والے آئمہ حسن و حسین جو انان جنت
کے سردار ہیں ان کے بعد زین العابدین ہوں گے ان کے بعد محمد بن باقر
ہوں گے۔ (اے جابر تم ان کا زمانہ دیکھو گے اور ان سے ملاقات کرو گے اور جب
میرے اس فرزند سے ملاقات کرو تو میری طرف سے سلام کہنا، ان کے
بعد جعفر الصادق ان کے بعد موسی کاظم۔ ان کے بعد علی الرضا۔ ان کے بعد
محمد تقی۔ ان کے بعد علی نقی ان کے بعد حسن عسکری پھر ان کے بعد ان کا فرزند
میری امت سے قائم ہوگا جو کہ سلم و جور سے ہمہ زمین کو عدل و انصاف
سے ہمہ دے گا۔

(اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،
ہولاء یا جابر خلفائی۔ و اوصیائی و اولادی
وعترتی من اطاعهم فقد اطاعنی ومن عصاهم
فقد عصانی۔ ومن انکرهم او انکر واحداً
منهم فقد انکرنی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْكُتُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (۷۷) وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ

الحج/ ۷۷ - ۷۸

ترجمہ :- اے ایمان لانے والو تم رکوع و سجود کا لاؤ (یعنی نماز پڑھو) اور صرف اپنے پروردگار (حقیقی) کی عبادت کرو اور نیکی کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ اور خدا کی راہ میں جو جہاد کرنے کا حق ہے اس طرح جہاد کرو وہی ہے جس نے تم کو اپنے دین کی پیروی کے لئے منتخب کیا اور دین کے

اے جابر بھی میرے خلفا - میرے اوصیاء و اولاد و عترت ہیں جس نے ان کی اطاعت و فرمانبرداری کی تو اس نے میری اطاعت و فرمانبرداری کی اور جس نے ان سے روگردانی کی اس نے مجھ سے روگردانی کی اور جس نے ان سے انکار کیا یا ان میں سے کسی ایک کا بس اس نے میرا انکار کیا۔
قال صلى الله عليه وآله وسلم وبهم يمسك الله السماء ان تقع على الارض و بهم يحفظ الله الارض ان تميد باهلها ۷۹

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (اے جابر) انہی ائمہ کے ذریعہ خداوند عالم آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے۔ اور انہی کے ذریعہ خداوند عالم زمین کی حفاظت کر رہا ہے کہ اپنے ساتھیوں کے لئے بجھی رہے۔

میں تنگی اور سختی قرار نہیں دی۔

پیغمبر اسلام نے فرمایا اس سے مراد خاص تیرہ افراد ہیں۔

سلمان نے کہا۔ یا رسول اللہ فرمائیے کہ وہ (۱۳) کون ہیں؟

پیغمبر اسلام نے فرمایا۔ (اس سے مراد) میں اور میرا بھائی علیؑ اور میرے

گیارہ فرزند ہیں

انصار و مہاجرین اور تابعین سے بیٹھے ہوئے افراد نے علیؑ کی یہ گفتگو

سن کر کہا کہ ہم خدا کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ آپ نے بالکل صحیح فرمایا۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد سے یہ گیارہ فرزند وہی

ہیں جن کے اسماء کا تذکرہ ہم گذشتہ آیت شریفہ کی تفسیر میں کر چکے ہیں۔

(مؤلف)

نسخہ - عنایۃ المرام ص ۲۹۵

معاملات) میں تم پر کسی طرح کی تنگی (سختی) روا نہیں رکھی تم اپنے

باپ ابراہیم کی ملت پر (ہمیشہ کاربند رہو) اس نے تمہارا نام (لقب)

مسلمان رکھا ان کتابوں میں جو قرآن ہے (پہلے ہی (نازل ہو چکی ہیں)

اور (خود) اس قرآن میں بھی تاکہ (ہمارا) رسول تمہارے (اعمال

و افعال پر گواہی دو تو (دیکھو تم لوگ پابندی سے نماز پڑھا کر و اور زکوٰۃ

دیا کرو اور خدا (کے دین) سے مضبوطی کے ساتھ متمسک رہو وہی

تمہارا سرپرست ہے سو وہ کیسا اچھا سرپرست اور کیسا مددگار ہے

علامہ بحرانی نے شافعی فقیہ ابراہیم بن محمد المحمینی سے (اسناد مذکورہ کے

ساتھ) سلیم بن قیس الہلالی سے ایک طویل حدیث کی روایت کی ہے۔ سلیم بن قیس

الہلالی کہتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے ایک ایسے اجتماع میں جس کی تعداد دو سو

افراد سے زیادہ تھی اس میں مہاجرین انصار اور تابعین بھی موجود تھے لوگوں کو

قسم دیتے ہوئے بعض امور کا گواہ قرار دیا اور اس طرح فرمایا میں تم سے سوال

کرتا ہوں تم جانتے ہو کہ جب خداوند عالم نے سورہ حج میں ارشاد فرمایا۔

(یا ایہا الذین آمنوا اسجدوا واسجدوا وعبدوا ربکم

وافعلوا الخیر)

تو سلمان نے کھڑے ہو کر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی

تھی یا رسول اللہ وہ حضرات کون ہیں جن پر آپ گواہ ہیں۔ اور وہ لوگوں پر گواہ

ہیں کہ جنکو اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا اور ملت ابراہیم سے دین کے معاملات

وانك لتدعوهم الى صراط مستقيم / المؤمنون ۷۳

ترجمہ :- اور تم تو انہیں یقیناً ایک سیدھے راستے کی طرف بلا رہے ہو۔

حافظ الحقی سلیمان القندوزی اپنی کتاب ینایع المودۃ میں شافعی فقیہ اکھونی محمد بن ابراہیم کے واسطے سے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

امیر المؤمنین علیؑ نے فرمایا۔

(الصراط ولایتنا اهل البيت) ۳۱

یعنی صراط ہم اہل بیت کی ولایت ہے۔

۳۱ - ینایع المودۃ ص ۱۱۲

سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ

اس میں چار آیتیں ہیں

- ۱- وانك لتدعوهم الى صراط مستقيم / ۷۳
- ۲- وان الذين لا يؤمنون بالآخرة
- عن الصراط لنا كيون / ۷۴
- فاذا نفخ في الصور فلا انساب
- بينهم يومئذ / ۱۰۱
- ۴- ائني جزيتكم اليوم بما صبروا / ۱۱۱

۲

وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الصَّوْطِ
لَنَّا كَبُؤُونَ - المومنون / ۷۴

ترجمہ :- اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس (توحید کے سیدھے) راستے سے بلاشبہ ہٹے ہوئے ہیں۔

حافظ حنفی سلیمان القندوزی اپنی کتاب ینایع المودة میں روایت کرتے ہیں کہ مناقب میں زید بن موسیٰ الکاظم نے اپنے آبا و اجداد کے واسطے سے روایت کرتے ہوئے امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں روایت کی۔

علی بن ابی طالب نے فرمایا

(عن ولا یتنا اهل البيت) ۳۲

(اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو کہ ہم اہل بیت کی ولایت پر ایمان نہ رکھتے ہوں گے۔

۳۲ - ینایع المودة ص ۱۱۴

۳

إِذَا فُخِّ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ
وَلَا يَتَسَاءَلُونَ - المومنون / ۱۰

ترجمہ :- جب قیامت میں صور بھونکا جائے گا تو اس دن نہ ان کے درمیان قرابتیں باقی رہیں گی اور نہ یہ آپس میں ایک دوسرے کی بات چیں گے

علامہ المناوی اپنی کتاب (فیض القدير) میں اسناد مذکورہ کے ذریعہ عمر بن خطاب کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا: (کل سبب ونسب منقطع يوم القيامة الا سببی ونسبی) ۳۳

قیامت کے روز میرے نسب اور سبب کے علاوہ تمام (رشتے) نسب و سبب منقطع ہو جائیں گے۔

حافظ الحکامی (الحنفی) روایت کرتے ہیں ہم سے عقیل بن احسین نے اسناد مذکورہ کے ذریعہ عطائے عبداللہ بن عباس کے واسطے سے بیان کیا۔ عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۳۳ - فضائل الخمسة جلد (۲)

۲۷۷

نے فرمایا۔

كل حسب ونسب يوم القيامة منقطع الا
حسبي ونسبي۔ ان شئتم اقراوا۔ فاذا نفخ
في الصور فلا انساب بينهم يومئذ
ولا يتساءلون ۳۴

قیامت کے روز تمام حسب نسب ختم ہو جائیں گے۔ سوائے میرے
حسب نسب کے۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ سکتے ہو فاذا
نفخ۔ الخ) آیت کو پڑھ کر دیکھ سکتے ہو۔

۴

اِنِّى جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا اَللّٰهُمَّ هُمْ
الْفَارِزُونَ - المومنون / ۱۱۱ /

ترجمہ :- آج میں نے بسبب اس کے کہ انھوں نے (تمھاری ایذا رسانیوں
پر) صبر کیا تھا انھیں یہ جزا عطا کی ہے کہ وہ بلاشبہ کامیاب ہیں۔
حافظ الحکامی (راکھنی) روایت کرتے ہیں کہ ہمیں عقیل نے (اسناد مذکورہ
کے ذریعہ) عبداللہ بن مسعود سے قول خدا (اِنِّى جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا)
کے بارے میں اس طرح بیان کیا کہ اخذ اندعالم فرماتا ہے کہ میں نے آج علی
بن ابی طالب علیہ السلام و فاطمہ الزہرا اور حسن و حسین صبر کے سبب دنیا میں بندگی
کرنے کی جزا اجتناب کو قرار دیا۔ و نیز انھوں نے بھوک و فقر اور دنیا میں خدا کی جانب
سے ہونے والی (تمام) مصائب پر صبر کیا۔

یہی حضرات کامیاب اور حساب و کتاب سے نجات پائے ہوئے ہیں۔ ۳۵

۳۵ - شواہد التزئیل جلد (۱) ص ۳۸

۲۷۹

۳۴ - شواہد التزئیل جلد (۱) ص ۳۰

۲۷۱

اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ
فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ
كَأَنَّهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ
مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ
يَكَادُ زَيْتُهَا يُضَيُّ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ
نُورًا عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ
وَيَضُوبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيمٌ -

ترجمہ :- اللہ آسمانوں کا اور زمین کا (اپنے نور ہدایت سے) روشن کرنیوالا
ہے اس کے نور (ہدایت) کی مثال کو (یوں سمجھو) جیسے ایک طاق
ہے جس میں ایک چراغ ہے چراغ ایک شیشہ کی قندیل میں بے اور
شیشہ کی قندیل (ایسی صاف ہے) گویا وہ ایک روش ستارہ ہے
(وہ چراغ) زیتون کے مبارک درخت (کے تیل) سے روشن کیا گیا
ہے نہ کہ (کسی آڑکے) پوربت رخ ہے اور نہ پچھم رخ اس کا تیل

سُورَةُ النُّوْرِ

اس میں پانچ آیتیں ہیں۔

- ۱۔ اللہ نور السموات والارض مثل نورہ
کمشکاة فیہا مصباح
۳۵/
- ۲۔ ۲۔ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع (الی)
واللہ یرزق من یشاء بغير حساب / ۳۶-۳۸
- ۵۔ وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا
الصالحات لیستخلفنہم فی الارض / ۵۵

علی بن جعفر: (یکاد نریتمها یصنی) سے کیا مراد ہے۔
امام نے فرمایا: اس کی مثال علم کی طرح ہے جیسا کہ اس کے ذریعہ گفتگو
کی جاتی ہے۔

علی بن جعفر نے کہا: (ولم تَمْسَسْهُ نَارٌ) نور علی نور، اس سے کیا مراد؟
امام نے فرمایا: اس سے مراد امام کے بعد امام کا ہونا ہے
علی بن جعفر: (یهدی الله لنور من يشاء) اس سے کیا مراد ہے
امام نے فرمایا: (یهدی لولا يتنا من يشاء) ۳۶
(الله) جس کو چاہتا ہے ہم (اہل بیت علیہم السلام) کی ولایت کی ہدایت
کرتا ہے۔

۱) اتنا صاف شفاف ہے کہ اگر آگ اسے نہ بھی چھوئے تب بھی ایسا
محسوس ہوتا ہے کہ خود بخود یہ روشن ہو جائے گا (غرض کہ وہ) نور بالآ
نور ہے اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اپنے (اس) نور (ہدایت) کو
بے حجاب کر دیتا ہے اور خدا لوگوں کے (سہولت فہم کے) لئے مثالیں
بیان کرتا ہے اور خدا ہر چیز کا بخوبی جاننے والا ہے۔

علامہ بحرانی نے شافعی فقیہ ابن المغائہ سے کتاب (المناقب) میں
روایت مرفوعہ کے ذریعہ علی بن جعفر سے روایت کی ہے علی بن جعفر کہتے ہیں کہ میں
نے ابوالحسن سے قول خداوندی کے متعلق سوال کیا کہ (کم مشکاة فیہا مصباح
المصباح فی ذجاجة) اس سے کیا مراد ہے

امام نے فرمایا: (المشکاة) سے مراد فاطمہ الزہراء اور (المصباح) سے
مراد حسن و حسین ہیں۔

علی بن جعفر: (الذجاجة) کا نہا کو کبک (دری) سے کیا مراد ہے
امام نے فرمایا: فاطمہ الزہراء۔ عالمین کی عورتوں کے درمیان چمکتے
ہوئے ستارے کی طرح ہیں

علی بن جعفر: (یوقد من شجرة مباركة) سے کیا مراد ہے
امام نے فرمایا: اس سے مراد ابراہیم علیہ السلام ہیں
علی بن جعفر: (الشرقية ولا غربية) سے کیا مراد ہے۔
امام نے فرمایا: نہ تو یہودیت اور نہ بت پرستی۔

۴۲

فِي بُيُوتٍ اٰذَنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرُ فِيْهَا
اَسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ
رَاجَالٌ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ
ذِكْرِ اللّٰهِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتٰءَ الزَّكٰوةَ
يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصٰرُ
لِيُجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ
مِّنْ فَضْلِهِ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ
حِسَابٍ - (النور - ۳۶ - ۳۸)

ترجمہ ۱۔ (یہ چراغ) ان گھروں میں ہے جن کے لئے خدا نے حکم دیا ہے کہ ان کی تعظیم کی جائے اور ان میں اس کا نام لیا جائے ان گھروں میں وہ لوگ صبح و شام اس کی تسبیح کیا کرتے ہیں جن کو خدا کی یاد سے نیز باشرائط نماز پڑھے اور زکوٰۃ دینے سے نہ کسی طرح کی خرید و بارگاہی ہے اور نہ فروخت یہ لوگ اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں (خوف کے مارے) الٹ پلٹ ہو جائیں گی (اور یہ سب کچھ

اس لئے کرتے ہیں) تاکہ خدا انہیں جو بہترین اعمال انہوں نے کئے ہیں ان کی جزا دے اور اپنے فضل و کرم سے ان کو (اپس کے سوا اور کچھ زیادہ دیدے اور خدا جو بے پامنا ہے بے شمار دیدیتا ہے)

حافظ الحکامی (الحنفی) روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ابو الحسن الصیدلانی اور ابو القاسم بن ابی الوفا العدنانی نے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) انس بن مالک اور بریدہ کے واسطے سے حدیث بیان کی یہ دونوں کہتے ہیں کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت - فِی بُیُوتٍ اٰذَنَ اللّٰهُ کی تلاوت فرمائی چنانچہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر سوال کیا یا رسول اللہ (جس کا خدا نے تذکرہ فرمایا ہے) اس سے کون سے گھر ولے مراد ہیں ؟

پیغمبر اسلام - اس سے مراد انبیاء علیہم السلام کے گھر ہیں پھر ابو بکر کھڑے ہو کر بولے - یا رسول اللہ کیا ان گھروں میں علی وفاطہ علیہما السلام کا بھی گھر ہے

پیغمبر اسلام - یقیناً (ان کا یہی گھر ہے) بلکہ ان سے بہتر ہے -

علامہ بحرانی تفسیر مجاہد اور ابو یوسف یعقوب بن سفیان کے واسطے سے ابن عباس سے روایت کرتے ہیں - ابن عباس کہتے ہیں کہ حذیۃ الکلبی جمعہ کے دن شام سے واپس مدینے آئے آتے ہی اس نے دھول بجانا شروع کر دیا تاکہ اپنے آنے کی خبر لوگوں کو دیدے - چنانچہ تمام لوگ - سوائے (علی حسن حسینؑ، فاطمہ و سلمان و ابوذر و مقداد، صہیب) کے حذیۃ الکلبی کی طرف دوڑ پڑے اور

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى
لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي
لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ - (نور/ ۵۵)

ترجمہ:- (اے بنی آدم) تم میں سے جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک اعمال
کئے ہیں ان سے اللہ اس بات کا وعدہ کرتا ہے کہ انہیں ضرور دیناریں
(اپنا خلیفہ قرار دے گا جیسے کہ اس نے ان لوگوں کو جو کہ ان سے پہلے
گذر چکے ہیں اپنا خلیفہ بنایا تھا اور جس دین کو اس نے ان کے لئے پسند
کر لیا ہے اس کو وہ ان کے (فائدہ اخروی) کے لئے قوت دے گا
اور ان کے خوف (دوہراس) کے بعد ان کی دہشت کو امن سے بدل
دے گا یہ صرف میری ہی پرستش کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک
قرار دیں گے اور جو لوگ (ہمارے) اس (وعدہ) کے بعد بھی کفر

پس بغیر اسلام کو خطبہ پڑھتے ہوئے چھوڑ دیا۔ اس پر پیغمبر اسلام نے ارشاد فرمایا۔ یقیناً
اللہ نے جمعہ کے روز میری مسجد کو دیکھا اگر (اس دن) یہ حضرات (علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ
حسینؑ، سلمان و ابوذر، مقداد و صہیب) بیٹھے ہوئے نہ ہوتے تو مدینہ کے رہنے
والوں پر آگ بھڑک اٹھتی اور قوم لوط کی طرح سے (ان پر) بھی پتھروں کی بارش
ہوتی (پھر پیغمبر اسلام نے فرمایا) انہی حضرات کے لئے یہ آیت (سراجاں)
لَا تَلْمِزُهُمْ تَجَاسَرَةً ۖ تَنَزَّلُ ۖ ہوتی ہے
۱۔ اس مقام پر ہم نے تین آیتوں کا تذکرہ کیا ہے حالانکہ سابقہ دو حدیثوں
سے متعلق صرف دو آیتیں ہیں۔ تیسری آیت ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ آیت
سابقہ دو آیتوں کے لئے متتمہ ہے اور یہ آیت بھی انہی حضرات کے لئے نازل ہے
جن کے لئے سابقہ دو آیتیں نازل ہوئی ہیں ۲

(مؤلف)

سُورَةُ الْفُرْقَانِ

اس میں چار آیتیں ہیں

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا

۵۴/

فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصَحْرًا

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا (الِ)

۷۶-۷۴/

حَسَنَتٍ مُّسْتَقَرًّا وَمُقَامًا

پر جے رہے تو وہ یقیناً انتہائی بدکار ہیں۔

حافظ احکام الحکامی (الحنفی) فرات بن ابراہیم کی تفسیر سے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) قاسم بن عوف سے روایت کرتے ہیں۔ قاسم بن عوف کہتا ہے کہ میں نے عبداللہ بن محمد کو کہتے سنا: (وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) (ہی لنا اهل البيت) اللہ تعالیٰ یعنی یہ آیت ہم اہل بیت کے لئے نازل ہوئی ہے۔

د کتاب کے حاشیہ پر ذکر کیا گیا ہے کہ اس روایت میں مذکورہ عبداللہ سے مراد ظاہر امجد حنفیہ کے فرزند عبداللہ ہیں۔

(مؤلف)

۳۸ - شواہد التنزیل جلد (۱) ص ۱۳۳

صلب میں منتقل کیا گیا یہاں تک صلب عبد المطلب میں پہنچ کر دھو حصوں میں تقسیم ہو گیا جس کا ایک حصہ جناب عبد اللہ کی صلب میں رکھا جس سے رسول کریم پیغمبر اسلام کی ولادت اور دوسرے ٹور کے حصے کو جناب ابوطالب کی پشت میں رکھا گیا جس سے علیؑ پیدا ہوئے۔ پھر فاطمہؑ کا عقد علیؑ سے ہوا۔ چنانچہ حسن و حسین علیہما السلام پیدا ہوئے۔

۱

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا - القرآن ۵۴

ترجمہ :- وہی وہ ہے جس نے پانی سے بشر کو پیدا کیا اور اسے خاندان اور سسرال والا بنایا اور تمہارا پروردگار ہر چیز پر بخوبی قدرت رکھنے والا ہے۔

علامہ مظفر حنفی عالم حافظ القندوزی کی کتاب (دینایع المودۃ) سے نقل کرتے ہیں کہ قندوزی نے ابی نعیم الحافظ اور فقیہ شافعی بن مفاذلی سے روایت کی ہے۔ ابونعیم اور ابن مفاذلی دونوں نے سند کے ساتھ سعید بن جبیر کے واسطے سے ابن عباس سے روایت کی۔

ابن عباس کہتے ہیں۔ (آیت هو الذی خلق)۔۔۔۔۔ رَبُّكَ قَدِيرًا

پختن پاک کے لئے نازل ہوئی۔ ابن عباس نے کہا (الماء) سے مراد رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ہے جو خلقت مخلوق سے قبل موجود تھا پھر اسی نور کو صلب آدمؑ میں ودیعت کیا گیا، پھر اس کو ایک صلب سے دوسری

پیغمبر اسلام فرماتے ہیں: میں نے جبریل سے کہا کہ (آیت میں) اِنْزَا (اجنا) سے کیا مراد ہے

جبریل نے جواب دیا۔ یعنی خدیجہ

پیغمبر اسلام نے فرمایا۔ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَا، سے کیا مراد ہے

جبریل۔ فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام) مراد ہیں۔

پیغمبر اسلام (قُرَّةُ اَعْيُنٍ) سے کیا مراد ہے

جبریل۔ احسن و احسن علیہا السلام مراد ہیں

پیغمبر اسلام۔ (وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ اِمَامًا) سے کیا مراد ہے

جبریل۔ علی بن ابی طالب (علیہ السلام) لے

یہاں پر ہم نے تین آیتوں کا ذکر کیا ہے حالانکہ حدیث میں صرف ایک

آیت کا تذکرہ ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ آخری دو آیتیں۔ سابقہ آیت کے لئے

اس طرح ہیں جیسے موضوع کے لئے محمول۔ مبتدا کے لئے خبر۔ اور قیاس میں

توضیح کے لئے نتیجہ۔ ہوتا ہے۔

(مؤلف)

لے۔ شواہد التنزیل جلد (۱) ص ۳۱۶

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا
وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ
اِمَامًا۔ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا
صَبَرُوا وَيُلْقَوْنَ فِيهَا زَوْجًا سَالِمًا
خَالِدِينَ فِيهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا (النحل ۴۲)

ترجمہ:- اور جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تو ہمیں ہماری بیویوں اور

بچوں کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگار لوگوں

کا پیشوا بنا دے یہی لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کرنے کے عوض میں

(جنت کے) بلند و بالا قصر عطا کئے جائیں گے اور ان کو (بہ طرف

سے) بقا و دوام اور سلامتی کی دعائیں دی جائیں گی ان کے اندر

یہ ہمیشہ ہمیشہ مقیم رہیں گے (اور) وہ (جنت) کیا اچھی جگہ ہے قرار اور

کیا اچھی قیام گاہ ہے

حاکم الحکامی (احسنی) فرات سے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) ابی سعید

الخدری سے قول خداوند عالم (هَبْ لَنَا) کی روایت اس طرح کرتے ہیں

۱

اِنْ نَّشَاءُ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً
فَظَلَّتْ اعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ

ترجمہ:- (اگر ہم چاہیں تو) (یہ کر سکتے ہیں کہ) ان پر آسمان سے
کوئی بڑی نشانی نازل کر دیں کہ ان کی گردنیں اس کے سامنے
جھک جائیں۔

حافظ سلیمان القدوزی (المحقق) شافعی فقیہ کی کتاب (فرائد لسمین)
سے روایت نقل کرتے ہیں کہ علی بن موسیٰ الرضا علیہا السلام سے اس طرح روایت
کی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ (ان الرابع من ولدی ابن سیدۃ الامماء
یطهر الله به الارض من کل جور و ظلم) میرا چوتھا فرزند جو کینزوں
کی سردار کا بیٹا ہوگا خداوند عالم اس کے ذریعہ زمین کے ہر ظلم و ستم کو پاک و صاف
کر دے گا۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ (وهو الذي ينادي من السماء
يسمعه جمع اهل الارض الا ان حجة الله قد ظهر عند
بيت الله فاتبعوه فان الحق فيه ومعه)

۲۹۵

سُوْرَةُ الشُّعَرَاءِ

اس میں ایک آیت ہے

۱- اِنْ نَّشَاءُ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ
۲- فَلَكَ بِكُوفٍ فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ

۹۴/

۲۹۴

سُورَةُ النَّمْلِ

اس میں پانچ آیتیں ہیں۔

- ۲۰۱۔ وَمَا أَنْتَ بِمُحَادِّثٍ الْعَنَى عَنْ ضَلَا لَتَهْمِ
(الٰہی) ان الناس كانوا بآيئتنا لايوقنون۔ ۸۱-۸۲
۲۔ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا / ۸۳
۳۔ ۵۔ ۴۔ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا
(الٰہی) هل تجزون الا ما كنتم
تعملون۔ ۸۹-۹۰

اور یہی میرا (چوتھا فرزند) ہے کہ جس کے لئے ایک منادی آسمان سے
نہا کرے گا جس کو تمام ساکنین زمین سنیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ حجت خدا نے کعبہ
کے قریب ظہور کیا ہے پس اس کی اطاعت کرو اس لئے کہ حق اس کی ذات میں
اور اس کے ہمراہ ہے۔

اور اس آیت کریمہ میں خداوند عالم نے (اسی بات کا تذکرہ کیا ہے)
(ان نشاء نازل علیہم من السماء آیت فظلت اعناقہم
لہا خاضعین) ۷۷

اس آیت کی تفسیر کرتے ہیں کہ ابن جریر (طبری) نے حذیفہ بن یمان سے اس طرح روایت کی ہے کہ: پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (دابتہ) کا ذکر کیا تو حذیفہ یمانی نے آنحضرتؐ سے سوال یا رسول اللہؐ یہ (دابتہ) (یعنی جاندار) کہاں سے نکلے گا۔

پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا۔ کہ (دابتہ) اس مسجد سے نکلے گا جو کہ اللہ کے نزدیک بہت زیادہ حرمت والی ہے (یعنی مسجد الحرام) عیسیٰ خانہ مکہ کا طواف کر رہے ہوں گے اور مسلمان بھی ان کے ہمراہ ہوں گے جب کہ (لوگوں) کے نیچے زمین لرز رہی ہوگی اور قذیل بھی حرکت میں ہوگی اور (کوہ) صفا اس مقام سے شش ہوگا جہاں سے سعی کی جاتی ہے۔ اور دابتہ صفا سے نکلے گا۔ سب سے پہلے اس کا سر باہر آئے گا جو کہ بال و پر سے مزین ہوگا کوئی طلب گار اس تک نہیں پہنچ سکے گا اور نہ ہی کوئی فرار کرنے والا اس سے بچ سکے گا اور (دابتہ) مومن و کافر کو علامت کے ذریعہ پہنچوائے گا: مومن کی شناخت اس طرح ہوگی کہ وہ روشن ستارے کی طرح چمک رہا ہوگا اور اس کی پیشانی پر (مومن) لکھا ہوگا اور کافر کی پیشانی پر سیاہ نشان ہوگا جس پر (کافر) لکھا ہوگا۔ ستہ

اس طرح کی ایک دوسری روایت بھی جلال الدین السیوطی ہی نے بیان کی ہے۔ کہتے ہیں کہ ابو نعیم نے وہب بن منبہ سے اس طرح روایت ہے کہ سب سے پہلی نشانی۔ المروم۔ پھر (دجال)۔ تیسری نشانی (یا جوج و ماجوج)

ستہ - الدر المنثور جلد (۵)، ص ۱۱۶

وَمَا أَنْتَ بِمَهْدَى الْعُمَى عَنْ ضَلَالَتِهِمْ إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُونَ وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ۔

ترجمہ :- اور نہ تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے (بٹا کر) راہ (راست) پر لاسکتے ہو تم تو انہیں لوگوں کو (حق کی آواز) سنا سکتے ہو جو ہماری نشانیوں (کی حقانیت) کا یقین رکھتے ہیں اور یہی لوگ ماننے والے بھی ہیں اور جب ان پر (قیامت کے) عذاب کا وعدہ وقوع پذیر ہونے کو ہوگا تو ہم زمین سے ان کے لئے ایک چیلنے والے کو برآمد کریں گے جو ان سے باتیں کرے گا (اور بتلائے گا) کہ فلاں فلاں لوگ ہماری آیتوں کا یقین نہیں رکھتے تھے۔

(فقیر و محدث الشافعی) جلال الدین السیوطی اپنی تفسیر کی کتاب میں

وَيَوْمَ نَخْشَرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا / النمل / ۸۳

ترجمہ :- اور (اس رجعت کے دن کو بھی یاد رکھو) جس دن ہم ہر ہر امت میں سے ایک گروہ کو زندہ کر کے اکٹھا کریں گے۔

جلال الدین السیوطی (شافعی) اپنی تفسیر میں اس آیت کریمہ کی تفسیر اس طرح بیان کرتے ہیں کہ عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم نے آیت کریمہ (وَيَوْمَ نَخْشَرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا) کے بارے میں مجاہد سے روایت کی ہے مجاہد کہتے ہیں کہ فوج سے مراد گروہ ہے۔ ۱۷

بہت زیادہ روایات میں وارد ہوا ہے کہ وَيَوْمَ نَخْشَرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا سے مراد وہ دن ہے کہ جس میں ہمدی آل محمد کا ظہور ہوگا۔ اس لئے کہ اس روز خداوند عالم ظالموں کی ایک جماعت کو محشور کرے گا تاکہ ان سے قیامت سے قبل انتقام لیا جائے۔ لہذا اس سے مراد قیامت کا دن نہیں ہے۔ اس لئے کہ قیامت کے روز خداوند عالم تمام مخلوقات کو جمع کرے گا۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا

چوتھی نشانی (عیسیٰ بن مریم) پانچویں نشانی (الدخان) (دھواں) چھٹی نشانی (الدابة) ایک اور حدیث کی روایت کی گئی ہے۔ دابتہ کہے گا۔

(أَنَا النَّاسُ كَانُوا بَايِلَتَنَا لَا يُوفُونَ) ۱۸

۱۷ یہ تمام ظہور امام مہدی علیہ السلام کی علامات ہیں۔ جس طرح صراحت کے ساتھ وارد ہوئی ہیں۔ اور کچھ احادیث شریفہ ظاہری طور سے وارد ہوئی ہیں اسی طرح مذکورہ دونوں آیتیں مقدمات ظہور امام مہدی کی جانب اشارہ کر رہی ہیں۔

اور دونوں آیتوں میں کلمہ (بَايِلَتَنَا) امام مہدی علیہ السلام اور جو علامات سابقہ اور وابستہ علامات کی جانب اشارہ ہیں اس لئے کہ تنزیلی اور تاویلی اعتبار سے فردا کمل اور اتم ہے۔ ۱۹
(مؤلف)

سُورَةُ الْقَصَصِ

اس میں چھ آیتیں ہیں

- ۱-۲: وَنَزَّلْنَا نَمْرًا عَلَى الَّذِينَ اسْتَظْعَفُوا
فِي الْأَرْضِ (الِ)، وَنَمَكْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ / ۵-۴
۲-۳: وَرَبِّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ
(الِ) مَا تَكُنْ صَدُّورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ / ۴۱-۴۹
۵: تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ
لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ / ۸۳
۶: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا / ۸۴

ہے۔ (و حشرنا ہم فلان نغادر منهم احداً) کے
ترجمہ ۱۔ اور ہم ان سب کو (عرصہ محشر میں) اس طرح جمع کریں گے کہ ان میں سے
کسی ایک کو نہ چھوڑیں گے۔

اور اس مقام پر خداوند عالم فرماتا ہے (

و یوم نحشر من کل امة فوجاً)

یعنی گروہ کو نہ کہ تمام مخلوق کو)

(مؤلف)

۷۷۔ سورة الكهف آیت ۷۷

۲۱

سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؓ و حسینؓ کو دیکھ کر گریہ فرمایا پھر آنحضرتؐ نے فرمایا (انتم المستضعفون بعدی) یعنی تمہیں میرے بعد کمزور کر دیا جائے گا۔

مفضل کہتے ہیں۔ میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کی فرزند رسول اس کے کیا معنی ہیں۔

امام صادقؑ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم میرے بعد آئمہ میں سے ہو۔ بیشک خداوند عالم فرماتا ہے (وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتَضَعْفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ)۔ وَنَمَكِّنْ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيْ فِرْعَوْنَ وَهَارُونَ وَحَبُودَ هَآئِلٍ مِّنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ۔

القصص / ۵-۶

ترجمہ۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ ان لوگوں پر جنہیں (مصر کی) زمین پر کمزور بنا کر دیا گیا (دینی و دنیوی) احسان کریں اور انہیں پیشوا قرار دیں نیز انہیں (سلطنت فرعون کا) وارث (مالک و مختار) بنادیں اور (مصر کی) سرزمین میں انہیں پورا پورا تسلط عطا کر دیں اور فرعون و ہامان ان کے لشکروں کو ان کے ہاتھوں اس (زوال سلطنت) کا نقشہ دکھادیں جس سے یہ لوگ ڈراتے تھے۔

حافظ المحکاتی (احنفی) روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ابو الحسن الفارسی نے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) مفضل بن عمر کے واسطے حدیث بیان کی۔ مفضل بن عمر کہتے ہیں۔ میں نے امام جعفر الصادق کو فرماتے ہوئے

ہم نے بعد والی آیت کو آیت اولی کے لئے بطور تمذہ ذکر کیا ہے۔ جب آئمہ اہل بیتؑ کے بارے میں پہلی آیت جاری و ساری ہے تو دوسری آیت کا عمل بھی اسی طرح کا ہوگا۔

حافظ القندوزی (احنفی) امام حسن عسکری علیہ السلام کی پھوپھی حکیمہ خاتون کی حدیث کی روایت اس طرح کرتے ہیں: جناب حکیمہ فرماتی ہیں جب مہدیؑ کی ولادت کو سات روز ہوئے تو مجھ سے حسن عسکریؑ نے کہا پھوپھی اماں میرے فرزند کے قریب تو آئیے۔ میں قریب گئی۔ تو مہدیؑ نے وہی کیا جو سابق کے آئمہ کرتے آئے تھے۔ حسن عسکریؑ (سے مہدیؑ نے کہا) بیٹا کلام کر دجنا نچہ

۳۳

وَمَا يَخْتَارُ مَا كَانَ
لَهُمُ الْخَيْرَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ
وَمَا يَكُنْ يَكُنْ صُدُّوهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ

(القصص / ۶۸-۶۹)

ترجمہ :- اور تمہارا پروردگار جسے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے
(منصب ہدایت کے لئے) منتخب فرماتا ہے انہیں (اس سلسلہ میں)
کوئی اختیار نہیں (اور) خدا ان چیزوں سے پاک و برتر ہے جنہیں یہ
اس کا شریک قرار دیتے ہیں نیز تمہارا پروردگار ان چیزوں کو بھی
جاننا ہے جن کو ان کے سینے چھپاتے ہیں اور ان کو بھی جن کا یہ (زبان
سے) اظہار کرتے ہیں۔

علامہ بحرانی حافظ محمد بن مومن الشیرازی سے روایت کرتے ہیں۔
محمد بن مومن الشیرازی اپنی کتاب میں اہل سنت کے بزرگ علماء کی کتاب
(التفاسیر الاثنی عشر) کے حوالے سے خداوند عالم کے اس قول کی تفسیر کرتے
ہیں (وَمَا يَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخَيْرَةُ)

۳۰۷

اس نے کلمہ شہادتین جاری کیا اور اپنے آبا و اجداد پر یک بعد دیگرے دو صلوات
پڑھیں۔ اس کے بعد قول خداوند عالم کی تلاوت فرمائی۔

(وَنَسِ يَدُ أَنْ كَسَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتَضَعُوا فِي
الْأَرْضِ) - وَنَجْعَلُهُمْ أُتْرُقًا وَنَجْعَلُهُمُ الْوَارِثِينَ) ۱
علامہ بحرانی (قدس سرہ) اپنی تفسیر البرہان میں اہل سنت کے امام
ابی جعفر بن جریر سے (سند مذکورہ کے ذریعہ) اذا ان کے واسطے سے سلمان
سے روایت کرتے ہیں ۱

سلمان کہتے ہیں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک طویلانی
حدیث بیان فرمائی۔ (ای واللہ الذی اس سلسلہ محمدًا بالحق
مَنْ (یعنی) فی عہد و زماں منی) ومن علی
فاطمۃ والحسن والحسین تسعہ (الی ان قال)
ترجمہ :- اس ذات کی قسم کہ جس نے مجھ محمد کو حق پر بھیجا اس اپنے احسان کیا مجھ پر
علی وفاطر حسن وحسین اور (حسین) کی نوا وادوں پر (یہاں تک)
آپنے اس آیت کی تلاوت فرمائی ۱

ونريد ان ننمى على الذين استضعوا في الارض ونجعلهم
الاثمة ونجعلهم الوارثين. ونمكن لهم في الارض ونرى فرعون
وهامان وجنودهما منهم ما كانوا يحذرون) (المحذوث)

۱ - بیابیع المودہ ص ۲۵۵ - ۲ - تفسیر البرہان جلد (۲) ص ۲۵۶ - ص ۲۵۷

۳۰۶

مَنْ جَاءَ بِالْحُسْنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ
فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ / القصص ۸۴

ترجمہ۔ جو لوگ نیکی کرتے ہیں ان کے لئے اس نیکی (کے مقتضائے) سے کہیں اچھا بدلہ
(طے شدہ) ہے اور جو بدی کرتے ہیں (تو قیامت میں) ایسے لوگوں کو جنہوں
نے (دنیا میں) برے کام کئے اتنا ہی بدلہ دیا جائیگا جتنا وہ کیا کرتے تھے۔

حاکم احکامی (المختفی) روایت کرتے ہیں کہ ہمیں احمد بن عبد اللہ بن احمد نے
(اسناد مذکورہ کے ذریعہ) امام محمد باقرؑ کے واسطے خبر دی کہ جیب ابو عبد اللہ ماجدیؑ امیر المؤمنین
علی بن ابی طالبؑ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا اے عبد اللہ کیا میں تجھے قول خداوند عالم
(مَنْ جَاءَ بِالْحُسْنَةِ - اَلِیْ یَعْمَلُونَ) کے بارے میں خبر دوں

عبد اللہ نے کہا: فرمائیے (میں آپ پر قربان ہو جاؤں)
امیر المؤمنینؑ نے فرمایا۔ (الحسنة حبنا اهل البيت والسيدة
بعضنا) یعنی ہم اہل بیت سے محبت کرنے کا نام (حسنہ) یہی ہے اور ہم سے

دشمنی کر نیکی نام (سئیہ) بدی ہے) پھر حضرت نے اس آیت کی تلاوت فرمائی
مَنْ جَاءَ بِالْحُسْنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا - وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ
عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱) ص ۲۲۵ - ص ۲۲۶

علماء اہل سنت نے اس روایت کو انس بن مالک سے بطور مرفوع بیان کیا ہے۔
انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس
آیت کے متعلق عرض کیا آنحضرتؐ نے فرمایا۔

(اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنَ الطّٰیْنِ کَیْفَ یَشَاءُ وَ یَخْتَارُ)

یعنی یقیناً خداوند عالم نے آدمؑ کوٹی سے خلق فرمایا۔ (چنانچہ) جس طرح چاہے اختیار کرے۔
بیشک خداوند عالم نے مجھے اور میرے اہل بیت کو تمام مخلوقات پر
اختیار کیا اور منتخب کیا چنانچہ مجھے رسول اور علی کو میرا جانشین بنایا پھر خدا فرماتا
ہے۔ مَا كَانَ لِمَعْصُومٍ الْخِیْرَةُ - یعنی (اللہ) نے لوگوں کو یہ اختیار نہیں دیا
ہے کہ وہ خود سے انتخاب کریں۔ لیکن جیسا میں خود چاہتا ہوں اختیار کرتا ہوں۔
لہذا میں اور میرے اہل بیت خدا کی بہترین مخلوق ہیں۔

پھر خدا نے فرمایا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ - یعنی خدا کی ذات پاک و برتر ہے
عَمَّا یُشْرَکُّوْنَ - اس سے مراد کفار مکہ ہیں۔

پھر فرماتا ہے۔ سَبَّحْتَ - اے محمد (تمہارا پروردگار)
یَعْلَمُ مَا تَكُنْ صَدُورُہُمْ - اللہ منافقین کے سینے کے اس نبض
وعداوت کو (نبوی) جانتا ہے جو کہ وہ تم سے اور تمہارے اہل بیت سے
کرتے ہیں۔

وَمَا یَعْلَمُونَ - (اور) خدا اس محبت کو بھی جانتا ہے جو تم سے اور
تمہارے اہل بیت علیہم السلام سے کی جاتی ہے۔ اللہ

۱

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُولَٰئِكَ
يُخَذَّلُونَ مِنْ رَحْمَتِي وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ۔ (النکبت) ۲۳/

ترجمہ ۱۔ اور ایسے لوگ جو خدا کی آیتوں کے اور (خصوصیت کے ساتھ)
اس کے (یعنی میرے ثواب و عقاب کے) سامنے جانے کے منکر ہیں
یہ (قیامت میں) میری رحمت سے مایوس ہونگے اور یہی ہیں جن کے
لئے دردناک عذاب ہے۔

علامہ بخرانی۔ فقیہ حنفی موفق بن احمد الخوارزمی سے (اسناد مذکورہ کے
ساتھ) مالک بن انس (امام المالکی) سے نافع کے واسطے سے ابن عمر سے روایت
کرتے ہیں ابن عمر کہتے ہیں کہ پیغمبر اسلام نے فرمایا۔

«الْأَوَّلُ مَنْ أَبْغَضَ آلَ مُحَمَّدٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
مُكْتَوَّبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ - آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ»

ترجمہ ۱۔ آگاہ ہو جاؤ، جو شخص میری آل محمد سے بغض و دشمنی رکھتا ہوگا۔ قیامت
کے روز اس طرح آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ اللہ کی رحمت سے

سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ

اس میں دو آیتیں ہیں

۱۔ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَائِهِ / ۲۳

۲۔ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ
سُبُلَنَا / ۴۹

مایوس ہے۔

اس روایت کے تحریر کرنے کے بعد علامہ بحرانی فرماتے ہیں کہ موفق بن احمد اہل سنت کے حنفی فرقے سے ہے اور بالک بن انس سے اہل سنت کے چار فرقوں میں سے ایک فرقے کی نسبت دی جاتی ہے۔ اور نافع بن ارزق عمر بن الخطاب کا غلام تھا جو کہ غوارج سے تھا۔ اور ابن عمر (یعنی عبداللہ) نو اصب کے سربراہ اور وہ لوگوں سے تھا کہ جنہوں نے علی بن ابی طالب کی بیعت نہیں کی تھی (علامہ بحرانی حیرت و استعجاب کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ ان کی عجیب روایتوں میں سے ہے اس لئے کہ اس کے راوی تمام کے تمام علی علیہ السلام کے دشمنوں میں سے ہیں۔ ۱۵
۲ یہ نافع بن ارزق وہ ہے جس کے بارے میں جاکم الحکامی نے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) ابی ہارون العیدی سے روایت کی۔ وہ کہتا ہے کہ میں ایک مرتبہ ابن عمر کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا اتنے ہی میں نافع بن ارزق اگر کہنے لگا۔ خدا کی قسم میں علی سے عداوت رکھتا ہوں۔ یہ (سن کر) ابن عمر نے کہا خدا تجھے دشمن رکھے تو ایسے شخص سے دشمنی کرتا ہے جو کہ (ایمان لانے والوں) میں سب سے سابق و دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے۔ ۱۶

اور ابن عمر وہ ہے کہ جس کے بارے میں محدث قمی اس طرح روایت کرتے ہیں کہ جب حجاج نے مکہ میں داخل ہو کر ابن زبیر کو سولی پر چڑھایا تو ابن عمر

۱۳۔ عنایۃ المرام ص ۵۸ ۱۴۔ شواہد التنزیل جلد (۱) ص ۲۰

حجاج کے پاس جا کر کہنے لگا کہ ہاتھ بڑھاتا کہ میں عبدالملک کے لئے تیرے ہاتھ پر بیعت کروں اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔
(من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتة جاہلیة)

یعنی جو شخص اپنے وقت کے امام کی معرفت کے بغیر مر جائے تو اس کی موت جاہلیت (و مگر اہی کی موت ہے۔

حجاج یہ سن کر اپنا پیر ابن عمر کے سامنے بڑھادیا اور کہنے لگا چونکہ میرا ہاتھ کام میں مشغول ہے لہذا میرے پیر سے بیعت کر لے ابن عمر نے کہا آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں۔

حجاج نے کہا اے احمق انسان پہلے تو تو نے علی کی بیعت نہیں کی اور آج کہتا ہے۔

(من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتة جاہلیة)

کیا علیؑ تیرے امام زمانہ نہیں تھے؟ خدا کی قسم تو میرے پاس فرمان رسول کے احترام اور اس کو پورا کرنے نہیں آیا ہے بلکہ اس درخت کے خوف سے آیا ہے جس پر ابن زبیر کو سولی دی گئی ہے ۱۵

۱۵۔ سفینۃ البحار جلد (۲) ص ۱۳۶

سُورَةُ الشُّعَرَاءِ

اس میں تین آیتیں ہیں

- ۲-۱۔ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ / ۵/۴۷
 ۳۔ فَاتِّبَاعُ الْقُرْبَىٰ حَقُّهُ / ۳۸/

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا
 إِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ - النکبوت، ۶۹/

ترجمہ :- اور جو لوگ ہماری راہ میں جہاد کرتے ہیں ہم انہیں ضرور قیامت کے دن (اپنی جنت کے) راستے دکھائیں گے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خدا (کی رضا) ایسے نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔

حافظ الحکامی (الحقی) روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے فرات بن ابراہیم نے (اسناد مذکورہ سے) ابان بن تغلب کے واسطے سے امام محمد باقر ع سے قول خداوندی لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ کی روایت کی: امام ۴ نے فرمایا (نَزَلَتْ فِينَا اهل البيت) ﷺ

یہ آیت ہم اہل بیت علیہم السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۲۱

وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ۖ بَنَصَرَ اللَّهُ

ترجمہ :- اور اس دن ایمان دار لوگ خدا کی مدد سے خوش ہو جائیں گے۔

حافظ سلیمان القندوزی روایت کرتے ہیں کہ ابی غیر کے واسطے سے

قول خداوند عالم تَعَزَّ (وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بَنَصَرَ اللَّهُ) کی روایت

امام صادق علیہ السلام سے کی گئی امام نے فرمایا۔ (عند قیام القاءم یفرح

المؤمنون بنصر الله) یعنی ظہور قائم (المہدی) کے وقت مومنین خدا کی

مدد سے خوش ہو جائیں گے۔ ۱۷

آیت کا استعمال اور اس کی تاویل موجودہ معنی میں ہونا۔ اور آیت کے

اوائل اسلام کے نزول میں کوئی منافات اور حرج نہیں ہے۔ اس لئے کہ قرآن

حکیم کے لئے ظاہر بھی ہے اور باطن بھی تفسیر بھی ہے اور تاویل بھی۔ اور اہلبیت

وہ ہیں جنکے گھروں میں قرآن حکیم کا نزول ہوا لہذا اہل بیت ہی معنی قرآن اور اس کا

مقصد و تاویل و تفسیر اور مصداق کو دوسرے لوگوں سے بہتر جانتے ہیں

(مؤلف)

۱۷ - ینایع المودہ ص ۱۱

۳۱۶

۲

فَاتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ

۳۸ - الروم /

ترجمہ :- (اے رسول) تمہارے جو قرابتدار ہیں تم انہیں ان کا حق دیدو)

حاکم المحکامی (الحقی) روایت کرتے ہیں کہ ہمیں عقیل بن احسین نے (اسناد

مذکورہ کے ذریعہ) ابن عباس سے خبر دی۔ ابن عباس کہتے ہیں جب خداوند عالم

نے آیت (فات ذالقربی حقہ) نازل فرمائی تو پیغمبر اسلام نے فاطمہ علیہا السلام

کو بلا کر فدک عطا کیا (اور پیغمبر اسلام کا یہ عمل) یعنی عطائے فدک قرابتداری

کا صلہ تھا۔ ۱۸

۱۸ - شواہد التنزیل جلد (۱) ص ۲۴۱

۳۱۷

وَلَنذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُونَ الْعَذَابِ
الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ - السجده ۲۱

ترجمہ :- اور ان لوگوں کو (آخرت کے) بڑے عذاب سے پہلے (دنیا کے)
قریب ترین عذاب کا مزہ بھی چکھائیں گے تاکہ یہ (حق کی طرف) پلٹ
آئیں۔

علامہ سید ہاشم بھرائی اپنی تفسیر میں محمد بن الحسن بن فرقد الشیبانی (محقق)
سے روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ امام جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا۔
بان الادنی القحط والجذب والاکبر خروج
القائم المہدی بالسیف فی آخر الزمان۔ ۱۹
ترجمہ :- (عذاب ادنیٰ) سے مراد قحط اور خشک سالی ہے۔ و (عذاب اکبر سے)
مراد قائم المہدی علیہ السلام کا خروج ہے جو کہ آخری زمانے میں تلوار
کے ذریعہ ہوگا۔

۱۹ - تفسیر البرہان جلد (۳) ص ۲۸۸

سُورَةُ السَّجْدَةِ

اس میں تین آیتیں ہیں

- ۱- وَلَنذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى / ۲۱
- ۲- وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اُمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا / ۲۲
- ۳- قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا اِيْمَانُهُمْ / ۲۹

۲

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أُمَّةً يَهْدُونَ يَا مَرْنَالَمَّا
صَبَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ - السجده / ۲۴

ترجمہ :- اور انھیں بنی اسرائیل میں سے (ہم نے) کچھ لوگوں کو جو کہ ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کرتے تھے جو کچھ انھوں نے صبر کیا تھا اور وہ ہماری نشانوں کا یقین رکھتے تھے (لوگوں) کا امام بنادیا۔

حاکم الحافظ السخکانی (الحنفی) روایت کرتے ہیں کہ میں عقیل نے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) ابن عباس کے واسطے قول خدا (وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أُمَّةً يَهْدُونَ) کی خبر دی۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ خداوند عالم نے جناب موسیٰ و ہارون کی وفات کے بعد جناب ہارون کی اولاد سے سات کو امام بنایا۔ اسی طرح علی کی اولاد سے بھی چھ کو امام بنایا۔ (پھر خداوند عالم نے) ہارون کی اولاد سے سات آئمہ کے بعد پانچ آئمہ قرار دے اس طرح خداوند عالم نے انھیں بارہ نقیب قرار دیا اسی طرح علی کی اولاد سے سات آئمہ کے بعد علیؑ اور ان کی پانچ اولاد کو امام قرار دیکر ان کی تعداد بارہ مکمل کر دی۔

نکۃ شواہد التزبیل جلد (۱) ص ۵۵۵

۳۲۰

۳

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا
إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ - السجده / ۲۹

ترجمہ :- تم کہدو کہ اس فیصلے کے دن جن لوگوں نے کفر اختیار کر رکھا ہے ان کو نہ تو ان کا ایمان لانا ہی کچھ نفع دے گا اور نہ ان کو (توبہ ہی کی) مہلت دی جائے گی۔

حافظ سلیمان القندوزی (الحنفی) روایت کرتے ہیں کہ ابن دراج سے روایت کی گئی ہے۔ ابن دراج کہتے ہیں میں نے قول خداوند عالم کے بارے میں

(قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ) امام جعفر الصادق کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا کہ اس آیت میں یوم فتح سے مراد وہ روز ہے کہ جس دن دنیا پر قائم (المہدی) کی کامیابی ہوگی اور اس روز ایمان سے قربت اختیار کرنا کسی کے لئے بھی فائدہ بخش ثابت نہ ہوگا جب تک کہ وہ (اس روز کے) آنے کے قبل سے مومن نہ ہو۔ لیکن جو شخص اس فتح کے روز سے قبل (قائم) کی امامت پر یقین رکھتا ہوگا اور آپ کے خروج

۳۲۱

کا انتظار کر رہا ہوگا تو اس روز (ایسے شخص) کا ایمان اس کو فائدہ دے گا اور نہ ہونے کا عالم اس کی قدر و منزلت میں اضافہ کر دے گا۔

پھر امام جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا۔

(وہذا اجر الموالین لاهل البیت ۴) ۵۱

یہ ہم اہل بیت علیہم السلام کے چاہنے والوں کا اجر ہے۔

سُورَةُ الْحَزْبِ

اس میں دو آیتیں ہیں

۱۔ اِنَّا يَرِيْدُ اللّٰهُ لِيَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسُ

اهل البیت

۲۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتُهٗ يَصْلُوْنَ عَلٰى النَّبِيِّ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

تَسْلِيمًا

۵۱۔ - يَنْسَائِعُ الْوُدَّ ۵۱

اور فیروز آبادی نے طحاوی (الحنفی) سے کتاب (مشکل الآثار) میں جناب ام سلمہ کی سند سے نقل کیا ہے کہ ام سلمہ فرماتی ہیں: یہ آیت اہل بیت، علی و فاطمہ حسن و احسن علیہم السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اسی طرح (ابی داؤد الطیالسی نے اپنی مسند میں انس کے واسطے سے پیغمبر اسلام سے سند دی ہے کہ پیغمبر اسلام نماز صبح سے قبل فاطمہ کے دروازے پر جا کر فرماتے تھے۔

(الصلوة یا اهل البيت - انما يريد الله ليذہب عنكم

الرجس اهل البيت ويطهرکم تطهیراً ۲۳

اور مسند امام احمد بن حنبل میں (سند مذکورہ کے ساتھ) ام سلمہ سے روایت کی گئی ہے کہ ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ سے فرمایا کہ (اے فاطمہ) میرے پاس اپنے شوہر اور بیٹوں کو لیکر آؤ پس فاطمہ، (علی حسن حسین علیہم السلام کو لیکر آئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر اپنی پاک پانیزہ رد اقبال کر فرمایا۔ ۲۴

(اللهم ان هؤلاء آل محمد فاجعل صلواتك وبركاتك

على محمد وعلى آل محمد انك حميد مجيد)

پروردگار یہی آل محمد ہیں پس تو محمد و آل محمد پر اپنی صلوات اور برکتیں قرار دے

۲۳ - فضائل خمسہ جلد (۲) ص ۲۱۹

۱

انما يريد الله ليذہب عنكم الرجس اهل
البيت ويطهرکم تطهیراً - الاحزاب / ۳۳

ترجمہ:- اے پیغمبر کے اہل بیت! خدا سوائے اس کے اور کچھ نہیں چاہتا کہ تم سے ہر طرح کے رجس کو دور رکھے اور تمہیں جو پاک رکھنے کا حق ہے اس طرح پاک رکھے۔

مذہب اہل سنت کے محدثین و مومنین اور مفسرین نے اس بات پر اجماع و اتفاق کیا ہے کہ اہل بیت سے مراد (محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام) بلا ذریعہ روایت کرتا ہے کہ مجھ سے ابوصالح القرام نے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ اپنی کتاب میں) انس بن مالک کے واسطے سے حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر اسلام چھ ماہ تک فاطمہ کے گھر پر جاتے رہے۔ جب کہ آپ نماز صبح کے لئے جاتے تھے تو (در فاطمہ علیہا السلام) پر فرماتے تھے (الصلوة اهل البيت) " انما يريد الله ليذہب عنكم الرجس اهل البيت ويطهرکم تطهیراً " ۲۴

۲۴ - الانساب الاشراف جلد ۲ ص ۱۰۴

اس لئے کہ توفیق حمد و بزرگی ہے۔ ۲۴

اور مستندک اصحیحین میں جیسا کہ علامہ فیروز آبادی نے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ عامر بن سعید، سعید بن ابی وقاص کے ذریعہ بیان کیا ہے۔ سعد بن ابی وقاص کہتا ہے کہ۔ میں نے علی کے بارے میں سب و شتم کرنا اس وقت سے ترک کر دیا جب کہ مجھے وہ منظر یاد آیا کہ پیغمبر اسلام پر وحی نازل ہوئی اور آنحضرت نے علی اور ان کے دونوں فرزندوں وفاطہ و فاطمہ علیہم السلام) کو اپنی ردائیں داخل کیا اور فرمایا۔

سَدِّ اِنَّ هُوَ لَآءِ اَهْلُ بَيْتِي

پروردگار یہی میرے اہل بیت ہیں

فقیر الشافعی جلال الدین بن ابی بکر السیوطی اپنی تفسیر میں سعد کی طرف سند دیتے ہوئے روایت کرتے ہیں۔ سعد کہتا ہے کہ (جب) پیغمبر اسلام پر وحی نازل ہوئی تو آپ نے علی وفاطہ اور فاطمہ کے دونوں بیٹوں کو ردائے نیچے داخل کیا پھر فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ هُوَ لَآءِ اَهْلٍ وَّ اَهْلٍ بَيْتِي ۝ پروردگار یہی میرے اہل اور اہلیت ہیں۔ علامہ فیروز آبادی تیشی سے کتاب (مجمع الزوائد) میں وائل بن الاصبغ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ۔ میں علی کو تلاش کرتے ہوئے نکلا مجھ سے کہا گیا کہ (علی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں موجود ہیں چنانچہ جب میں

۲۴ - مسند احمد بن حنبل جلد (۴۷) ص ۱۰

۲۵ - تفسیر در الثور سورة الاحزاب آیت تطہیر

وہاں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ علی وفاطہ حسن و حسین علیہم السلام رسول اللہ کے حجرے میں موجود ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کو اپنی ردائیں اٹھائے ہوئے ہیں اور فرماتے ہیں۔ (اَللّٰهُمَّ اَنْتَ جَعَلْتَ صَلَواتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَمَغْفِرَتَكَ وَرَحْمَتَكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ۔ ۲۶ پروردگار تو نے اپنی برکت و رحمتیں و مغفرت و رحمتوں کو مجھ پر اور ان سب پر قرار دیا ہے۔ ۲۶)

معاصر مفسر (محمد عروۃ دروزۃ) اپنی کتاب میں (التفسیر الحدیث) جس میں انھوں نے سوروں کو نزول کی ترتیب کے ساتھ مرتب کیا ہے فرماتے ہیں کہ یہی وہ آیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اهل البیت ویطہرکم تطہیراً ہے جس کے بارے میں مسلم اور ترمذی نے ام سلمہ سے روایت کی ہے یہ آیت ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی۔ ام سلمہ فرماتی ہیں کہ جب آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی وفاطہ و حسن و حسین کو بلایا اور ان سب کو اپنی چادر اڑھا دی اس وقت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے پھر پیغمبر اسلام نے فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ هُوَ لَآءِ اَهْلٍ بَيْتِي فاذهب عنهم الرجس و طہرهم تطہیراً) پروردگار یہی میرے اہل بیت ہیں ان سے ہر طرح کی کثافت کو دور دور رکھ اور پاک رکھنے کی طرح پاک رکھ)

۲۶ فضائل النعمہ جلد (۲)

نقص و ایراد کے ساتھ بہت زیادہ اسناد کے حوالے سے بہت سے راویوں نے بیان کیا ہے۔ چنانچہ ہم (تفصیل کے خواہش مند حضرات کے لئے) ان مقامات کی کجانب اشارہ کر رہے ہیں جس کو انھوں نے اپنی کتب میں ذکر کیا ہے۔

- ۱- ۱۔ فخر الدین الرازی اپنی تفسیر میں ۳۲
 - ۲- ۲۔ نیشاپوری اپنی تفسیر میں ۳۳
 - ۳- ۳۔ مسلم اپنی صحیح میں ۳۴
 - ۴- ۴۔ الامام الطبری ۳۵
 - ۵- ۵۔ البہیقی اپنی کتاب سنن میں ۳۶
 - ۶- ۶۔ احمد بن محمد الدین الطبری (الشافعی) اپنی کتاب ریاض میں ۳۷
 - ۷- ۷۔ اور ذخائر میں ۳۸
 - ۸- ۸۔ احکام اپنی مستدرک میں ۳۹
 - ۹- ۹۔ مورخ الکبیر ابن الاثیر (الشافعی) اسد الغابہ میں ۴۰
 - ۱۰- ۱۰۔ ابن حجر البیہقی (الشافعی) اپنی کتاب مجمع میں ۴۱
- اور بہت سے بزرگ رواۃ و مفسرین نے اسی حقیقت کو بیان کیا ہے۔

ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ کیا میں بھی اہل بیت کے ساتھ ہوں؟ پیغمبر اسلام نے فرمایا۔ اَنْتِ عَلٰی مَكَائِثٍ وَاَنْتِ اِلَى الْخِيَلِ ۱۹ (اے ام سلمہ) تم اپنی جگہ پر ہو اور تم تو خیر پر قائم ہو۔

علامہ مراغی احمد مصطفیٰ (شریعت اسلامیہ و لغت العربیہ) مصر کے دارالعلوم کے استاد اپنی تفسیر میں ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ پیغمبر اسلام مسلسل ہر روز نواۃ تک ہر ناکہ وقت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے دروازے پر آکر فرماتے تھے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اهل البیت ویطہرکم تطہیراً۔ الصلوۃ یرحمکم اللہ۔ کل یوم خمس مرات۔ ۲۰

فقیر الشافعی الشیخ الامام الخطیب الشربینی اپنی تفسیر (السراج المنیر) میں ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں آیت۔ (انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اهل البیت ویطہرکم تطہیراً) میرے گھر میں نازل ہوئی رسول اللہ نے فاطمہ علیٰ حسن و حسین کے بارے میں پیغام بھیجا اور ارشاد فرمایا (ہولاء اهل بیتی) ۲۱

مذکورہ رواۃ کے علاوہ اسی چیز کو معنی اور نتیجہ کے اتحاد کے ساتھ بغیر کسی

۲۹- التفسیر الاحمدیہ جلد (۸) ص ۲۶۱ - تفسیر الرازی جلد (۲۲) ص ۸

۳۰- تفسیر سراج المنیر جلد (۳) ص ۲۴۵

۳۲ تفسیر فخر الرازی جلد (۶) ص ۴۸۳

۳۳ تفسیر النیشاپوری سورہ احزاب کی تفسیر میں

۳۴ صحیح مسلم جلد (۲) ص ۳۳۱

۳۵ تفسیر جامع البیان جلد (۲۲) ص ۵

۳۶ سنن البہیقی جلد (۲) ص ۱۵

۳۷ ریاض النضرہ جلد (۲) ص ۱۸۱ (ذخائر البقی ص ۲۲)

باقی ص ۴

علی ابراہیم و آل ابراہیم انک حمیدٌ محیدٌ و بارک
علی محمد و آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و آل
ابراہیم انک حمیدٌ محیدٌ۔ ۵۲

اور بالکل اسی طرح علامہ مراغی نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے۔ ۵۳
اور علامہ فیضان آبادی نے بخاری کی کتاب (الادب المفرد) سے رسول اللہ کی
طرف سند دیتے ہوئے اس طرح روایت کی ہے۔ پیغمبر اسلام فرماتے ہیں جو شخص
(درود) اس طرح پڑھے گا۔

(اللهم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی
ابراہیم و علی آل ابراہیم و بارک علی محمد و علی
آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم
ترحم علی محمد و علی آل محمد کما ترحمت علی
ابراہیم و علی آل ابراہیم

تو میں قیامت کے روز اس کے کلمہ شہادت کی گواہی دوں گا اور شفاعت
بھی کروں گا۔ ۵۴

۵۲ - غایۃ المرام ص ۳۱۱

۵۳ - تفسیر المراغی جلد (۲۲) ص ۳۴

۵۴ - فضائل الخمسة جلد (۲)

ان الله وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا/ الاحزاب ۵۶

ترجمہ:- یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے رہتے ہیں اے ایمان
لانے والو تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور (انہیں) جو سلام کرنے کا حق
ہے اس طرح سلام کیا کرو۔

علامہ بحرانی ثعلبی سے اس آیت کی تفسیر کی (سند مذکورہ کے ذریعہ) کعب
بن عجرہ سے اس طرح روایت کرتے ہیں کہ

کعب رسول اللہ پر آیت (ان الله وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ)
نازل ہوئی تو ہم نے رسول اللہ سے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے آپ پر سلام بھیجنے کا
طریقہ تو سیکھ لیا۔ لیکن یہ بیان فرمائیں کہ آپ پر درود کس طرح بھیجی جائے پیغمبر اسلام
نے فرمایا اس طرح کہو۔ اللهم صل علی محمد و آل محمد کما صلیت

بقیہ ص۔

۳۸ - مشکل الآثار جلد (۱) ص ۳۳۵

۵۵ - اسد الغابہ فی معرفت الصحابہ جلد (۵) ص ۵۲۱

۳۹ - المستدرک علی الصحیحین جلد (۲) ص ۴۱۶

۵۶ - مجمع الزوائد جلد (۹) ص ۱۶۹

فرایا حیف ہے تم لوگوں پر کیا تم خداوند عالم کا فرمان نہیں پڑھتے۔

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا

قَرْيَ ظَاهِرَةً، فَنَحْنُ وَاللَّهُ - الْقَرْيَةُ الَّتِي بَارَكَ

اللَّهُ فِيهَا - وَانْتُمُ الْقَرْيَةُ الظَّاهِرَةُ - ۳۹

عطا کی قسم ہم ہی وہ بستیاں ہیں جس کو خداوند عالم نے مبارک
قرار دیا۔ اور تم ظاہری بستیاں ہو۔

۱

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي بَارَكْنَا

فِيهَا قَرْيَ ظَاهِرَةً وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ

سَيْرُهَا فِيهَا لِيَأْتِيَ وَإِيَّا مَا أَمِينُ - سبا / ۱۸

ترجمہ:- اور ہم نے ان کے اور (شام کی) ان بستیوں کے درمیان (سربزو

شادابی کی) برکت عطا کی تھی کچھ اور بستیاں بھی آباد کر رکھی تھیں جو

اس طرح باہم قریب قریب واقع تھیں کہ ایک بستی سے دوسری بستی

دکھائی دیتی تھیں اور ان کے درمیان چلنے کا ایک خاص اندازہ رکھا

تھا (تاکہ) تم راستوں اور دونوں میں (جس وقت چاہو) ان میں بے غور

وخطر چلو۔

حافظ سلیمان القدوزی (المختل) آیت وجعلنا بينهم وبين القرى

الخ کے بارے میں محمد بن صالح الہمدانی سے روایت کرتے ہیں۔ میں نے صاحب

الزباں علیہ السلام کے پاس لکھا کہ میرے اہل خانہ اس حدیث کے سبب جو کہ آپ

کے آباء و اجداد سے روایت ہو کر آئی ہے مجھے اذیت دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ

ہماری قوم خدا کی شری ترین مخلوق ہے۔ امام مہدی علیہ السلام نے جواب میں

۳۹ - بينا بيع الموده ص ۱۱

فائدہ ہو) (بلکہ تم) اجرت مودت کے ذریعہ ہدایت حاصل کرو گے اور اجر مودت ہی کے (ذریعہ نیک اعمال کرنے کے لئے) (امادہ رہو گے اور اجر مودت ہی کی وجہ سے قیامت کے روز عذاب سے نجات پاؤ گے۔ نہ)

۲

قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ إِنْ أَجَبْتُمْ
إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ / سبا / ۴۷

ترجمہ ۱۔ (اور یہ بھی) کہہ دو کہ میں نے تم سے (تبلیغ رسالت کی) جو کچھ اجرت مانگی وہ تو تمہارے (فائدے) کیلئے ہے میری اجرت تو بس خدا کے ذمہ ہے اور وہ (اللہ) ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

حافظ القندوزی (الحقیقی) قول خداوند عالم۔ (قل ما سألکم من اجر فھو لکم) کے بارے میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے امام علیہ السلام نے فرمایا۔ جو شخص بھی آل محمد کے اوصیاء کی ولایت کا (اقرار) اور ان کے اعمال کی پیروی کرے گا۔ تو اس کا یہ عمل۔ انبیاء و مومنین سابقہ کی ولایت میں زیادتی کا سبب ہو گا یہاں تک کہ ان کی ولایت کا سلسلہ جنتِ آدم علیہ السلام سے مل جائے گا۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا کہ خداوند عالم فرماتا ہے۔ (قل ما سألکم من اجر فھو لکم)

یعنی وہ اجر مودت رسالت جس کے علاوہ میں نے کسی چیز کا سوال نہیں کیا وہ تو تمہارے ہی لئے ہے (یعنی ایسا اجر نہیں ہے جس سے مجھے

نہ۔ ینا بیع المودہ ص ۹۸

کے درمیان جن کی یہ خواہش رکھتے تھے (موت کو) حاصل کر دیا گیا جیسے کہ
ان سے پہلے ان کے ہم مشربوں کے ساتھ گیا تھا (کیونکہ یہ سب پریشان
کن شک میں مبتلا تھے۔

حافظ القندوزی (اکھفی) قول خداوند عالم۔ (و لو تری اذ فرعوا

فلا فوت واخذوا من مکان قریب) الی آخر السورۃ کے بارے
میں حارث کے واسطے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں حضرت
علیؑ نے فرمایا۔ ہمارے قائم کے ظہور سے قبل سفیانی خروج کرے گا جس کے اقتدار
کی مدت عورت کے حمل کی مدت۔ یعنی نو ماہ ہوگی۔ اور سفیانی کا لشکر مدینہ آئے گا
یہاں تک کہ جب مقام (البیدا) پر ختم ہوگا تو خداوند عالم اس میں آگ بھڑکا دیگا۔

اور فقیہ (شافعی) سیوطی اپنی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ ابن جریر

اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے قول خداوند عالم (و لو تری

اذ فرعوا فلا فوت واخذوا من مکان قریب) کی تفسیر اس طرح بیان

کی ہے۔ ابن عباس کہتے ہیں اس سے مراد سفیانی کا لشکر ہے۔

راوی نے سوال کیا کہ۔ ان (لوگوں کو کہاں سے پکڑا جائے گا۔

ابن عباس نے کہا۔ ان کے قدموں کے نیچے سے۔ ۵۲

۱۵۱ - مینا بیع المودة ص ۱۵۲

۱۵۲ - الدر المنثور جلد (۵) ص ۲۷۰

و لو تری اذ فرعوا فلا فوت واخذوا من
مکان قریب ہ وقالوا امنا بہ و انی لہم
التناؤش من مکان بعید ہ وقد کفرؤا
بہ من قبل ویقذون بالغیب من مکان
بعید ہ وحیل بینکم و بین ما یشتہون کما
فعل بأشیاء عہم من قبل انہم کانوا فی
شک مریب۔

سبا/ ۵۱-۵۲

ترجمہ۔ اور (اے رسول) کاش تم (اس وقت کا منظر) دیکھتے جب یہ (کافر)

گھبرائے ہوئے پھر رہے ہوں گے اور ان کے (عذاب سے) بچ نکلنے

کا کوئی امکان نہ ہوگا اور انہیں پاس کے پاس ہی سے گرفتار کر لیا

جائے گا اور وہ (وقت گرفتاری) یہ کہہ رہے ہوں گے کہ ہم اس (دین اسلام)

پر ایمان لاتے ہیں مگر اتنے دور دراز مقام پر ایمان کا ان کے ہاتھ آنا

کہاں سے ممکن ہے جب کہ پہلے یہ (انکار کرتے اور (اس کے بارے میں)

اٹکل بچہ بانیں دور ہی دور سے ہانکا کرتے تھے اور ان کے اور ان چیزوں

سُؤَالُ الصَّافَاتِ

اس میں دو آیتیں ہیں۔

۲۴/

وَقِفُّهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ

۱۳/

سَلَامٌ عَلَىٰ آلِ بَنِي سَالِمٍ

۱ ابن عباس کا لشکر سفیانی کے بارے میں یہ کہنا کہ ان کو قدموں کے نیچے سے پکڑا جائے گا یہ اس روایت کے علاوہ ہے کہ جس کو حافظ القندوزی نے بیان کیا ہے کہ سفیانی کے لشکر میں خداوند عالم آگ لگا دے گا،

(مؤلف)

جاننا چاہیے کہ سیوطی نے امام ہمدی علیہ السلام کے ظہور سے قبل سفیانی کے خروج اور اس کے لشکر کی صحرائیں آگ کے سبب ہلاکت کے بارے میں متعدد روایات نقل کی ہیں۔ اور یہ بات امام ہمدی علیہ السلام کے معجزات میں سے ہے اختصار کا لحاظ کرتے ہوئے اس مقام پر ہم نے صرف ایک روایت کو ذکر کیا ہے۔

۱

وَقِفُّهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ الصافات/ ۲۴۰

ترجمہ ۱۔ ان کو روکوان سے (کچھ) دریافت کیا جائے گا

علامہ بحرانی ابی بکر الشیرازی کی کتاب سے معاویۃ الغریہ و اعمش و مسلم البطین و سعید بن جبیر کے واسطے سے ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ۔ قیامت کے روز خداوند عالم مالکان (جہنم) کو حکم فرمائے گا کہ جہنم کے ساتوں طبقوں میں آگ روشن کریں۔ اور رضوان کو حکم فرمائے گا کہ جنت کے آٹھوں طبقوں کی سجاوٹ کریں۔ اور میکائیل کو جہنم پر پل بنانے کا حکم دیگا اور جبریل کو حکم کرے گا کہ عرش کے نیچے عدل (انصاف) کی میزان نصب کریں اور آواز دے گا اے محمد اپنی امت کو حساب کے لئے قریب کر دو۔

پھر خداوند عالم صراط پر سات پل بنانے کا حکم کرے گا جن میں سے ہر پل کی لمبائی سترہ ہزار فرسخ ہوگی۔ اور ہر پل کے اوپر ستر ہزار فرشتے کھڑے ہونگے جو کہ اس امت کے مرد اور عورتوں سے سوال کر رہے ہوں گے۔

پہلے پل پر ملائکہ ولایت امیر المؤمنین (علی بن ابی طالب علیہ السلام)

اور اہل بیت محمد کی محبت کا سوال کریں گے پس جو بھی ان سوالوں کے جوابات دیگا

تو پہلے پل سے بجلی کی طرح گزر جائے گا اور جو شخص اپنے نبی کے اہل بیت کو دوست نہ رکھتا ہوگا تو وہ (پل) اسے جہنم کے گڑھے میں گر جائے گا اگرچہ اس کے ہمراہ خشکی پر عمل کرنے والوں کے اعمال کا ستر گنا عمل ہی کیوں نہ ہو۔

اور دوسرے پل پر ملائکہ نماز کے بارے میں سوال کریں گے۔

اور تیسرے پل پر زکوٰۃ کے بارے میں سوال کریں گے

اور چوتھے پل پر روزے کے بارے میں سوال کریں گے

اور پانچویں پل پر حج کے بارے میں سوال کریں گے

اور چھٹے پل پر جہاد کے بارے میں

اور ساتویں پل عدل کے بارے میں سوال کریں گے

پس جو شخص ان اشیاء کو بجالائے گا وہ پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائیگا

اور جو شخص ان چیزوں کو نہ بجالایا ہوگا۔ اس پر عذاب ہوگا اور اسی چیز کو خدا

وند عالم فرماتا ہے (وَقِفُّهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ) یعنی (اے) ملائکہ ان لوگوں

کو پہلے پل پر روکو اور پس ان سے) علی کی ولایت اور محبت اہل بیت علیہ السلام

کے بارے میں سوال کرو۔ ۵۳

۵۳۔ غایۃ المرام ص ۳۸۲

سَلَامٌ عَلَى آلِ يَاسِينَ - الصافات / ۱۳۰

ترجمہ :- آل یسین پر (ہمارا) سلام (نازل) ہو

علامہ بحرانی ابی نعیم الاصفہانی سے ائمش کی طرف نسبت دیتے ہوئے

مجاہد سے قول خداوند عالم (سلام علی آل یاسین) کے بارے

میں ابن عباس سے روایت کرتے ہیں ابن عباس فرماتے ہیں (الیاسین) سے

مراد آل محمد (علیہم السلام) ہیں۔ ۵۷

[۱] آل ہمزہ کے کسوف کے ساتھ۔ آل۔ ہمزہ کے مد کے ساتھ یا ایک لغت

ہے۔ اور ان دونوں کا ایک ہی معنی ہے۔ یہ (آل) تعریف اور عہدی نہیں ہے

اس لئے کہ (آل) تعریفی اور عہدی میں ہمزہ وصل ہوتا ہے اور اس مقام پر

ہمزہ قطعی ہوتا ہے جس کا تلفظ ادا کرنا ضروری ہے اگرچہ درمیان کلام ہی میں

کیوں نہ ہو۔ ۵۸

(مؤلف)

۵۷۔ غایۃ المرام ص ۳۸۲

سُوْرَةُ (ص)

اس میں چار آیتیں ہیں

۱۔ ۳۔ قال رب فانظرني (الی) الی یوم الوقت

المعلوم / ۷۹ - ۸۱

ولتعلمن نبأه بعد حين / ۸۸

۱

قَالَ سَرَبٌ فَانْظُرْنِي إِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ ه
قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ
الْمَعْلُومِ - (ص) ۷۹-۸۱

ترجمہ :- شیطان نے کہا کہ اے میرے پالنے والے تو مجھے اس دن تک کی
مہلت دیدے جس دن لوگ (دوبارہ حساب کتاب کے لئے) زندہ کر
اٹھائے جائیں گے (اس پر اس کے پالنے والے نے) کہا کہ (قیامت
تک کی تو نہیں) تجھے ایک معین وقت کے دن تک مہلت دی جاتی
ہے۔

حافظ القندوزی (محقق) وہب بن جمع سے روایت کرتے ہیں وہب بن
جمع کہتا ہے میں نے امام جعفر الصادق علیہ السلام سے قول خداوندی (قال سرب
فانظرني الى يوم يبعثون قال فانك من المنظرين الى يوم الوقت
المعلوم) کے بارے میں سوال کیا کہ (وقت المعلوم) سے مراد کون سا دن ہے
امام علیہ السلام نے فرمایا اے وہب اس سے مراد وہ دن ہے کہ جس میں ہمارے
مہدی القائم کے ظہور کے بعد فرزند رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) شہید کیا جائیگا

۵۰۹ - بیابیع المودہ ص

۳۴۶

۱۔ قرآن حکیم میں موجودہ تین آیتیں بالکل اسی طرح دو مقام پر وائز ہوئی ہیں
(۱- سورۃ ص) (۲- سورۃ الحج) (آیت ۳۶-۳۸) ہم نے ان آیات کو دونوں
مقامات پر ذکر کیا ہے اور بعض اہم چیزوں کا تذکرہ سورۃ الحج سے متعلق (۳۶-۳۸ تا- ۳۸)
آیات میں کرچکے ہیں لہذا اس کی طرف مراجعہ کیا جاسکتا ہے،

(مؤلف)

۳۴۷

وَلَتَعْلَمَنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ - ۱۸۸

ترجمہ۔ اور تم (اس کی سچائی) کا حال کچھ تھوڑے عرصہ بعد یقیناً جان لو گے۔

مافظ القندوزی (المخفی) روایت کرتے ہیں کہ عاصم بن حمید کے ذریعہ امام محمد باقر سے روایت کی گئی ہے۔

امامؑ نے فرمایا (وَلَتَعْلَمَنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ) سے مراد یہ ہے کہ تم لوگ کچھ عرصہ میں قائم المہدی کے خروج کی خبر جان لو گے۔ ۱۷
اس مقام پر امام علیہ السلام کا اس طرح آیت کا معنی بتلانا یہ تاویل اور باطنی اعتبار سے ہے اس لئے کہ ظاہری اعتبار سے ضمیر کا مرجع آیت سابقہ (ان هو الاذکر للعالمین) میں ذکر کی طرف راجع ہے۔

اور احتمال ہے کہ امامؑ کی تاویل ذکر ہو۔ اگر ایسا ہوا تو ضمیر کا مرجع اپنی حالت پر باقی رہے گا۔ اس لئے کہ اہلبیت (قرآن) کے بارے میں بہتر جانتے ہیں۔ ۱۸
(مؤلف)

۱۷۔۔۔ بیابیع المودہ ص ۵۱۲

سُورَةُ الزُّمَرِ

اس میں چار آیتیں ہیں

۱۔۔۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ

وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ - ۹/

۲۔۔۔ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَبَ

بِالْصِّدْقِ

۳۲/

۳۔۔۔ اَنْ تَقُولَ نَفْسٌ لِّحَسْرِ عَلَى مَا فَرَطْتُ

فِي جَنْبِ اللَّهِ

۵۶/

۴۔۔۔ وَاشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورٍ رَبَّهَا - ۵۹/

۱

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولَؤُلَا الْبَابِ / زمرايت / ۹

ترجمہ:- (اے رسول) تم کہہ دو کہ مجھ کو علم والے اور جہل والے برابر ہو سکتے ہیں (ہرگز نہیں) اس بات کو تو وہی لوگ جانتے ہیں جو عقل رکھنے والے ہیں حافظ عبید اللہ الحکامی (الحنفی) روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ابو بکر الحارثی نے (انس) مذکورہ کے ذریعہ جابر کے واسطے سے امام محمد باقر سے قول خدا - (قل هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون) کے بارے میں خبر دی امام نے فرمایا (الذين يعلمون) سے مراد ہم لوگ ہیں (یعنی ہم اہل بیت صاحبان علم ہیں) اور (الذين لا يعلمون) سے مراد ہمارے دشمن ہیں (یعنی ہمارے دشمن جاہل ہیں اور) (انس) یَتَذَكَّرُ (الاباب) سے مراد ہمارے شیعہ ہیں (یعنی ہمارے شیعہ صاحب عقل ہیں)۔

۳ - شواہد الترتیل جلد (۲) ص ۱۱۶

۳۵۰

۲

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَّبَ بِالْحَقِّ إِذْ جَاءَهُ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ - الزمر / ۳۲

ترجمہ:- پس اس شخص سے بڑھ کر کون بے انصاف ہو گا جو خدا پر جھوٹ (بہتان) باندھے اور جب سچی بات اس کے پاس آئے تو اسے جھٹلاتے ایسے کافروں کا قیامت کے دن جہنم میں ٹھکانا ہو گا۔

علامہ السید ہاشم البحرانی اپنی مختصر کتاب جس میں انھوں نے خود کتاب کے اوائل میں ذکر کیا ہے کہ (یہ میری مختصر کتاب) (امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام) کے فضائل کا ایک حصہ ہے جس کو میں نے اہل سنت کی کتابوں سے نقل کیا ہے روایت کرتے ہیں کہ مناقب احمد بن موسیٰ بن مردویہ سے قول خداوند عالم (فمن اظلم ممن کذب علی اللہ وکذب بالصدق اذ جاءه) کے بارے میں اس طرح روایت کرتے ہیں۔

امیر المومنین نے فرمایا - (الصدق ولا يتنا اهل البيت) سے

صدق سے مراد ہم (اہل بیت) کی ولایت ہے۔

۴ - کتاب مذکورہ کے صفحہ ۱۰۹ پر ملاحظہ ہو۔

۳۵۱

۳

أَنْ تَقُولَ نَفْسُ يَحْسَرُنِي عَلَى مَا فَرَطْتُ فِي حَنْبِ

اللَّهِ وَأَنْ كُنْتُ لِمَنْ السَّاحِرِينَ - الزمر - ۵۶

ترجمہ:- کوئی شخص (کل قیامت کے دن) یہ کہے کہ میں نے خدا کی اطاعت کرنے میں جو کوتاہی کی اس پر (مجھے) بڑی ندامت ہے اور میں بلاشبہ دنیا میں اس کی تسلیات کا مذاق اڑانے والوں میں سے تھا۔

ما قظ سلیمان القدوزی (محقق) روایت کرتے ہیں کہ اعلیٰ بن سعید کے ذریعہ۔ آیت (أَنْ تَقُولَ نَفْسُ يَحْسَرُنِي عَلَى مَا فَرَطْتُ فِي حَنْبِ اللَّهِ) کی تفسیر امام موسیٰ کاظمؑ سے کی گئی

امام نے فرمایا۔ آیت میں جنب اللہ سے مراد امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؑ ہیں اور اسی طرح ان کے بعد اوصیاء میں سے جو کہ بلند مقامات پر ہوں گے یہاں تک کہ یہ (وصایت) کا سلسلہ ان کے آخری مہدی (القائم) پر ختم ہوگا۔ ۵۷

د خداوند عالم جسم و جسمائیت سے برابر ہے کہ اس کیلئے ہاتھ و پیر و آنکھ و پہلو وغیرہ نہ ہوں۔ البتہ اس طرح کے الفاظ جو قرآن و حدیث میں وارد ہوئے ہیں اس سے مراد غرض اور ہدف ہے۔ جیسا کہ علم کلام میں ثابت ہو چکا ہے۔ (مؤلف)

۵۷ - بیابح المودعہ ۲۹۵

۳۵۲

۴

وَأَشْرَقَتِ الْأَمْشَرُضُ بَنُوسَ سَرَبَهَا / الزمر - ۶۹

ترجمہ:- اور ساری زمین اپنے پروردگار کے (عدل و انصاف کے) نور سے چمک اٹھے گی۔

علامہ بحرینی نے (شافعی فقیہ) ابراہیم بن محمد المحمونی سے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے۔

عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں کہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا۔

(ان خلفائی۔ و اوصیائی و حجج اللہ علی الخلق بعدی

اتنا عشر اولہم علی و آخرہم ولدی،

یقیناً میرے بعد میرے خلفاء و میرے اوصیاء اور اللہ کی حجت مخلوق پر بارہ ہوں

جن میں سے پہلے علی اور آخری میرا فرزند ہوگا۔

آنحضرتؐ سے سوال کیا گیا یا رسول اللہؐ آپ کا بھائی کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا

علی بن ابی طالب۔ سوال کیا گیا آپ کا فرزند کون ہے؟

المہدی الذی یملاء ہا فسطاً وعدلاً کما ملئت جوراً

و ظلماً والذی بعثنی بالحق بشیراً و نذیراً ولولم یبقی

۳۵۳

سُوْرَةُ غَافِرٍ (المؤمن)

اس میں ایک آیت ہے

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ
يُسَبِّحُونَ (الی) وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَ

يَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا۔ آیت / ۷

من الدنيا الا واحد لطول الله ذاك اليوم حتى
يخرج فيه و لدى المهدى - فينزل روح الله
عيسى بن مريم فيصلى خلفه (وتشرق الارض بنور
سربها) و يبلغ سلطانه المشرق والمغرب) له
(میرا وہ فرزند) مہدی ہوگا جو کہ (زمین) کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر
دے گا جس طرح وہ (پہلے) ظلم و جور سے بھری ہوگی اس ذات کی قسم کہ جس نے
مجھے حق کے ساتھ بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا اگر دنیا کا (صرف) ایک روز بھی باقی رہے گا
تو خداوند عالم یقیناً اس روز کو طولانی کر دے گا یہاں تک کہ اسی روز میرا فرزند
مہدی ظہور کرے گا پس روح اللہ عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے اور میرے فرزند کے
پیچھے نماز پڑھیں گے (اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے روشن ہو جائے گی)۔
اور مہدی کی حکومت مشرق و مغرب کو محیط ہوگی۔

آیت مذکورہ ظاہری اعتبار سے قیامت کے روز سے متعلق ہے لیکن آیت
کا احتمال ظاہری و باطنی - تنزیلی و تاویلی اعتبار سے قیامت کبریٰ کے لئے اور
قیامت صغریٰ - (جو کہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا روز ہے) کے ہونے میں
کوئی منافات نہیں ہے۔ ۱
(مؤلف)

۱۔ غایۃ المرام ص ۶۲

فان الملائكة من خدامنا وخدام مجيدنا
يا على الذين يحملون العرش ومن حوله
يسبحون بحمد ربهم. ويومنون به. ويستغفرون
للذين امنوا، بولايتنا. كه

ترجمہ :- (اے علی یقیناً خداوند تعالیٰ و تبارک نے اپنے انبیاء المرسلین کو ملائکہ المقربین پر فضیلت عطا کی۔ اور مجھے تمام انبیاء اور رسولوں پر فضیلت دی۔ یا علی میرے بعد فضیلت تمہارے لئے اور تمہارے بعد تمہاری اولاد سے ہونے والے امیر کے لئے مخصوص ہے اور وہ مجھ سے ہیں، اس لئے کہ ملائکہ ہمارے اور تمہارے چاہنے والوں کے خدام ہیں) اے علی (جو ملائکہ) عرش کو اٹھانے والے اور جو اس کے اطراف میں ہیں وہ اپنے پروردگار کی حمد و تسبیح اور اس پر ایمان رکھتے ہیں، اور ہماری ولایت پر ایمان رکھنے والوں کے لئے بخشش کی دعائیں کرتے ہیں۔

د آئمہ اہل بیت علیہم السلام کی شان یہ ہے کہ جن کی ولایت پر ایمان رکھنے والوں کے لئے آئمہ بخشش کی دعائیں کرتے ہیں اور قرآن حکیم میں (لِّلَّذِينَ آمَنُوا) سے مراد ایسے مومنین ہیں جو اہل بیت علیہم السلام پر ایمان رکھتے ہوں) (مؤلف)

۱

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ
يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ
بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا -

ترجمہ :- جو فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں وہ سب اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے اور (اس کی وحدانیت) کا یقین رکھتے اور ان لوگوں کے لئے (اس سے) بخشش کی دعائیں کیا کرتے ہیں جو (اس پر) ایمان رکھتے ہیں۔

ما قظ سلیمان القدوزی روایت کرتے ہیں کہ صاحب المناقب نے (سلسلہ سند کے ساتھ) علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ علیؑ فرماتے ہیں پیغمبر اسلام نے حدیث میں فرمایا :-

يا على ان الله تبارك وتعالى فضل انبياء المرسلين على الملائمة المقربين. وفضلني على جميع النبيين والمرسلين. والفضل بعدى لك يا على، وللائمة من ولدك منا بعدك

وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّاسِ فَهُمْ
يُؤْذَنُ عَنْهُمْ - / فصلت / ۱۹/

ترجمہ:- اور (ان کافروں کو وہ دن یاد دلاؤ) جس دن اللہ کے دشمن جہنم کے پاس جمع کئے جائیں گے بعد ازاں پھر وہ (جو پہلے پہنچ چکے ہوں گے وہ بعد میں آنے والوں کے انتظار میں) رہ جائیں گے۔

علامہ فیروز آبادی کنز العمال کی جلد ۶ صفحہ ۲۱۶ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام فرماتے ہیں۔

ان لكل نبي اب عصبة ينتمون اليها - الاولاد
فاطمة فانا وليهم وانا عصبتهم وهم عترتي -
خلقوا من طينتي، ويل للمكذبين بغضهم
من احبهم احبه الله ومن ابغضهم ابغضه الله
ترجمہ:- یقیناً ہر نبی کا رشتہ پدری ہوتا ہے جس کی طرف اس کی نسبت دی جاتی ہے
سوائے فاطمہ الزہرا کی اولاد کے اس لئے کہ میں ان کا ولی اور خاندان ہوں

۵۸۰ - فضائل النبی (۲) ص ۵۸۰

سُورَةُ فَصَّلَتْ (السجدة)

اس میں ۷۰ آیتیں ہیں

۱- وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّاسِ ۱۹/
۲- سنريهم آييتنا في الآفاق وفي انفسهم ۵۳/

سَنِيْرِيْهِمْ اِيْتِنَا فِي الْاُفَاقِ وَفِي اَنْفُسِهِمْ حَتَّى
يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ - / فصلت / ۵۳

ترجمہ :- ہم عنقریب انھیں اپنی (قدرت و توحید کی) واضح نشانیاں (عالم کے)
آفاق (اطراف و جوانب) میں بھی دکھائیں گے اور (خود ان کے نفسوں
میں بھی یہاں تک کہ ان پر یہ (حقیقت) کھل جائے گی کہ وہ (یعنی ہماری
توحید) حق ہے۔

حافظ سلیمان القندوزی (الحقنی) روایت کرتے ہیں کہ قول خداوند عالم -
سَنِيْرِيْهِمْ اِيْتِنَا فِي الْاُفَاقِ وَفِي اَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ
الْحَقُّ -

کے بارے میں ابی بصیر سے روایت کی گئی ہے۔ ابی بصیر کہتا ہے میں نے امام محمد باقرؑ
اس آیت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ (لوگ) خدا کی قدرت کے عجائب
و عزائب کو دنیا اور اپنے نفسوں میں دیکھیں گے۔ یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائیگا
کہ قائم کا ظہور کرنا اللہ کی جانب سے حق ہے۔ اور اس چیز کو مخلوق ضرور دیکھے گی۔ سلا

اس لئے کہ یہ میری اولاد ہیں۔ میری مٹی سے ان کی خلقت ہوئی۔ ان کی فضیلت
کے جھٹلانے والے کے لئے ویل (جہنم) ہے جو ان سے محبت کرے گا خدا بھی
اس سے محبت کرے گا اور جو ان کو دشمن رکھے گا خداوند عالم بھی اس کو
دشمن رکھے گا۔

حافظ الحکامی (الحقنی) روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ابوجہلی الحکامی نے (اسناد
مذکورہ کے ذریعہ) جابر بن عبد اللہ (انصاری) سے خبر دی۔ جابر بن عبد اللہ انصاری
کہتے ہیں کہ پیغمبر اسلام خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا :-

مَنْ ابْغَضَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ حَسْرَتُهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَهُودِيًّا،

جو شخص بھی ہم اہل بیت سے دشمنی کریگا۔ تو خداوند عالم ایسے شخص کو قیامت
کے روز یہودی اٹھائے گا۔

جابر کہتے ہیں کہ میں نے پیغمبر اسلام سے عرض کی۔ یا رسول اللہ! چاہے وہ شخص
نماز و روزہ ادا کرتا ہو اور گمان کرتا ہو کہ (میں) مسلمان ہوں ؟
پیغمبر اسلام نے فرمایا : اگرچہ ایسا شخص نماز و روزہ ادا کرتا ہو اور خیال کرتا ہو
کہ مسلمان ہے (تب بھی یہودی محسوس ہوگا) (الحديث) ۹
آیت مذکورہ دلیل اور مصداق کیساتھ دشمنان اہلبیت کیلئے وارد ہوئی ہے۔ (مؤلف)

MOWLANA NASIR DEVJANI
MAHUVA, GUJARAT, INDIA
PHONE : 0091 2844 28711
MAIL : devjani@netcourrier.com

۱

وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ / الشورى ۱۷/

ترجمہ :- اور (اے مخاطب) تجھے کیا معلوم عجب نہیں کہ قیامت نزدیک ہی ہو۔
حافظ القندوزی (الحنفی) روایت کرتے ہیں کہ فضل بن عمر کے واسطے سے
جعفر بن محمد - الصادق علیہ السلام سے آیت - (وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ
قَرِيبٌ) کے بارے میں روایت کی گئی ہے۔
امام نے فرمایا :- (اعنف)

الساعة قيام القائم قريب، لہ

یعنی قائم المہدی کے ظہور کا وقت قریب ہے۔

د اگرچہ ظاہر آیت سے مراد روز قیامت ہی ہے لیکن آیت کی تاویل ظہور
امام مہدیؑ سے کرنے میں ان دونوں کے درمیان کسی قسم کی منافات نہیں
ہے۔

(مؤلف)

لہ - ینابيع المودة ص ۵۱۷

MOWLANA NASIR DEVJANI
MAHUVA, GUJARAT, INDIA
PHONE : 0091 2844 28711
MAIL : devjani@netcourrier.com

سُورَةُ الشُّورَى

اس میں پارتیں ہیں

۱- وَاِذَا رَاٰ سَاطِرًا مُّسِيْرًا
وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ

۲- اِلَّا اِنَّ الَّذِيْنَ يَمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ

لَفِي ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ

۳- قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمُوَدَّةَ

فِي الْقُرْبٰى

۴- وَمَنْ يَعْتَرَفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيْهَا

حَسَنًا

۲۳/

أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ - / الشوری ۱۸ /

ترجمہ :- جو لوگ قیامت کے (بارے) میں شک کیا کرتے ہیں وہ پرے درجہ کی گمراہی میں مبتلا ہیں -

آیت موجودہ کے بارے میں حافظ القندوزی روایت کرتے ہیں کہ فضل بن عمر سے روایت ہے: فضل کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر الصادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اس آیت کے کیا معنی ہیں؟

امام نے فرمایا: ساعة قیام القائم - یَقُولُونَ متى ولد؟ ومن ساء؟ وأین هو؟ ومتی یظہر؟ کل ذلک شک فی فضائہ و قد ساءتہ اولئک الذین خسروا انفسہم فی الدنیا والاخرۃ۔ ۱۲ (یعنی) آیت سے مراد قائمؑ کے ظہور کا وقت ہے۔ جس کے بارے میں لوگ کہیں گے کہ کب پیدا ہوئے تھے اور ان کو کس نے دیکھا ہے اور کہاں ہیں اور کب ظہور

کریں گے۔ یہ تمام کے تمام شکوک خدا کی قضا اور قدرت میں ہیں۔ یہی لوگ دنیا و آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہیں۔

۱۔ یہ آیت بھی سابقہ آیت کریمہ کی طرح ظاہری اعتبار سے قیامت کے روز سے متعلق ہے۔ لیکن باطنی اور تاویلی طور سے امام مہدی علیہ السلام سے متعلق ہے۔

(مؤلف)

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمُوَدَّةَ
فِي الْقُرْبَىٰ -
الشوریٰ ۲۳/

ترجمہ :- (اے رسول) تم کہہ دو کہ میں اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے سوائے
اپنے قرابتدارانہ (اہل بیت) کی محبت کے اور کوئی اجر طلب نہیں
کرتے

ابن کثیر اپنی تفسیر میں ابی اسحاق السبئی سے روایت کرتے ہیں: ابی اسحاق
السبئی کہتا ہے کہ میں نے عمر بن شعیب سے قول خداوند عالم -

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمُوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ
کے بارے میں سوال کیا۔ اس نے جواب دیا کہ اس سے مراد بنی کریم کے قرابتدار
ہیں۔ ۳۱

اور تفسیر جلالین میں اس آیت کی تفسیر کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہاں پر
استنثار منقطع ہے جس کا مطلب ہوگا کہ: لیکن میں تم سے اپنے قرابتداروں کے
حق کی ادائیگی کا سوال کرتا ہوں۔ ۳۲

۳۱ - تفسیر القرآن العظیم جلد ۳، تفسیر سورۃ الشوریٰ میں - ۳۲ - تفسیر الجلالین سورۃ الشوریٰ کی تفسیر میں

اور (سید قطب) آیت مذکورہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ - عبدالملک
بن میسرہ بیان کرتا ہے میں نے طاووس کو اس آیت کے بارے میں ابن عباس سے
حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ابن عباس نے سعید بن جبیر سے سوال کیا - سعید بن
جبیر نے جواب دیا - (قرنی آل محمد) ۳۱ یعنی محمد کے قرنی آل محمد ہیں

علامہ بحرانی (صحیح البخاری) جزو ششم کے حوالے سے قول خدا تعالیٰ
قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمُوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ کی تفسیر اسناد
مذکورہ کے ذریعہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس نے قول خدا
إِلَّا الْمُوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ کے بارے جبیر سے سوال کیا جبیر نے کہا اس سے
مراد (قرنی آل محمد) ۳۱

اور اسی طرح یہ روایت بھی بحرانی نے بحوالہ (مسند احمد بن حنبل) اسناد مذکورہ
کے ذریعہ سعید بن جبیر کے واسطے سے ابن عباس سے روایت کی ہے - ابن عباس
کہتے ہیں: جب آیت (قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمُوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ)
نازل ہوئی تو لوگوں نے پیغمبر اسلام سے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ کے قرابتدار
کون سے ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟

آنحضرت نے فرمایا - علی وفاطمہ وابناهما۔ ۳۱
میرے قرابتدار علی وفاطمہ اور فاطمہ کے دو فرزند (حسن و حسین) ہیں

۳۱ - ظلال القرآن جلد ۴، سورۃ الشوریٰ کی تفسیر میں

۳۲ - غایۃ المرام ص ۳۶

اور اسی الفاظ و معنی و سند کی طرح ابراہیم بن معقل النسفی (حنفی) المتوفی ۲۹۸ھ اپنی تفسیر میں بیان کرتے ہیں۔ ۱۸

اس بارے میں سیکڑوں احادیث شریفہ ہر تفسیر و تاریخ اور حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں۔ لہذا تفصیل کے خواہشمند حضرات وہاں مراجعہ کریں۔

حافظ سلیمان القندوزی اپنی کتاب ینایح المودہ میں ابن عباس کی جانب سے دیتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ جب آیت (قل لا اسئلكم

علیہ اجر الا المودة فی القربی) نازل ہوئی تو لوگوں نے پیغمبر اسلام سے دریافت کیا یا رسول اللہ وہ کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے پیغمبر اسلام نے فرمایا (علی وفا طمة ولداهما) ۱۹

یعنی علی و فاطمہ اور ان کے دو بیٹے ہیں اور اسی طرح عالم مالکی نور الدین علی بن محمد بن الصبار مالکی نے بھی اپنی کتاب (فضول) میں بیان کیا ہے۔ ۲۰

شافعی ابراہیم بن محمد الحموی البکونی نے بھی اپنی (کتاب) فرائد میں ذکر کیا ہے۔ ۲۱

اور علامہ بحرانی نے بھی اپنی ایک مختصر کتاب (بندۃ فی مناقب امیر المومنین) (جس کو انھوں نے کتب اہل سنت سے تالیف کیا ہے) اس آیت کے متعلق تحریر کیا ہے۔ ۲۲

۱۸ - تفسیر النسفی بہامش تفسیر الخازن جلد (۴) ص ۹۲

۱۹ - فرائد السطین جلد (۱) باب دوم / ۲۲ فرائد السطین ص ۲۸

۲۰ - تفسیر الکلبی جلد (۴) ص ۲۵

۲۱ - مجمع الزوائد (جلد ۷) ص ۱۰۳

المناقب میں تحریر کیا ہے۔ ۲۳

اس آیت مودت سے متعلق دیگر بہت سے علماء نے تحریر کیا ہے۔ الامام الحافظ ابو القاسم (الکلبی) غزنائی آیت مودت کی تفسیر میں اس طرح معنی تحریر کرتے ہیں۔ والمعنی - الا ان تودوا اقا ربی و تحفظونی

فیہم و المقصد علی هذا وصیہ باہل البیت علیہ السلام یعنی اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے میرے قراہندہ داروں کا حق ادا کرو اور اہل بیت کے بارے میں میری یہ بات یاد رکھنا۔

اس طرح پیغمبر اکرمؐ نے اپنے اہل بیتؑ کے بارے میں (امت) کو وصیت کی ہے آیت مودت کی تفسیر میں اسی چیز کو بہت سے بزرگ حضرات نے اپنی تفاسیر و تواریخ اور حدیث کی کتب میں ذکر کیا ہے اگرچہ روایات کے الفاظ و است

مختلف انداز سے ذکر ہوئے ہیں لیکن سب کا مفہوم اور مقصد ایک ہے۔

بزرگ علماء کے اسما حسب ذیل ہیں

۱ - ابن حجر الہیثمی - علامۃ الشوانع اپنی کتاب (مجمع میں) ۲۴

۲۳ - المقل الخوارزمی جلد (۱) ص ۲۷ - المناقب الخوارزمی ص ۳۹

۲۴ - تفسیر الکلبی جلد (۴) ص ۲۵

۲۵ - مجمع الزوائد (جلد ۷) ص ۱۰۳

وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا۔ الشوریٰ ۲۳

ترجمہ۔ (اور جو کوئی نیکی (اہل بیت سے محبت) کرے گا تو ہم اس کی خاطر اس کی نیکی) میں بخوبی اضافہ کر دیں گے۔

ابن حجر الہیثمی (فقیر شافعی) بیان کرتے ہیں کہ اس آیت کریمہ کے بارے میں احمد نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔ ابن عباس نے فرمایا۔ اس سے مراد آل محمد کی محبت ہے

- ۲ علامۃ الشبلنجی نے اپنی کتاب (نور الابصار میں) ۲۶
- ۳ محب الدین الطبری (ذخائر) میں - ۲۷
- ۴ سیوطی نے اپنی تفسیر میں ۲۸
- ۵ الامام الرازی نے اپنی تفسیر میں ۲۹
- ۶ امام الطبری نے اپنی تفسیر میں ۳۰
- ۷ متقی الہندی فی کنز العمال میں ۳۱
- (اور) ابونعیم نے اپنی کتاب (حلیۃ) میں ۳۲ وغیرہ وغیرہ۔

۲۶۔ نور الابصار / ص ۱۰

۲۷۔ ذخائر العقبیٰ / ص ۲۵

۲۸۔ الدر المنثور میں سورہ شوریٰ کی تفسیر میں

۲۹۔ تفسیر فخر رازی میں سورہ شوریٰ کی تفسیر

۳۰۔ جامع البیان جلد (۲۵) ص ۱۶

۳۱۔ کنز العمال جلد (۱) ص ۲۱۸

۳۲۔ حلیۃ الاولیاء جلد (۳) ص ۲۰

۱

وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُونَ / (زخرف) ۲۸/

ترجمہ اور وہ اسے اپنی اولاد میں ہمیشہ باقی رہنے والے کلمہ کے طور پر

چھوڑ گئے تاکہ اس کے ذریعہ سے لوگ (کفر و شرک) سے باز رہیں

حافظ القندوزی (الحقی) روایت کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام

نے فرمایا۔ آیت (وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ) ہمارے
بارے میں نازل ہوئی ہے یعنی خداوند عالم نے (عہدہ) امامت کو قیامت تک
کے لئے حسینؑ کی صلب سے قرار دیا۔

[پوشیدہ نہ رہے کہ آیت کریمہ کی یہ تاویلی اور تفسیری معنی ہیں]

(مؤلف)

۳۲۷ - ینا بیع الودہ

۳۷۳

سُورَةُ النّٰخِرِ

اس میں چار آیتیں ہیں

- ۱۔ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ ۲۸/
- ۲۔ فَلَمَّا أَسْفَوْنا اتَّقِمْنَا مِنْهُمْ ۵۵/
- ۳۔ وَانْه لَعْلَم السَّاعَةِ ۶۱/
- ۴۔ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ اِنْ تَأْتِيهِمْ ۶۶/

۳۷۲

فَلَمَّا اسْفُوْنَا اَنْتَقَمْنَا مِنْهُمْ - / الزخرف / ۵۵ /

ترجمہ :- پس جب انھوں نے ہمیں غضبناک کیا تو ہم نے ان سے انتقام لیا۔
حافظ القندوزی (الحنفی) اس آیت کے ضمن میں امام محمد باقر علیہ السلام کی سند سے روایت کرتے ہیں

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند عالم صاحب عظمت و بزرگ اور قدرتی ہے اس کی کبریائی ہمیشہ باقی رہنے والی ہے اور اس کی ذات اس چیز سے پاک و پاکیزہ اور بلند ہے کہ اسکو کسی چیز کیلئے افسوس ہو۔ لیکن اس نے اپنی ذات کا قائم مقام ہم اہلبیت کو قرار دیا اس طرح خدا نے ہمارے رنج اور افسوس کو اپنا رنج و افسوس قرار دیا۔ لہذا فرماتا ہے۔

فلما اسفونا انتقمنا منهم - ۳۵

۱ اگرچہ آیت کریمہ آل فرعون کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ لیکن اسکی تاویل اہل بیت علیہم السلام پر ظلم کرنے والوں سے کی گئی ہے۔ اور اہلبیت ہی اپنے گھر میں نازل ہونے والے (قرآن) کے بارے میں زیادہ بہتر جانتے ہیں

۳۵ - مینا بیع المودہ ص ۳۵۸

وَ اِنَّهُ لَعَلَّمَ السَّاعَةَ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا
وَ اتَّبِعُونْ هَذَا صَوَاطُ مَسْتَقِيمٍ - الزخرف / ۶۱ /

ترجمہ :- اور وہ (یعنی عیسیٰ) قیامت کی ایک علامت ہیں سو تم اس کے بارے میں کبھی شک نہ کرو اور جو میں کہتا ہوں اسے مانو یہی سیدھا راستہ ہے۔

جلال الدین السيوطي (الشافعي) اپنی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ اعز یابی و سعید بن منصور و مسدد و عبد بن حمید و ابن ابی حاتم و طبرانی نے (ان طریقوں سے) قول تعالیٰ (وَ اِنَّهُ لَعَلَّمَ السَّاعَةَ) کے بارے میں ابن عباس سے روایت کی ابن عباس کہتے ہیں کہ اس آیت سے مراد۔ روز قیامت سے قبل جناب عیسیٰ کا خروج ہے۔ ۳۶

اور سیوطی ہی نے اس طرح روایت کی ہے کہ عبد بن حمید و ابن جریر نے امام حسن سے (وَ اِنَّهُ لَعَلَّمَ السَّاعَةَ) کے بارے میں روایت کی۔ انھم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس سے مراد عیسیٰ کا نزول ہے۔ ۳۷

۳۶ - الدر المنثور جلد (۶) ص ۲۱

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً
وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ۔

ترجمہ۔ یہ لوگ پس قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ اچانک اُن پر سے وہ اس سے
بے خبر ہوں

حافظ القندوزی (الحنفی) آیت (هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ) کے بارے میں روایت کرتے ہیں
کہ زرارہ بن اعین سے روایت کی گئی ہے زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے امام باقرؑ
سے اس آیت کریمہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ (ہی ساعة
القائم تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً۔ ۳۹)

اس سے مراد قائم (المہدی) کا وقت ظہور ہے جو کہ اچانک ہوگا

کثیر روایات متواترہ سے ثابت ہے کہ ظہور امام مہدیؑ کی علامات میں سے
جناب عیسیٰ بن مریمؑ کا آسمان سے نازل ہونا اور آپ کے پیچھے نماز پڑھنا بھی ہے
اور اسی چیز کی بخاری اور اس کے علاوہ نے (کتب) میں قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم (کیف بکم اذا نزل ابن مریم من السماء واما مکم منکم) کی
روایت کی ہے۔ چنانچہ اس آیت کریمہ میں (الساعة) سے امام مہدیؑ کے ظہور
کا وقت مراد ہے۔ (مؤلف)

اور حافظ (الحنفی) سلیمان القندوزی حنفی عالم دین محمد الصبان المصری کی
کتاب اسعاف الراغبین سے روایت کرتے ہیں۔ محمد صبان المصری کہتے
ہیں کہ مقاتل بن سلیمان اور ان کے تابع مفسرین آیت (وانه لعلم الساعة
البارئ) میں روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں (انها نزلت فی المصداق) ۳۸
یہ آیت کریمہ مہدی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۴۱

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ ه
يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ه رَبَّنَا
أَكْثِفْنَا عَذَابَ الْعَذَابِ إِنَّنَا مُؤْمِنُونَ ه
أَنْ لَّهُمُ الذِّكْرَى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ
مُبِينٌ

/دخان / ۱۰ / ۱۳ /

ترجمہ :- تم ان کے لئے اس دن کا انتظار کرو جس دن آسمان ایک ایسا کھلا
(ناقابل انکار) دھواں (سامنے) لائے جو تمام لوگوں کو ڈھانپ
لے یہ بڑی دردناک سزا ہے (کافرا سے دیکھ کر کہیں گے کہ) اے
ہمارے پروردگار تو ہم سے اس عذاب کو دور کر دے ہم ایمان لے
آئیں گے (اس پر خدا فرمائے گا کہ) اب کہاں ان کے لئے ایمان
(کے نفع بخش ہونے کا امکان) ہے۔ جب کہ ان کے پاس صاف
صاف بیان کرنے والا پیغمبر آیا۔

(شافعی فقیہ) عبدالرحمن بن ابی بکر (السیوطی) اپنی تفسیر میں روایت کرتے
ہیں کہ ابو نعیم نے وہب بن منبہ سے حدیث کی روایت کی جس میں علامات

سُورَةُ الدُّخَانِ

اس میں گیارہ آیتیں ہیں

۴-۱:- فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ
مُبِينٍ (الٰہی) وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ
مُبِينٌ -

/۱۰-۱۳ /

۵-۱۱:- اِنَّ الْمَتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ (الٰہی)
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ / ۵۱-۵۷

ظہور بیان کی گئی ہیں۔

والخامسة الدخان

(یعنی، ظہور کی پانچویں علامت یہ ہے کہ دھواں برآمد ہوگا۔)

اور یہ روایت بھی عبدالرحمن بن بکر نے کی ہے کہ ابن مردویہ نے ابی ہریرہ کے واسطے سے پیغمبر اسلام سے اس طرح روایت کی۔

إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ - الدَّجَالُ - وَالْدَّابَّةُ

وَيَا جَوْجُ وَمَا جَوْجُ - وَالدَّخَانُ - وَطُلُوعُ

الْشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا،

پیغمبر اسلام فرماتے ہیں قیامت سے قبل۔ دجال۔ دابۃ۔ ویا جوج

و یا جوج۔ ودغان (ظاہر ہوں گے)، اور آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا

اس مضمون کی روایات بکثرت وارد ہوتی ہیں ہم صرف اسی پر

اکتفا کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہماری عادت ہے کہ ہم گہرائی میں گئے بغیر صرف

آیت کے نزول و تاویل اور مصداق کا اشارہ کرتے ہیں۔ [

(مؤلف)

تفسیر الدر المنثور جلد (۵) ص ۱۱۶

۵۱۱

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ هـ فِي حَبَابٍ

وَعُيُونٍ يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدِسٍ وَاسْتَبْرَقٍ

مُتَقَابِلِينَ هـ كَذَلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ

عِينٍ هـ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ

أَمْنَيْنٍ هـ لَا يَذُقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ

الْأُولَى وَوَقَّعَهُمْ عَذَابَ الْحَرِيقِ هـ فَضَلًا

مِنْ رَبِّكَ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ هـ الدخان ۵۴/۵۵

ترجمہ۔ پرہیزگار لوگ امن (والطینان) کی جگہ (یعنی بہشت کے) باغوں

اور نہروں کے درمیان ریشم کی باریک اور دبیز پوشاکیں پہنے ہوئے

ایک دوسرے کے مقابل میں (بیٹھے ہوئے) ہوں گے (ہوگا اور)

ملوہنی (ہوگا) اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی گوری چٹی عورتوں کیساتھ

ان کی شادی کریں گے اور یہ وہاں باطینان ہر طرح کے میوے

(اپنے خادموں سے) منگو رہے ہوں گے اور اس میں پہلی موت کے

بعد (جو دنیا میں آچکی اب کبھی) موت کا مزہ نہ چکھیں گے۔ اور خدا انھیں

سُورَةُ الْجَاثِيَةِ

اس میں دو آیتیں ہیں

۱۔ قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُ اللَّهُ
يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ

۲۔ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ احْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ
أَن نَّجْعَلَهُم كَالَّذِينَ آمَنُوا وَ
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

۱۲ /

۲۱ /

جہنم کے عذاب سے بچا دے گا (اور یہ سب کچھ) تمہارے پروردگار کی
بنیاد پر (ہوگا) بیشک بڑی (شاندار) کامیابی تو یہی ہے۔

حافظ احکام الحکامی (احقنی) روایت کرتے ہیں کہ ہمیں منصور بن احمین نے
(اسناد مذکورہ کے ذریعہ) انس بن مالک کے واسطے پیغمبر اسلام سے خبر دی کہ
آنحضرتؐ نے فرمایا (آل محمد کل تقی) یعنی آل محمد سب پاک و پاکیزہ ہیں۔
و احتمال ہے کہ (کل تقی) کو مبتدا اور خبر قرار دے کر رفع اور تنوین کے
ساتھ پڑھا جائے تو اس طرح ہوگا (کل تقی) جس کے معنی ہونگے کہ آل
محمد سے ہر ایک تقی ہے۔ اور احتمال ہے کہ (اس طرح نہ پڑھ کر) اضافت کیساتھ
پڑھا جائے (کل تقی) کل کو صرف رفع کے ساتھ پڑھا جائے بغیر تنوین کے
تو اس حالت میں اس کے معنی ہوں گے کہ ہر اللہ سے ڈرنے والا۔ آل محمد ہے
اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب کہ ہم مجاز قرار دیں اور آل محمد کو اس کی کامل
ترین فرد قرار دیں نہ کہ مجرد اطلاق۔ ہم نے اس مقام پر سات آیات کا تذکرہ
کیا ہے اس لئے کہ یہ تمام ایک جملہ کی شکل میں ہیں۔ اور اس لئے بھی کہ
مبتدا اور خبر، صفت و موصوف۔ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے ہیں
(مؤلف)

۳۱۔ شواہد التنزیل جلد (۱) ص ۲۱۷

۱

قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا، لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ الْبَاقِيَةَ
ترجمہ :- جو لوگ ایمان لائے ہیں ان سے تم کہہ دو کہ وہ ان (ایذا دینے والے کافروں)
کو بخش دیا کریں جو خدا کے اجر اور سزا کے مقرر کردہ دنوں کی توقع نہیں رکھتے تھے۔
حافظ سلیمان القندوزی (الحنفی) روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر الصادقؑ سے قولہ تعالیٰ
(قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ) کے بارے میں روایا گئی۔
امامؑ نے فرمایا (ایام المرجوات ثلاثہ)۔ یعنی خدا کے مقرر کردہ تین دن ہیں۔

- (۱) - یوم قیام القام المہدی - امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا روز
(۲) - یوم الحرة - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آئمہ اطہار کی رجعت کا روز
(۳) - یوم القيامة - روز قیامت
و (حدیث میں) یوم الحرة سے مراد امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے بعد
رسول اسلامؐ اور آئمہ طاہرین علیہم السلام کی رجعت کا روز ہے جیسا کہ اس بابے
میں بہت زیادہ تفصیل وارد ہوئی ہیں۔ ۲
(مؤلف)

۵۳۲ - بیابیع المودہ ص ۵۳

۳۸۲

۲

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ
كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَحْيَاهُمْ
وَمَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ۔
البحاثیہ / ۲۱

ترجمہ :- کیا جن لوگوں نے بد اعمالیاں کی ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان
لوگوں کے برابر قرار دیں گے جنہوں نے نیک اعمال کئے ہیں اور ان
سب کی زندگی و موت یکساں ہوگی یہ (خدا کے لئے) جس بات کا حکم
لگا رہے ہیں وہ انتہائی غلط بات ہے۔

حافظ عبید اللہ المحکامی (الحنفی) روایت کرتے ہیں کہ ہمیں سعید بن ابی سعید السجستانی
نے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) ضحاک کے واسطے سے ابن عباس سے قول خداوند عالم
کے بارے میں خبر دی۔
(أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ) - ابن عباس کہتے ہیں اس مرد نبی امیرؐ
(ان نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) - سے مراد پیغمبر اسلامؐ
و علیؑ، حمزہ و جعفر و الحسن و احسن و فاطمہ علیہم السلام ہیں ۳

۵۳۳ - شواہد التنزیل جلد (۲) ص ۱۴۰

۳۸۵

۹۔ اَمِنْ كَانَ عَلَىٰ بَيْتِهِ مِنْ رَبِّهِ - ۱۴/

۱۰۔ مِثْلَ الْجَنَّةِ الَّتِي وَعدَ الْمُتَّقُونَ - ۱۵/

۱۱-۱۲۔ وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ (تَا) وَ

أَتَاهُمْ وَتَقَوَّاهُمْ - ۱۶-۱۷/

۱۳۔ فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ

تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً - ۱۸/

۱۴۔ فَهَلْ عَسَيْتُمْ أَنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا

فِي الْأَرْضِ - ۲۲/

۱۵۔ وَلَنْبَلُونَكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ

مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ - ۳۱/

۱۶۔ فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلَامِ

وَأَنْتُمْ إِلَّا عُلُونٌ - ۳۵/

(متعدد احادیث میں وارد ہوا ہے کہ (سورہ محمد) کی آیات دو قسم پر ہیں)

۱۔ ایک قسم کا تعلق حبیب متقین و صالحین جنت اور ثواب غیہ کا ذکر ہے۔ اہلبیت سے ہے۔

۲۔ دوسری قسم میں آیات جنہیں فاسقوں، کافروں، کفر اور عداوت اور اس کے مثل ذکر ہے ان کا تعلق بنی امیہ سے ہے

لہذا ہم نے سورہ کی آیات کی ترتیب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اہلبیت سے متعلق آیات کو سورہ ہی کی ترتیب کے

مطابق ذکر کیا ہے (یہ فضائل مسلمانوں کے درمیان شہرت رکھتے ہیں۔ (مؤلف)

سُورَةُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم)

اس میں سورہ آیتیں ہیں

۱-۲۔ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ

اللَّهِ (تَا) كَفَرْنَا عَنْهُمْ سِيَائِهِمْ وَ

اصْلَحْ بِالْهَمِّ - ۱-۲/

۳۔ ذَٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا

الْبَاطِلَ / ۳/

۴-۵۔ وَالَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ (تَا)

وَيَدْخُلُهُمُ الْجَنَّةُ عَرَفَهَا هُمْ - ۴-۵/

۷۔ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ

۸۔ إِنْ اللَّهُ يَدْخُلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَ

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ - ۱۲/

کی تلاوت۔ (الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ اضلّ اعمالہم
والذین آمنوا وعملوا الصالحات وامنوا بما نزل علی
محمد وهو الحق من ربہم کفر عنہم سیّاتہم
واصلح بالہم)۔ فرماتے ہوئے سنا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا
(نَزَلَتْ فِیْنَا وَفِیْ اُمِیَہ) ۱۷۲

یہ آیت ہمارے اور بنی امیہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

[آیت اول۔ (عن الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ) بنی
امیہ کے لئے نازل ہوئی ہے۔

اور دوسری آیت (عن الذین آمنوا وعملوا الصالحات وامنوا بما
نزل علی محمد)۔ اہل بیت علیہم السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے اس
لئے کہ ایمان لانے اور اعمال صالح انجام دینے والوں میں فرد کامل اور مصداق
حقیقی اہلبیت ہیں۔ ظاہراً معلوم یہ ہوتا ہے کہ تمام کا تمام سورہ اہلبیت اور بنی امیہ
کے بارے میں نازل ہوا ہے جیسا کہ اس بارے میں دوسری روایات کا سیاق
بھی اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔]

(متوّلّف)

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ
أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَأَمَّنُوا بِمَا نُنَزِّلُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ
مِّن رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ
بِالْهَمِّ - (محمد) ۱-۲

ترجمہ۔ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور لوگوں کو خدا کی راہ (یعنی اس کے دین پر
چلنے سے) روک دیا ہے خدا ان کے اعمال کے ہونے کو نہ ہونے کے
مثل قرار دے گا اور جنہوں نے اختیار کیا ہے اور نیک کام کئے ہیں
اور جو کچھ محمد پر نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان لائے ہیں اور وہ سب ان
کے پروردگار کی جانب سے حق ہی حق ہے خدا ان کے گناہ بخش دے گا
اور ان کی حالت کی اصلاح فرما دے گا۔

حافظ الحکامی (الحنفی) روایت کرتے ہیں کہ ہم سے ابی العباس بن عقدہ نے
اپنی اسناد کے ذریعہ عبد اللہ بن حزن کے واسطے سے روایت کی۔ عبد اللہ
بن حزن بیان کرتا ہے کہ میں نے حسین بن علی علیہما السلام کو مکہ میں قول خدا

۲

ذَٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَأَنَّ
الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَبِّهِمْ كَذَٰلِكَ
يَضْرِبُ اللَّهُ لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ / محمد - ۳۷

ترجمہ ۱۔ یہ اس وجہ سے کہ جنہوں نے کفر اختیار کیا انہوں نے باطل کی پیروی کی
اور جو لوگ ایمان لائے انہوں نے جو ان کے پروردگار کی جانب سے (آیا
ہوا برحق) دین ہے اس کا اتباع کیا خدا اسی طرح لوگوں سے ان کے حالات
بیان فرماتا ہے۔

فقیر شافعی عبدالرحمن بن ابوبکر السیوطی روایت کرتے ہیں کہ ابن مردویہ نے
علی علیہ السلام سے روایت کی علیؑ فرماتے ہیں ۱۔

(سورة محمد آية، فِينَا وَآيَةٌ فِي بَنِي أُمِيَّةٍ) ۵۷

یعنی سورة محمد کی ایک آیت ہمارے بارے میں اور ایک بنی امیہ کے بارے میں ہے۔

لہذا بنی امیہ وہ کہ جو (الذین کفروا واتبعوا الباطل) کے مصداق ہیں اور البتہ
(الذین آمنوا اتبعوا الحق من ربهم) کے مصداق ہیں

۵۷ - تفسیر المنثور جلد (۶) ص ۶۶

۳۹۰

۳

وَالَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَنْ يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ
سَيَهْدِيهِمْ يُصْلِحُ بَالَهُمْ ه وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ
عَرَفَهَا لَهُمْ -

سورہ محمد ۴ - ۶

ترجمہ ۱۔ اور جو لوگ خدا کی راہ میں مار ڈالے جاتے ہیں خدا ان کے اعمال کو الٹیکٹ
نہیں کرے گا (بلکہ) انہیں ان کی منزل مقصود تک پہنچائے گا اور ان کی
حالت کی اصلاح کرے گا اور انہیں جنت میں داخل کرے گا جس کی وہ
(دنیا میں) ان سے تعریف کر چکا ہے۔

حافظ الحکامی (المحقق) روایت کرتے ہیں کہ ہم سے حاکم ابو عبد اللہ الحافظ
نے (اپنی اسناد کے ذریعہ) علی علیہ السلام سے حدیث بیان کی۔ علی علیہ السلام نے
فرمایا ۱۔

(سورة محمد آيت فِينَا وَآيَةٌ فِي بَنِي أُمِيَّةٍ) ۵۷

یعنی سورة محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ایک آیت ہمارے لئے اور ایک آیت بنی امیہ

کے لئے ہے

۵۷ - شواہد التنزیل جلد (۲) ص ۱۱۱

۳۹۱

(۴)

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ

الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَى لَهُمْ / سورة محمد / ۱۱

ترجمہ :- یہ اس لئے کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اس کا خدا سرپرست ہے اور کافروں کا خدا کو چھوڑنے کے بعد کوئی سرپرستی کرنے والا نہیں۔

حافظ المحکاتی (الحنفی) روایت کرتے ہیں کہ ہمیں عقیل بن اکسین نے (اسنا مذکورہ کے ذریعہ) سعید بن جبیر کے واسطے سے ابن عباس سے قول خدا۔

(ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا) کے بارے میں خبر دی ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ خداوند عالم - علی وحمزہ وجعفر وفاطمہ وحسن وحسین کا ولی ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا بھی ولی ہے اور (خدا) ان کی مدد انکے دشمنوں پر غلبہ عطا کر کے گا۔

اور یقیناً کافروں (یعنی ابوسفیان اور انکے چاہنے والوں کا کوئی مددگار نہ ہوگا یعنی (خدا) فرماتا ہے کہ (ان کافروں) کا کوئی ایسا مددگار نہ ہوگا جو ان کو خدا سے بچا سکے۔ ۷۷

۷۷ - شواہد التنزیل / جلد (۲) ص ۱۷۳

۳۹۳

۱ اس لئے کہ راہ خدا میں شہید ہونے والے علی اور ان کی اولاد آئمہ طاہرین اہل بیت علیہم السلام ہیں، کہ جن کے لئے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے :-

وَمَا قُفِيَ كَرِيمٌ لَهُمُ إِلَّا بِسَبِّهِمْ وَصَامِ

یعنی اہل بیت علیہم السلام میں سے کسی نے بھی قصار الہی کو لبیک نہیں کہی مگر یہ کہ

تو اور زہر کے ذریعہ سے۔

اس لئے کہ تواریک کے سبب شہید ہونے والے علی اور امام حسینؑ اور

زہر کے ذریعہ شہید ہونے والے امام حسن و امام باقر و امام الصادق علیہم السلام اور باقی آئمہ ہیں)

(مؤلف)

(اس بارے میں) پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث بھی ملے ہوئی جس میں آپ فرماتے ہیں :-

(مَا مَنَّا إِلَّا مَقْتُولٌ أَوْ مَسْمُومٌ)

ہم اہل بیت سب کے سب یا تو تواریک سے قتل ہوں گے یا زہر

دیا جائے گا

۳۹۲

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَالَّذِينَ
كَفَرُوا لَا يَتَمَتَّعُونَ بِهَا وَلَا يَكُونُ لَهُمْ
الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ / سورة محمد ۱۲

ترجمہ۔ بے شک خدا ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور نیکو کار ہیں۔ جنہوں
میں داخل کرے گا جن کے (درختوں اور قصروں کے) نیچے نہریں بہ
رہی ہوں گی اور جن لوگوں نے (احکام اسلام) کا انکار کیا ہے (چند
دن دنیا میں) عیش کر رہے ہیں اور جس طرح چوہائے کھاتے (پیتے ہیں
اسی طرح کھا رہے ہیں اور (آخر میں تو) جہنم ان کا ٹھکانہ ہے۔

حافظ عبید اللہ بن عبد اللہ احکام الحکامی (احنفی) سبعی سے روایت کرتے
ہیں۔ سبعی کہتے ہیں کہ اس سورۃ (محمدؐ) کے بارے میں امام محمد
باقر علیہ السلام سے روایت کی گئی آپ نے فرمایا۔

آیۃ فینا و آیۃ فی بنی امیہ ۷۸

سورۃ محمدؐ کی ایک آیت ہم اہل بیتؑ کے لئے اور ایک آیت بنی امیہ کے لئے ہے۔

۷۸۔ شواہد التنزیل جلد (۲) ص ۱۲۲

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

الَّذِينَ كَفَرُوا لَا يَتَمَتَّعُونَ بِهَا وَلَا يَكُونُ لَهُمْ

الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ

اور بنی امیہ ہی آیت ہے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَا يَتَمَتَّعُونَ بِهَا وَلَا يَكُونُ لَهُمْ

الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ

کے واضح ترین مصداق ہیں

(مؤلف)

۶

أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ يَبِينَةٍ مِنْ رَبِّهِ كُنِيَ زَيْنٌ لَهُ
سُوءٌ عَمِلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ / محمد / ۱۲

ترجمہ۔ تو کیا ایسے لوگ جو اپنے پروردگار (کی توفیق) سے (حق کی) واضح
راہ پر ہوں ان لوگوں کے برابر ہو سکتے ہیں جن کی نگاہوں میں ان
کی بد اعمالیاں کھپ چکی ہیں اور جو اپنی (فسانی) خواہشوں کی پیروی
کرتے ہیں۔

عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی (شافعی) فقیہ اس (آیت) کی تفسیر بیان کرتے
ہوئے کہتے ہیں کہ ابن مردود نے علی علیہ السلام سے روایت کی اپنے ارشاد
فرمایا۔ (سورہ محمد آیت) فِينَا وَآيَةٌ فِي بَيْتِ أُمِّيَّةٍ (کہاں کا
پس جو لوگ خدا کی واضح راہ پر گامزن ہیں۔ وہ اہل بیت علیہم السلام ہیں
اور جن لوگوں کی نگاہوں میں بد اعمالیاں کھپ چکی ہیں۔ وہ بنی امیہ ہیں
(مؤلف)

۷

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ
مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنِينَ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ
لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ
لِلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى وَلَهُمْ
فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ
كَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً
حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ / محمد / ۱۵

ترجمہ۔ جس جنت کا پرہیزگار لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کی کیفیت
یہ ہے کہ اس میں بہت سی نہریں تو ایسے پانی کی ہیں جو (کبھی) متغیر
ہونے والا نہیں اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جن کا مزہ (کبھی) نہ
بدلے گا اور بہت سی نہریں شراب کی ہیں جو پینے والوں کے لئے۔
(انتہائی) لذت (بخش) ہیں۔ اور بہت سی صاف و شفاف شہد کی نہریں
ہیں اور ان کے لئے اس میں ہر طرح کے پھل ہیں نیز (ان سب باتوں کے
علاوہ) ان کے پروردگار کی بخشش ہے کیا ایسے لوگ ان لوگوں کے مانند

وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّى إِذَا خَرَجُوا
مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ
مَاذَا قَالَ إِنْفَ أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ
عَلَى قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَالَّذِينَ
اهْتَدَوْا إِنْ شَاءَ اللَّهُ هُدًى وَاتَّبَعُوا تَقْوَاهُمْ / محمد / ۱۶ / ۱۷

ترجمہ۔ اور (اے رسول) ان میں کچھ ایسے (منافقین بھی) جو تمہاری باتیں
غور سے سنتے ہیں یہاں تک جب وہ تمہارے پاس سے (اٹھ کر)
باہر جاتے ہیں تو جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے ان سے کہتے ہیں کہ (ابھی)
اس شخص نے کیا کہا تھا یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر خدا نے
(ان کے کافر ہونے کی) علامت ڈال دی ہے اور جو اپنی (نفسانی)
خواہشوں کی پیروی کرتے رہتے ہیں اور جن لوگوں نے ہدایت پائی
ہے خدا ان کی ہدایت (کی توفیق) کو اور بڑھا دے گا اور انہیں انکی
پرہیزگاری (کا اجر) عطا کرے گا۔

آلوسی اپنی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ ابن مردود نے علی ابن

ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ جہنم میں رہنے والے ہیں جنہیں اتہانی گرم پانی پلایا
جائے گا سو وہ ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔

حاکم الحافظ الحکامی (الحنفی) روایت کرتے ہیں ہمیں ابوسعید المعادی نے
(اسناد مذکورہ کے ذریعہ) جعفر بن اکسین الہاشمی کے واسطے سے اس آیت کے
بارے میں خبر دی۔ یعنی سورہ محمدؐ۔

(آيَةُ رَبِّنَا وَآيَةُ فِي بَيْتِ أُمِّيَّةٍ)

وہ جن متقین سے جنت کا وعدہ کیا گیا ہے وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے اہل بیتؑ ہیں

اور جو لوگ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے جن کو گرم پانی پلایا جائے گا جس کے سبب
ان کی آنتیں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی وہ سب بنی امیہ ہیں۔

(مولف)

فَمَنْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً
فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَ تَهُمْ
ذِكْرُهُمْ - سورة محمد / ۱۸

ترجمہ - اور یہ (کفار) بجز قیامت کے اور کسی چیز کے منتظر نہیں ہیں کہ وہ
اپنا تک ان پر آپڑے سو اس کی علامتیں تو ابھی چکی ہیں جس وقت وہ
ان کے سامنے آجائے گی تو یہ کہاں (فائدہ رساں) ہوگی۔
ماقظ سلیمان القدوزی (الحنفی) روایت کرتے ہیں کہ فضل ابن عمر کے
واسطے سے امام جعفر الصادق علیہ السلام سے قول خداوند عالم۔

﴿فَمَنْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ
جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَ تَهُمْ مِنْ ذِكْرِهِمْ﴾
کی روایت کی گئی آپ نے فرمایا۔ (ہی ساعۃ قیام القائم) (۱۸) یعنی اس سے
مراد ظہور قائم کا وقت ہے۔

اس آیت میں (السَّاعَةَ) سے مراد قیامت کا اور ظہور مہدی کا وقت

ابن طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ

نزلت سورة محمد آية فينا وآية في بني أمية) اے
و جن لوگوں نے ہدایت حاصل کی وہ اہل بیت علیہم اور اولاد علی ہیں
اور جن کے دلوں پر پھر لگا دی گئی وہ بنی امیہ ہیں۔

(مؤلف)

۱۸ - تفسیر روح المعانی سورہ محمد کی تفسیر کے ذیل میں ذکر کیا گیا ہے

فَكُلُّ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ
وَتَقَطَّعُوا اَرْحَامَكُمْ / محمد / ۲۲ /

ترجمہ :- (اے منافقو!) تم سے بجز اس کے کوئی توقع نہیں کہ اگر تم حکم
بنو گے تو فساد برپا کرو گے اور قطع رحم کرو گے۔

حافظ الحکامی (احمدی) روایت کرتے ہیں کہ: من متصرف بن نصر بن تیمم الواسطی
نے اپنی سند کے ذریعہ ابن عباس کے واسطے سے اس آیت کی تفسیر کی روایت
بیان کی ابن عباس نے کہا۔

تولوا (یعنی بنی امیہ) امر هذه الامة فعملوا بالتجبر
والمعاصي وتقطعوا ارحام نبیہم محمد و اهل بیتیہ ۳ھ
یعنی :- بنی امیہ اس امت کی باگ ڈور سنبھالیں گے۔ پس ظلم و تشدد اور
پاپ کے ڈھیر لگادیں گے اور محمد و اہل بیت محمد کے ساتھ قطع رحم کریں گے

مراد لینے میں کوئی تضاد نہیں ہے اس لئے کہ دونوں (قیامت و ظہور امام) بعض
امور میں مشترک ہیں اور قرآن حکیم میں بھی ظاہر و باطن، تنزیلی و تاویل کثرت
سے پائے جاتے ہیں۔

فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلَامِ وَأَنْتُمْ لَا عَلَوْنَ
وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَتْرُكَكُمْ اَعْمَالُكُمْ - محمد / ۳۰

ترجمہ۔ اور تم ہمت نہ ہارو اور (ان لوگوں کو) صلح کی طرف نہ بلاؤ (کیونکہ اس سے تمہاری کمزوری ظاہر ہوگی) اور غالب تو تم ہی لوگ ہو اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے اعمال کی (جزا) کو تمہیں ذرا بھی کم کر کے نہیں دیگا

حافظ احکام الحکامی (الحقیقی) روایت کرتے ہیں کہ حسن بن احسن اس طرح کہتے تھے کہ اگر تم بنی امیہ کو پہچانتا چلتے ہو تو سورہ محمد کو پڑھو (الذین کفروا) (سورہ محمد) میں ایک آیت ہم اہل بیت کے لئے اور ایک آیت بنی امیہ کے لئے ہے۔ ۵۵
پس اہل بیت علیہم السلام ہی غالب ہیں اور اللہ بھی اہل بیت کے ساتھ ہے۔ اور خداوند عالم اہل بیت کے اعمال کی جزا ذرا بھی کم نہیں دے گا

(مؤلف)

وَلَنْبَلُوَنَّكُمْ حَتَّى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ
وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوْا أَخْبَارَكُمْ -

ترجمہ۔ اور ہم تمہاری ضرورت آزمائش کریں گے تاکہ تم میں سے جو لوگ جہاد کرنے والے اور صبر کرنے والے ہیں انکو ہم سمجھ لیں اور تمہارے حالات کو خوب سا جانچ لیں۔

حافظ احکامی (الحقیقی) روایت کرتے ہیں کہ ہم سے حاکم ابو عبد اللہ الحافظ نے (اپنی سند کے ذریعہ) حرث بن حصیرہ - ابی صادق - ربیعہ بن ناجز کے واسطوں سے (سورہ محمد) کے بارے میں علی بن ابی طالب کی حدیث بیان کی آپ نے فرمایا:-

(سورہ محمد) آیت "فِينَا وَآيَةٌ فِي بَنِي اِمِيَّة" ۵۶
۱ مجاہدین و صابرین علی و فاطمہ اور ان دونوں کی اولاد میں پس پی (اس آیت) کے مصداق کامل اور اکمل ہیں - ۲

(مؤلف)

(۱)

لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ

عَذَابًا أَلِيمًا - الفتح / ۲۵

ترجمہ :- اور اگر یہ (ایماندار) لوگ (مکے سے) ٹل گئے ہوتے تو ہم ان (مکہ والوں) میں سے ان لوگوں کو ضرور دردناک سزا دیتے جنہوں نے کفر کیا ہے۔

حافظ سلیمان القندوزی (محقق)، روایت کرتے ہیں کہ قول خداوند عالم

(لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا)

کے بارے میں امام جعفر الصادق علیہ السلام سے روایت کی گئی آپ نے فرمایا

ان، اللہ و داعی مومنین من اصحاب قوم کافرین

و منافقین، و قائلین ان یظهر حتی تخرج و داعی

اللہ - فاذا اخرجت ظهر فیکتل الکفار

و المنافقین - ۵۶

یقیناً کافروں اور منافقوں کی صلیبوں میں اللہ کی امانتیں (یعنی) مومنین

۵۶ - ینابیع المودہ ص ۱۷

(۶۱)

سُورَةُ الْفَتْحِ

اس میں دو آیتیں ہیں

۱- لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ / ۲۵

۲- وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا

عَظِيمًا -

۲۹/

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا - الفتح / ۲۹

ترجمہ :- اللہ نے جو ایمان لائے ہیں اور نیکو کار ہیں ان سے بہت
بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے

حافظ اسحاق (الحکامی الحنفی) فرات بن ابراہیم سے (اپنی سند کے
ذریعہ اسدی سے قولہ تعالیٰ - (وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا - الى آخر الایہ)
کے بارے میں ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔

ابن عباس نے فرمایا (نزلت فی آل محمد (صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم) کھ

یہ آیت آل محمد کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۵۷۷ - شواہد التنزیل جلد (۱) ص ۳۱۳

موجود ہیں اور جب تک خدا کی امانتیں باہر نہ آجائیں گی اس وقت تک
ہمارا قائم طلب ہر نہیں ہوگا۔ پس جب امانتیں نکل آئیں گی تو ہمارا
قائم، ظاہر ہوگا اور کفار و منافقین کو قتل کرے گا۔

مَنْ لَمْ يَأْمُرْ بِالْعَدْلِ وَالْإِيمَانِ
فَالْأُمَّةُ كُفْرًا - الفتح / ۲۹

ترجمہ :- جو شخص عدل و ایمان کا حکم نہ کرے
تو پوری امت کفر ہے۔

ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔

ابن عباس نے فرمایا (نزلت فی آل محمد (صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم) کھ

یہ آیت آل محمد کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۵۷۷ - شواہد التنزیل جلد (۱) ص ۳۱۳

۵۷۷ - شواہد التنزیل جلد (۱) ص ۳۱۳

۵۷۷ - شواہد التنزیل جلد (۱) ص ۳۱۳

ترجمہ :- تم دونوں ہر اس سرکش کا فر کو جہنم میں (ے جا کر) ڈال دو۔

(یہ سن کر) آتش نے فوراً کہا کہ مجھ سے سندیان کرنا۔ مجھ سے سندیان کرنا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

آء حبیبہ اللہ الحسین علیہ السلام

آتش نے کہا مجھ سے ابی المثلک الناجی نے ابی سعید الخدری کے واسطے سے حدیث رسول اللہ بیان کی۔ ابی سعید الخدری کہتے ہیں کہ پیغمبر اسلام

سورة قاف

اس میں تین اُمتیں ہیں

۱۔ اَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ / ۲۴

۲-۳: واستمع يوم ينادى المنادى

(تا) يوم الخروج / ٢١-٢٢

نے فرمایا۔

اذا كان يوم القيامة قال الله تعالى لي
ولعلي. القيا في النار من بغضكما. وادخل
في الجنة من احبكما

قیامت کے روز خداوند عالم مجھ سے اور علی سے کہے گا کہ جس نے بھی تم
دونوں کو غضبناک کیا تھا اس کو جہنم میں ڈال دو۔ اور جو شخص مجھے تمہیں دوست
رکھتا تھا اس کو جنت میں داخل کرو۔

اور اسی لئے خداوند عالم فرماتا ہے (القیامی جہنم کل کفار عنید)
شریک بن عبد اللہ کہتا کہ (اعمش کی اس بات کو ابو ضیف نے سنا، تو وہاں
بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہنے لگا کہ یہاں سے نکل چلو کہیں اس سے زیادہ سخت
چیز نہ سنا پڑے۔ ۳۸

اور اسی حدیث مثل ایک عالم اہل سنت نے بھی اپنی کتاب (المنقب
الفاخرة في العشرة الطاهرة) میں نقل کیا ہے جس کو علامہ بحرانی نے ابن
مسعود کی سند سے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) نقل کیا ہے حدیث کے آخر میں اس
طرح ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يا ابن
مسعود اذا كان يوم القيامة يقول الله عزو
جل لي ولعلي: ادخل النار من شئتما. و

ذلك قوله تعالى (القيامی جہنم کل کفار
عنید)

فالکفار من جحد نبوتی. والعنید من
عاند علیاً واهل بيته و شيعته۔ ۳۹

پیغمبر اسلام نے فرمایا اے ابن مسعود جب قیامت کا دن ہوگا تو خداوند عالم
مجھ سے اور علی سے فرمائے گا جس کو تم چاہو اے جہنم رسید کرو۔ اور اسی لئے
خداوند عالم فرماتا ہے۔

(القیامی جہنم کل کفار عنید)

ترجمہ ۱۔ تم دونوں ہر سرکش کافر کو جہنم میں ڈال دو۔

پس جنہوں نے بھی میری نبوت کا انکار کیا وہ کافر ہیں اور جس نے
علی و علی کے اہل بیت اور ان کے شیعوں سے دشمنی کی وہ عنید ہے

۲ ۳

وَاسْتَمَعَ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادُ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ
يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ يَوْمُ
الْخُرُوجِ - (ق / ۴۱ / ۴۲)

ترجمہ :- اور غروب غور سے سنو جس دن پکارنے والا (فرشتہ اسرافیل)

ایک ایسی جگہ سے جو کہ (آسمان سے) قریب ہے آواز دے گا (کہ تم
سب اٹھا ہوجاؤ) جس دن (سب لوگ) بالیقین اس کی چیخ (نفاثانہ)
کو سنیں گے وہی دن (لوگوں کے قبروں سے دوبارہ زندہ ہو کر) نکلنے
کا دن ہے۔

حافظ القندوزی (محقق) شافعی فقیہ کی کتاب (فرائد السمطين) سے روایت
کرتے ہیں۔ شافعی فقیہ کہتا ہے کہ امام رضاؑ سے قول خداوند عالم۔ یوم یناد المنادی
من مکان قریب) کے بارے میں روایت کی گئی۔ اور آیت یوم یسمعون
الصیحة بالحق ذالک یوم الخرج۔ امامؑ نے فرمایا۔ اس سے میرے قریب
قائم المہدی کا خروج مراد ہے۔ ۳۱

۳۲ - ینا یبع المودہ ص ۳۱

سُورَةُ النَّازِعَاتِ

اس میں تین آیتیں ہیں

۱- ۲- کانوا قليلاً من الليل ما يهجعون
وبالاسحار هم يستغفرون / ۱۷- ۱۸

۳- فغرب السماء والأرض انه
الحق / ۲۳

كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ۚ
بِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ - / الذاریات ۱۸-۱۷

ترجمہ۔ یہ رات کو بہت کم سویا کرتے اور پچھلے کو اپنے گناہوں کی بخشش کی دعا میں کیا کرتے تھے۔

حافظ احکامی (احق) روایت کرتے ہیں کہ ہم سے ابو بکر بن مؤمن نے (اپنی اسناد کو) کے ذریعہ (سعید بن جبیر سے عبد اللہ بن عباس سے قول خداوند عالم) کانوا قلیلاً من اللیل ما یہجعون کے بارے میں روایت کی عبد اللہ بن عباس نے کہا نزلت فی علی بن ابی طالب۔ والحسین والحسین وفاطمۃ علیؑ یعنی یہ آیت کریمہ علی بن طالب حسن وحسین اور فاطمہ علیہم السلام کے بارے میں نازل ہوئی۔

۱ جب پہلی آیت کریمہ اہلبیت کے بارے میں نازل ہوئی ہے تو ضروری ہے کہ دوسری آیت بھی انہیں کیلئے نازل ہوئی ہے اس لئے کہ دوسری آیت پہلی آیت پر عطف ہوئی ہے اور اسکی ضمیر بھی پہلی والی آیت کی طرف پلٹ رہی ہے۔ دونوں آیات آپس میں اس طرح ہیں جیسے صفت کے بعد صفت ہوتی ہے۔

فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقُّ مِثْلِ
مَا أَنْتُمْ تَنْطِقُونَ / الذاریات / ۲۳

ترجمہ۔ زمین و آسمان کے مالک کی قسم یہ (جن چیزوں کا تم سے وعدہ کیا

ہا رہا ہے) ویسی ہی (بر) حق ہیں جیسے کہ تم بول رہے ہو۔

حافظ سلیمان القندوزی (احق) روایت کرتے ہیں اسحاق بن عبد اللہ کے واسطے سے قولہ تعالیٰ۔

(فوسب السماء والارض انه لحق)

کی روایت امام زین العابدین علیہ السلام سے کی گئی آپ نے فرمایا۔

(۱: ان قیام قائمنا لحق۔ مثل ما انکم تنطقون)

یقیناً ہمارے قائم کا ظہور کرنا اسی طرح حق (سچا) ہے جیسا کہ تم بولتے ہو۔

۴۱

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُنٍ ۖ فَارْكَبِينَ بِمَا
 اتَّهَمُوا رَبَّهُمْ ۖ وَقَالُوا رَبُّهُمْ عَذَابُ
 الْجَحِيمِ ۖ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ
 تَعْمَلُونَ ۖ مُتَكَبِّرِينَ عَلَىٰ سُورٍ مَّصْفُوفَةٍ
 وَرَوَّاحِينَ ۖ بِحُورٍ عِينٍ / الطور / ۲۰-۱۷

ترجمہ۔ پرہیزگار لوگ تو وہ بلاشبہ (جنت کے) باغوں اور عیش کے سامانوں
 میں انھیں ان کے پروردگار نے (جو نعمتیں) دی ہوں گی ان سے خوش
 دل ہوں گے (اور) انھیں ان کا پروردگار دوزخ کے عذاب سے بچا
 چکا ہوگا (اور ان سے کہا جائے گا کہ تم دنیا میں) جو (نیک اعمال)
 کیا کرتے تھے اس کے عوض میں (الطینان) ان تختوں پر تکیے لگائے
 بلا مشقت کھاؤ پیو جو برابر رکھے ہوئے ہیں اور ہم انھیں گوری چٹی فلج
 چشم (حوروں) کا پہلو نشین بنادیں گے۔

حافظ الحکامی (المحنی) روایت کرتے ہیں کہ ہم سے منتصر بن نصر نے چند واسطوں
 کی (سند سے تذکرے کے ساتھ) مجاہد سے۔ اور مجاہد نے قول خداوندی

سورة الطور

اس میں آٹھ آیتیں ہیں

۴-۱۔ ان المتقين في جنّٰتٍ و نعيم (تا)

و نر و جنّٰهم بحور عين / ۲۰-۱۷

۵-۸۔ و الّٰذين امنوا و اتبعتم ذريّتهم

(تا) كانهم لوّك مكنون / ۲۱-۲۲

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ
الْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ
عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ
هَيَّئْهُ وَامْدُدْ لَهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِمَّا
يَشْتَهُونَ ۚ يَتَنَزَّعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَغَوًا
فِيهَا وَلَا تَأْتِيهِمْ ۚ وَيُطَوَّفُ عَلَيْهِمْ غُلَمَانٌ
لَهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَكْنُونٌ - ۲۱/۲۳

ترجمہ ۱۔ اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اور ان کی اولاد نے ایمان سے
(متصف ہونے میں) ان کی پیروی کی ہے تو ہم ان کی اولاد کو
ان سے ملحق کر دیں گے اور ان کے (نیک) اعمال (کے ثواب)
میں کوئی کمی نہیں کریں گے اور ہر انسان جو کچھ (اچھے یا برے
اعمال) وہ کر چکا ہے اس (کی جزایا سزا) میں مبتلا ہوگا اور
ہم انہیں میوے اور گوشت جس قسم کا وہ چاہیں گے پے در
پے عطا کریں گے اور یہ جنت میں ایک دوسرے سے (شراب کے)

۱) ان المتقين - الخ۔ کے بارے میں ابن عباس سے حدیث بیان کی ابن
عباس فرماتے ہیں :-

نزلت خاصة في علي وحزرة وجعفر وفاطمة۔

یہ آیات خصوصیت سے علیؑ و حمزہؑ و جعفرؑ و فاطمہؑ کے لئے نازل ہوئی
جو بیان کرتی ہیں کہ یقیناً جنہوں نے دنیا میں شرک - فواحش اور گناہان کبیرہ
سے پرہیز کیا وہ جنت کے باغوں میں ہوں گے اور جنت کی نعمتوں میں
ہوں گے۔

ابن عباس کہتے ہیں - ان میں سے ہر ایک کے لئے جنت کے اصلی
طبقے میں ایک باغ ہے جس کے درمیان ہر ایک کے لئے جنت
کے خیمہ کے درمیان سونے اور موتیوں سے بنا ہوا تخت ہوگا اور ہر تخت پر ستر
(قسم کے) فرش ہوں گے - ۱۰

۱ ہم نے بعد والی آیات اس لئے بیان کی ہیں کہ جن حضرات کا تذکرہ پہلی
آیت میں ہوا ہے ان کے صفات بعد والی آیات میں بھی موجود ہیں اور جب ثابت
ہے کہ پہلی آیت اہل بیت علیہم السلام سے متعلق ہے چنانچہ بقیہ بعد والی آیات
بھی اہل بیت علیہم السلام ہی سے متعلق ہونا چاہیئے ۲

(مؤلف)

وہ ساعرے رہے ہوں گے جس میں نہ کوئی لغویت ہوگی اور نہ کوئی گناہ
اور ان کی خدمت کے لئے ان کے پاس وہ غلام آجارہے ہوں گے
(جو صاف ستھرے) بحفاظت رکھے ہوئے موتیوں کے مساند
ہوں گے۔

حافظ الحکامی (الحق) روایت کرتے ہیں کہ ہمیں محمد بن عبد اللہ نے
اپنی اسناد کے ذریعہ ابی مالک کے واسطے سے قول خداوند عالم (والذین
آمَنُوا واتبعتهم ذریتهم) کے بارے میں ابن عباس سے خبر دی ابن
عباس کہتے ہیں کہ یہ آیت پیغمبر اسلام و علی وفاطمہ حسن و حسین علیہم السلام کے
بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ۱۷

اسکی روایت بھی حافظ الحکامی ہی نے کی ہے کہ ابو نصر محمد بن مسعود بن
محمد نے (اپنی اسناد کے ذریعہ) ابن عمر سے روایت کی۔ ابن عمر کہتا ہے کہ
جب کبھی ہم شہر کرتے تھے تو کہتے تھے ابو بکر و عمر و عثمان، پس ایک شخص نے
کہا اے عبد الرحمن علی کا نام کیوں نہیں لیا ؟

(یہ سن کر) ابن عمر نے کہا تجھ پر دائے ہو۔ علیؑ تو اہلبیت سے ہیں (ہمارا)
قیاس ان پر نہیں کیا جاسکتا (اور) علیؑ تو درجے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کے برابر ہیں (اسی لئے) تو خداوند عالم فرماتا ہے :
والذین آمنوا واتبعتهم ذریتهم (ففاطمة مع رسول

۱۷ شواہد التزئیل جلد (۲) ص ۱۹۷

۳۲۲

اللہ فی درجۃ و علی معہما) ۱۸

پس فاطمہ رسول کے ہمراہ ہوں گی اور علی ابن طالب علیہ السلام، دونوں
کے ہمراہ ہوں گے۔

یہ احادیث مکرر بیان ہوئی ہیں۔ (روایت میں) صرف ایک آیت کا
تذکرہ کیا گیا ہے لیکن یہ آیات آپس میں ایک دوسرے سے مربوط ہیں جنہوں
نے (مستقل ایک جیسے کی شکل اختیار کر لی ہے) لہذا ہم نے تمام آیات
کو ذکر کیا ہے اور جب پہلی والی آیت کا شان نزول اہل بیت سے متعلق ہے
لہذا اس سے مربوط بقیہ آیات بھی اہل بیت علیہم السلام ہی سے متعلق ہیں۔

۱۸ شواہد التزئیل جلد (۲) ص ۱۹۸-۱۹۷

۳۲۳

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَالنُّشُقُ الْقَمَرُ - ۱/

ترجمہ :- قیامت قریب آگئی اور چاند شق ہو گیا۔

حافظ سیلان القدوزی (الحنفی) روایت کرتے ہیں کہ مفضل بن عمر کے واسطے سے امام صادق علیہ السلام سے قولہ تعالیٰ - (اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَالنُّشُقُ الْقَمَرُ) کی روایت کی گئی امام علیہ السلام نے فرمایا - (السَّاعَةُ قِيَامُ الْقَائِمِ قَرِيبٌ) یعنی قیام قائم کا وقت قریب آچکا ہے۔

۱ اس آیت مجیدہ کی تفسیر جو امام صادق علیہ السلام نے فرمائی ہے یہ تفسیر تاویل اور باطن سے ہے جس کا وجود قرآن حکیم میں بکثرت پایا جاتا ہے یہاں تک کہ احادیث شریفہ بھی بکثرت موجود ہیں مثلاً حدیث میں ہے - (ان للقرآن سبعة بطون) یعنی قرآن کے لئے سات باطن ہیں، اور اسی چیز کو (امام غزالی) و (فخر الدین الرازی) اور (حصاص) وغیرہ نے بھی معتبر جانا ہے کہ جن کے کچھ کلمات بعض سورتوں سے متعلق سابقاً ذکر چکے ہیں۔ اس لئے کہ قرآن اس طرح کا معجزہ ہے جس کی مثال پیش کرنے سے انسان عاجز ہے (مؤلف)

سورة القمر

اس میں ایک آیت ہے

۱- اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَالنُّشُقُ الْقَمَرُ - ۱/

۴۱

مرج البحرین يلتقيان ۵ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ
لَا يَبْغِيَانِ ۶ فَيَأْتِي الْآخِرُ بِكُمَا تَكْذِبَانِ ۷
يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللَّوْءُ وَالْمَرْجَانُ

ترجمہ :- اسی نے دو دریاؤں کو ملا دیا ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے
ملے ہوئے بھی ہیں اور ان دونوں کے درمیان ایک (اللہ کی بنائی
ہوئی) اڑ بھی ہے کہ (جس کی وجہ سے) اور وہ دونوں (اپنی حد سے
اگے) نہیں بڑھ سکتے تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کن کن
نعمتوں کا انکار کرو گے۔

فقیر شافعی جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی اپنی تفسیر میں روایت
کرتے ہیں کہ ابن مردویہ نے ابن عباس سے قول خداوند عالم (مَرْجُ الْبَحْرَيْنِ
يَلْتَقِيَانِ) کے بارے میں روایت کی ابن عباس کہتے ہیں۔ یعنی علی وفا طمہ۔
(بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ) ابن عباس نے کہا اس سے مراد پیغمبر اسلام ہیں۔
(يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللَّوْءُ وَالْمَرْجَانُ) ابن عباس نے کہا اس سے مراد حسن حسین ہیں

۵۰ - تفسیر دار المنثور جلد (۶) ص ۱۲۲

۴۲۷

۱

سورة الرحمن

اس میں پانچ آیتیں ہیں

۴۱ - مرج البحرین يلتقيان (تا ۱)

۱۹-۲۱

اللؤلؤ والمرجان /

۵ - يعرف المجرمون بسيماهم /

۴۱ /

(۲) اگرچہ اس حدیث کو حافظ المحکاتی نے ایک دوسری آیت کے ضمن میں بیان کیا ہے چونکہ اس میں کلمہ - اصحاب الیمین کی تفسیر بیان کی گئی ہے اسی وجہ سے اس روایت کو ہم نے اس مقام پر بیان کر دیا ہے -

وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۖ فَسَلَامٌ

لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۖ (الواقعہ ۹۰ - ۹۱)

ترجمہ - اور اگر یہ (داہنے ہاتھ) میں نامہ اعمال پانے والوں میں سے ہے تو (اس سے کہا جائیگا کہ) تیرے لئے (عذاب خدا سے) سلامتی ہے (کیوں کہ) تو (اعمال نامہ کو) داہنے (ہاتھ میں پانے) والوں میں سے ہے -

حافظ المحکاتی (الحنفی) روایت کرتے ہیں کہ ہم سے قاضی ابوجبر المجہری نے اپنی اسناد کے ذریعہ جابر کے واسطے سے مذکورہ حدیث بیان کی - امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن میں (ذکر شدہ) اصحاب الیمین سے ہم اہلیت کے شیعہ مراد ہیں ۱۲

اس مقام پر دو باتیں قابل ذکر ہیں

(۱) اگر اصحاب الیمین سے مراد اہل بیتؑ کے شیعہ لئے جائیں تو اہل بیت بذات خود ان (شیعوں) سے بہتر و افضل ہیں کہ جن پر یہ آیت منطبق ہوتی ہے لہذا یہ آیت شیعوں کی فضیلت سے مربوط ہوگی -

۱۲ - شواہد التنزیل جلد (۲) ص ۲۹۴

۱

أَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (الحجرات/ ۱۷)

ترجمہ:- جان رکھو کہ خدا یقیناً زمین کو اس کے مردہ (اوسر) ہونے کے بعد زندہ

(زرخیز) بنا دیا کرتا ہے بے شک ہم نے تمہارے فائدہ کے لئے (اپنی

قدرت کی) واضح نشانیاں کر دی ہیں تاکہ تم سمجھو۔

حافظ القندوزی (احمدی) روایت کرتے ہیں کہ سلام بن المستیر کے واسطے

سے امام باقر علیہ السلام سے۔ قول خداوند عالم کی روایت کی گئی۔ (اعلموا ان

اللہ یحیی الارض بعد موتها) امام باقر علیہ السلام نے فرمایا

(یحییہا اللہ بالقائم فیعدل فیہا فیمحی الارض بالعدل بعد موتها

بالظلم) ۳؎

یعنی خداوند عالم قائم (المہدی) کے ذریعہ (زمین کو زندہ فرمائے گا پس قائم)

(زمین) میں عدل و انصاف سے کام لیں گے۔ اور۔ ظلم کے ذریعہ مردہ

زمین کو عدل کے ذریعہ حیات بخشیں گے۔

۳؎۔ مینا بیع المودہ ص ۵۱۴

۲۳۹

سُورَةُ الْحَدِيدِ

اس میں دو آیتیں ہیں

۱۔ أَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ

موتها۔ ۱۷/

۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ

آمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كَفْلِينَ

۲۸ / من رحمته۔

۲۳۸

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ
يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ سَرِّحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ
لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ
عَفُورٌ رَحِيمٌ -
رِزِ احمدید / ۲۸

ترجمہ :- اے ایمان والو خدا (کی معصیت) سے ڈرو اور اس کے رسول پر
ایمان لے اؤ وہ تمہیں اپنی رحمت سے ثواب کے دو حصے عطا کرے گا
اور تمہارے لئے ایک ایسا نور قرار دے گا جس کے سہارے تم (مہرط
پر) چلو گے اور تمہارے (گزشتہ) گناہوں کو بخش دے گا
اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے

حافظ عبید اللہ احکامی (الحقی) روایت کرتے ہیں کہ فرات بن ابراہیم
الکوفی نے (اپنی سند کے ذریعہ) قول خداوند عالم (يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ
مِنْ سَرِّحْمَتِهِ) کے بارے میں ابن عباس سے روایت کی ابن عباس نے
کہا — یو تکم کفلیں من سرحمتہ سے مراد حسن اور حسینؑ
ہیں۔ — وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ سے علی بن ابی

طاب علیہ السلام مراد ہیں۔

شاید آیت کریمہ میں (يُؤْتِكُمْ) اور (يَجْعَلْ لَكُمْ) میں یو تکم سے
مراد عطا ہوا اور یجعل سے قرار معنوی مراد ہوں اور علی حسن و حسین کی ہدایت (بھی)
ایسی ہی ہے اس لئے کہ جن لوگوں نے ان سے ہدایت حاصل کی وہ مہرط مستقیم
پر ثابت قدم رہیں گے

۱

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ يَذْكُرُونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
وَكُتِبَ لَهُمُ الْقِتَالُ وَابْنَاءُهُمْ أَوْ إِخْوَانُهُمْ
أَوْ عَشِيرَتُهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ
الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِنْهُ ۖ وَ
يُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ
اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ - المجادلہ ۲۲

ترجمہ :- جو لوگ خدا پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں تم انھیں اس
مال میں نہ پاؤ گے کہ وہ ان سے محبت کرتے ہوں جو خدا کے اور
اس کے رسول کے مخالف ہیں اگرچہ ان کے باپ دادا یا ان کے
بیٹے (پوتے) یا بھائی یا ان کے خاندان (والے) ہی (کیوں نہ) ہوں
بہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان کی (علامتوں) کو

سُورَةُ الْمَجَادِلَةِ

اس میں ایک آیت ہے

۱۔ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ -

۲۲/

أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ
الْمُفْلِحُونَ

ترجمہ: آگاہ ہو جاؤ کہ خداوند عالم ہی کا گروہ فلاح و بہبود پائیوا لایہ۔

(جب جندل نے پیغمبر اسلام کی زبانی آپ کے اوصیاء اور متقین کی تعریف سنی تو بے ساختہ کہنے لگا۔ الحمد للہ الذی وففتعرتهم ۱۵ اس پر وردگار کا شکر ہے کہ جس نے مجھے (آئمہ اثنا عشر) کی معرفت کی توفیق عطا کی۔

(پیغمبر اسلام کا آیت کریمہ (أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ) کے ذریعہ یہ استدلال فرمانا کہ شیعہ اہل بیت علیہم السلام اور اہل بیت کی محبت میں ثابت قدم (مومنین) اس آیت مذکورہ کے افراد اور مصداق ہیں اس بات پر دلیل ہے کہ آیت میں جتنے بھی اوصاف اور خصوصیات کا تذکرہ ہوا ہے وہ سب شیعیان اہل بیت علیہم السلام کے ہیں اس لئے آیت شریفہ میں کلمہ (أُولَئِكَ) ان تمام حضرات کی جانب اشارہ ہے جن کے اوصاف گزر چکے ہیں۔

(چنانچہ آیت مذکورہ سے اس طرح نتیجہ برآمد ہوگا کہ)

شیعہ اہل بیت علیہم السلام ہی اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں۔

شیعہ اہل بیت وہی ہیں جو مخالفین خدا و رسول سے دوستی نہ کرتے ہوں

ثبت کیا ہے اور انھیں اپنی روح (یعنی قرآن) کے ذریعہ سے قوی بنا دیا ہے اور انھیں (قیامت کے دن) وہ ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی اور وہ ہمیشہ انھیں میں (مقیم) رہیں گے خدا ان سے راضی اور یہ خدا سے راضی ہیں خدا کا گروہ یہی لوگ ہیں۔ اور آگاہ ہو جاؤ کہ خدا ہی کے گروہ فلاح و بہبود پانے والے ہیں۔

حافظ القندوزی (الحنفی) جابر بن عبد اللہ انصاری سے (جندل بن جنادہ بن جبر) یہودی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (آپ کے اوصیاء کے بارے میں سوال) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے بارہ اوصیاء کے نام بتلائے و نیز پیغمبر اسلام کے سامنے اس یہودی کے اسلام قبول کرنے کی روایت کی گئی ہے۔

جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
(طوبی للمتقین علی محبتهم) (یعنی الائمۃ الاثنی عشر)
أُولَئِكَ الَّذِينَ وَصَفَهُمُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ

متقین کے لئے (آئمہ اثنا عشر) کی محبت میں خوشخبری ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی خداوند عالم نے (ہدیٰ للمتقین الذین یومنون بالغیب) کہہ کر تعریف کی ہے

پھر خداوند عالم فرماتا ہے۔

سُوْرَةُ الْحَشْرِ

اس میں دو آیتیں ہیں

۱۔ مَا فَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولٍ مِنْ

أَهْلِ الْقُرَى - 4/

۲۔ وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ

كَانَ بِهِمْ خِصَاصَةٌ - 9/

اگرچہ ایسے لوگ ان کے باپ، دادا یا بیٹے، پوتے یا بھائی اور کنبہ والے ہی کیوں نہ ہوں۔

شیعہ اہل بیتؑ ہی وہ ہیں کہ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثابت اور راسخ کر دیا ہے۔

شیعہ اہل بیتؑ ہی وہ حضرات ہیں کہ جن کی تائید خداوند عالم نے ان کی (روح) یعنی قرآن کے ذریعہ فرمائی۔

شیعہ اہل بیتؑ ہی وہ ہیں جن کو خداوند عالم جنت کے (ایسے باغوں) میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

شیعہ اہل بیتؑ ہی وہ ہیں کہ خدا جن سے خوش ہوا اور یہ خدا سے خوش ہوئے اور یہی حضرات (ہم حزب اللہ - ہم المفلحون) یعنی گروہ خدا اور کامیاب (گروہ) کے مصداق ہیں۔ اور جب پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا (اولئک) یعنی اہل بیتؑ کی محبت میں ثابت قدم رہنے والے اس کے معنی ہوں گے کہ تمام اوصاف مذکورہ شیعیان اہل بیتؑ سے متعلق ہیں،

(مؤلف)

(قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ابو جعفر بن جریر
(الطبری) (ولذی القربی) کی تفسیر کرتے ہیں کہ اس سے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابتدار مراد ہیں۔ ۱۷
اور سمجھو دی نے اپنی کتاب (وفار الوفا) میں کہا ہے کہ اس سے مراد بزرگی
ہے۔

واقعی نے کہا ہے کہ قبیلہ بنی نفیر کا ایک عالم جب پیغمبر اسلام پر ایمان لایا
تو اس نے اپنے (تمام) مال کو جو سات عدد باغات پر مشتمل تھا رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دے دیا۔

اور زبائرنے محمد بن کعب سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے صدقات ایک دولت مندی یہودی کا مال تھا۔ جنگ اُحُد کے دن
اس یہودی نے بقیہ دیگر یہودیوں سے کہا کہ۔ تم لوگ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
کی مدد کیوں نہیں کرتے۔ خدا کی قسم تم یہ بھی جانتے ہو کہ (پیغمبر محمد) کی مدد کرنا
حق ہے۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ آج ہفتہ کا روز ہے۔ (اس نے کہا کہ
تمہارے لئے کوئی ہفتہ کا روز نہیں ہے۔ یہ کہہ کر تلوار اٹھا کر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو لیا اور آنحضرت کی ہمراہی میں جہاد کرنا شروع
کیا یہاں تک کہ شدید زخمی ہو گیا۔ اور جب اس کا وقت وفات قریب پہنچا
تو اس نے کہا کہ میں اپنا (تمام) مال محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیتا ہوں

۱۷۔ جامع البیان فی تفسیر القرآن / سورۃ الممتحنہ کی تفسیر کے ذیل میں

۱

مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ
وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ .

ترجمہ۔ خدا اپنے رسول کو جو کچھ بے لڑے بڑے بستیوں کے (کافر) لوگوں
سے دلا دے وہ خاص خدا کے لئے ہے اور اس کے رسول کے لئے
اور (رسول کے) قرابتداروں کے لئے ہے۔

علامہ بحرانی نے اس آیت کی تفسیر میں ثعلبی کی تفسیر سے ابن عباس کے
واسطے سے روایت کی۔ ابن عباس کہتے کہ ان (اہل القرى سے مراد) قرہنہ
ونفیر جو کہ مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اور فدک جو کہ مدینہ کے اطراف
میں واقع ہے۔ خیبر اور قرہ عرستہ وینبع ہے۔ (ان تمام بستیوں کو) خداوند عالم
نے اپنے رسول کے لئے قرار دیا آنحضرت جس طرح چاہیں تصرف فرمائیں۔
اور جب پیغمبر اسلام نے اس کو تقسیم فرمایا تو خداوند عالم نے آیت ۔

مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ
وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ ۝ نازل فرمائی۔

۱۷۔ غنایہ المرام ص ۳۲۲

وَيُؤْتِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوْقِ شَخْخَ نَفْسِهِ ۝
فَأَلَمَكَ هُمْ الْمُنْذِرُونَ - الحشر ۹/

ترجمہ - اور یہ لوگ دوسروں کو اپنے نفسوں پر مقدم رکھتے ہیں خواہ ان کے
ساتھ فقر و فاقہ ہی (کیوں نہ لگا ہو) اور جن لوگوں کو ان کے نفس کی کجی
سے محفوظ کر دیا جائے تو درحقیقت ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

حافظ الحکامی (المحنی) روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ابو عبد اللہ الشیرازی
نے (اپنی سند کے ذریعہ) ابی ہریرہ کے واسطے سے خبر دی۔

ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
کی خدمت میں اپنی گرسنگی کی شکایت کی۔ چنانچہ آنحضرتؐ اس شخص کو اپنی
ازواج کے گھر بھیجا۔ آنحضرتؐ کی ازواج نے کہا ہمارے یہاں
کچھ نہیں ہے پس آپ نے فرمایا کہ اس رات اس شخص کی مہمانی کون کریگا۔؟

علیؑ نے فرمایا یا رسول (اس خدمت کے لئے) میں حاضر ہوں
چنانچہ علیؑ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس آئے اور شہزادی کو اس واقعہ کی

آپ جس طرح چاہیں تصرف فرمائیں۔ پس یہی تمام اموال پیغمبر اسلام (صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم) کے صدقات قرار پائے۔

اور جس مال کی (اس شخص) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
لئے وصیت فرمائی وہ سات عدد باغ - (۱) الدال (۲) برقہ (۳) الصافیہ
(۴) مٹی (۵) مشربہ ام ابراہیم (۶) لاعواف (۷) حنی تھے۔ ان تمام
باغات کو آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کیلئے
خصوصیت سے وقف کر دیا۔ پیغمبر اسلامؐ کو باغات سے صرف اپنے اور اپنے
جہانوں کے لئے خرچ لیا کرتے تھے۔ پھر شہزادی فاطمہ الزہراءؑ نے اپنی
وفات کے وقت تمام باغات اور جو کچھ بھی اس وقت آپ کے پاس موجود تھا۔
سب کی وصیت امیر المومنین علی بن علی علیہ السلام کو وصیت فرمائی۔ ۱۸

خبر دی بشہزادی نے فرمایا ہمارے پاس ایک بچے کی خوراک کے علاوہ کچھ نہیں لیکن ہم اپنے نفس پر اپنے جہان کو مقدم کرتے ہیں۔

علیؑ نے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہما کو حکم دیا کہ تم بچوں کو سلاؤ اور میں جہان کے لئے چراغ گل کئے دیتا ہوں۔ شہزادی نے بچوں کو سلا یا اور جہان نے کھانا تناول کیا۔ جب صبح ہوئی تو خداوند عالم نے (اہلبیت) علیہم السلام پر آیت - (وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ) نازل فرمائی۔

حافظ المحکاتی (المخفی) اسی طرح کی (ایک دوسری) روایت کرتے ہیں کہ ہمیں عقیل نے (اپنی سند کے ساتھ) مجاہد کے واسطے سے قول خداوند عالم (وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ) کے بارے میں ابن عباس سے روایت کی۔ ابن عباس کہتے ہیں:-

نزلت فی علی و فاطمہ والحسن والحسین علیہم السلام ۱۹

یہ آیت علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام کے بارے میں نازل ہوئی۔

۱۹۔ شواہد التنزیل / جلد (۲) ص ۲۳۶

۲۰۔ شواہد التنزیل / جلد (۲) ص ۲۳۷

سورة الصف

اس میں دو آیتیں ہیں

۱۔ یُرِیدُونَ لِیُطْفَئُوا نَورَ اللّٰہِ

۱۔

بِأَفْوَہِهِمْ /

۲۔

ہُوَ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰی

وَدِیْنِ الْحَقِّ -

۹/

(یقیناً اللہ (عہدہ) امامت کو تمام کر کے رہے گا جو کہ نور ہے۔ اور اسی وجہ سے خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ (میان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جس کو ہم نے نازل کیا)
پھر اسام نے فرمایا۔ (آیت میں) نور سے مراد امام ہے۔

۱

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَهِهِمْ
وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ / الصف ۸
ترجمہ ۱۔ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے دہنوں سے (بھونک مارا کر)
بجھادیں اور اللہ اپنے نور کو تمام کر کے رہے گا چاہے کافر لوگ
(اسے) ناپسند ہی (کیوں نہ) کریں۔

ماظ القندوزی (المحقق) اس آیت کی تفسیر علی بن الحسین علیہم السلام
سے اس طرح کرتے ہیں ۱۔

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَهِهِمْ وَاللَّهُ
مُتِمُّ نُورِهِ۔

امام علیہ السلام نے فرمایا ۱۔

ان الله متمم الامامة وهي نورٌ - وذالِكَ
قوله تعالى - (فأمنوا بالله ورسوله والنور
الذي أنزلنا - ثم قال النور هو الامام - الله

۱۲۔ ينابيع الموده

بھی کافر بغیر قتل ہوئے نہ بچ سکے گا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی کافر پتھر میں (چھپا ہو تو)
وہی پتھر پکار کر کہے گا۔ اے مومن میرے اندر کافر پوشیدہ ہے پس مجھے توڑ
کر اس کافر کو قتل کر دے۔ ۲۲

(یہی آیت کریمہ دو سوروں (۱) سورہ توبہ، (۲) سورہ الصف) میں مکرر
بیان ہوتی ہے اور ہم نے بھی اس آیت کو قرآن کریم کی تاسی پیروی کرتے ہوئے
دونوں جگہ ذکر کیا ہے تاکہ (حقیقت) کا طلب گار اس تک پہنچ جائے کہ
کس مقام پر اس کی بحث کی گئی ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ قرآن حکیم
کی یہ دو مستقل آیتیں ہیں نہ کہ ایک۔

اور سورہ توبہ میں ہم نے خدا کے حکم سے امام مہدی علیہ السلام کے
زمانے میں۔ پتھر سے کلام صادر ہونے سے متعلق حیرت و استعجاب کو بھی (نخونی)
دور کر دیا ہے لہذا مزید معلومات کے لئے سورہ توبہ کی اسی آیت کی طرف مراجعہ
کیا جائے۔ ۱

(مؤلف)

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَ
دِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ - الصف - ۹/

ترجمہ۔ وہ وہی توبہ جس نے اپنے رسول کو (محبس) ہدایت (قرآن) اور
(برق دین اسلام) دے کر اس لئے بھیجا ہے تاکہ اسے تمام
دینوں پر غالب بنا دے چاہے مشرک لوگ (اس سے) ناخوش
ہی (کیوں نہ) ہوں۔

حافظ سلیمان القندوزی (الحنفی) روایت کرتے ہیں کہ۔ امام جعفر الصادق
علیہ السلام سے آیت کریمہ (هو الذي ارسل رسوله بالهدى و
دين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون)
کی روایت کی گئی۔

امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا کی قسم (اس آیت) کی تاویل اس وقت
تک پوری نہیں ہوگی جب تک کہ قائم المہدیؑ ظہور نہ کرے (اور) جب قائم
کا ظہور ہوگا تو ایسا مشرک نہ ہوگا جس کو آپ کا ظہور فرمانا شاق نہ ہو۔ اور کوئی

وَإِذَا سَأَلَوا تَجَارِسَةً أَوْ لَهْوًا اِنْفَضُّوا
إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ
اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التَّجَارِسَةِ
وَاللَّهُ خَيْرُ السَّارِقِينَ - / الجمع //

ترجمہ۔ (ان سے) کہہ دو کہ خدا کے یہاں جو چیزیں ہیں وہ کھیل (تماشے)
اور سوداگری سے (کہیں زیادہ) بہتر ہیں اور اللہ تمام رزق دینے
والوں سے بہتر (رزق دینے والا ہے)۔

علامہ بحرانی (قدس سرہ) تفسیر مجاہد والی یوسف یعقوب ابن سفیان کے
ذریعہ ابن عباس سے آیت کریمہ۔ (وَإِذَا سَأَلَوا تَجَارِسَةً أَوْ لَهْوًا
اِنْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا) کی روایت کرتے ہیں۔

ابن عباس کہتے ہیں۔ کہ جمع کے روز دحیۃ الکلبی (مک) شام سے
مدینہ کے ایک مقام (اجار الزیت) پہنچا۔ اور اس نے لوگوں کو اپنے پہنچنے
کی خبر دینے کے لئے ڈھول بجانا شروع کیا چنانچہ۔ علیؑ، حسنؑ، حسینؑ و فاطمہؑ
سلیمان و اباذر و مقداد۔ و صہیب کے علاوہ سب لوگ پیغمبر کو خطبہ فرماتے

سُورَةُ التَّجْوِیْدِ

اس میں ایک آیت ہے

۱- وَإِذَا سَأَلَوا تَجَارِسَةً أَوْ لَهْوًا
اِنْفَضُّوا إِلَيْهَا - //

ہوتے چھوڑ کر دجیتہ الکلبی کی جانب دوڑ پڑے۔

اس وقت آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ
خداوند عالم نے جمعہ کے روز میری مسجد پر نظر کی۔ پس اگر یہ آٹھ حضرات (مذکورہ)
میری مسجد میں بیٹھے نہ رہتے تو مدینہ کے باشندوں پر آگ کا عذاب نازل ہوتا
اور ان پر قوم لوط کی طرح پتھروں کی بارش ہوتی۔ ۲۳

آیت کا پہلا ٹکڑا فرار کر جانے والے لوگوں سے متعلق ہے۔
اور دوسرے ٹکڑے میں آٹھ بیٹھے رہنے والوں کی طرف اشارہ ہے
اور یہی وہ حضرات ہیں جن کو خداوند عالم وہاں پر بیٹھے رہنے کے سبب رزق
عطا کر رہا ہے۔

۲۳۔ غایۃ المرام / ص ۲۱۲

سُورَةُ التَّغَابُثِ

اس میں ایک آیت ہے

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَالتَّوْبَةُ
الَّذِيْ اَنْزَلْنَا۔

نازل کیا ایمان لے آؤ۔

پھر آپ نے فرمایا: —

النور من اللہ فیّ۔ ثم فی علی۔ ثم فی النسل منه الی

القائم المہدی۔ ۲۳

اللہ کا نور میری (ذات میں) پھیلیں اور علی کی نسل میں قائم الہدیٰ تک موجود ہے

۱

فَاٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَالنُّوْرَ الَّذِیْ اَنْزَلْنَا
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۔ / الثانی ۸

ترجمہ ۱۔ خدا تم پر اور اس کے رسول پر اور اس رسول پر ایمان لے آؤ جس

کو (کسی اور نے نہیں) ہم نے نازل کیا ہے اور خدا جو کچھ تم کرتے ہو

اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

علامہ قیسی نقل کرتے ہیں کہ امام الحافظ الطبری ابو جعفر محمد بن جریر اپنی

کتاب (الولایۃ) میں زید بن قم کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔

زید بن ارقم کہتے ہیں کہ جب پیغمبر اسلام حجۃ الوداع کی واپسی سے مقام خد

خم پہنچے ظہر کا وقت تھا اور گرمی شدت سے پڑ رہی تھی آپ نے سایہ دار درخت

کے نیچے بیٹھنے اور نماز جماعت کا حکم دیا۔ پس جب ہم سب اکٹھا جمع ہوئے

تو آپ نے ایک خطبہ دیا اور خطبہ کے دوران فرمایا، —

(معاشر الناس! اٰمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَ

النور الذی اَنْزَلْنَا)

اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جس کو ہم نے

اللہ کی جانب سے آنے والی ہر چیز نازل ہی ہوتا کہ لوگوں تک پہنچ کے چننا
اس بارے میں قرآن کی بہت سی آیتیں موجود ہیں۔ مثلاً۔ تو کہ تعالیٰ

(وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ) ۵۶

وقوله تعالیٰ (وَقُلْ رَبِّ اَنْزِلْنِي) ۵۷

وقوله تعالیٰ (وَنَزَّلْنَا الْمَلَائِكَةَ تَنْزِيلًا) ۵۸ وغیرہ وغیرہ

(مؤلف)

۵۶ - سورة الحديد - آیت ۲۵

۵۷ - سورة المومنون - آیت ۲۹

۵۸ - سورة الفرقان آیت ۲۵

۱

فَأْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي
أَنْزَلْنَا وَاللَّهُ بِمَا تَعْلَمُونَ خَبِيرٌ

ترجمہ۔ تم خدا پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر ایمان لے آؤ جس کو
(کسی اور نے نہیں) ہم نے نازل کیا ہے اور خدا جو کچھ کرتے ہو اس
سے پوری طرح باخبر ہے۔

حافظ القدوسی (محقق)، روایت کرتے ہیں کہ بن الحسین علیہ السلام سے
قول خداوند عالم۔ فَأْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا کے بارے
میں روایت کی گئی آپ نے نور کی تفسیر اس طرح بیان فرمائی۔

(قال: النور هو القائم۔ ۵۷) یعنی نور سے مراد امام ہیں

۱ چنانچہ آیت کریمہ کے معنی اس طرح ہوں گے کہ ا

کہ ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور امام پر۔

اور آیت کریمہ میں کلمہ (أَنْزَلْنَا) اس اعتبار سے ہے کہ (وہ نور)

اللہ کی جانب سے آیا ہے۔ اللہ ہر چیز سے بلند اور اعلیٰ ہے لہذا ضروری ہے کہ

۵۷ - ينابيع الموده

وَإِنْ تَظْهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ
وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ
بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ۔ / التحريم ۴

ترجمہ ۱۔ اگر تم دونوں (اسی طرح) اس (رسول) کی مخالفت میں ایک
دوسرے کی مدد کرتی رہو گی تو (کوئی پرواہ کی بات نہیں کیونکہ) اس
کا مددگار اللہ ہے اور جبریل ہے اور ایمان داروں میں ایک نیک
(ترین) شخص اور ان کے بعد تمام فرشتے (اس کے) مددگار ہیں۔
حافظ القندوزی (محقق) روایت کرتے ہیں کہ اسما بنت عیسٰی روایت
ہے۔ اسما کہتی ہیں جب آیت ۱۔ وَإِنْ تَظْهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ
جبریل۔ الخ نازل ہوئی تو پیغمبر اسلام نے علی علیہ السلام سے فرمایا
اے علی کیا میں تمہیں بشارت دوں؟ تمہارا نام جبریل کے ہمراہ ذکر ہوا ہے پھر
آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا۔

فَأَنْتَ وَالْمُؤْمِنُونَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ الصَّالِحِينَ۔ ۹

اے علی تم اور تمہارے گھر کے مومنین۔ صالحین ہیں۔

سُورَةُ التَّحْرِيمِ

اس میں دو آیتیں ہیں۔

- ۱۔ وَإِنْ تَظْهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ۔ ۴/
- ۲۔ يَوْمَ لَا يَخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ۔ ۸/

یوم لا یخزی اللہ النبی — (یعنی) خداوند عالم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر عذاب نہیں کرے گا۔

والذین امنوا معه — (یعنی اللہ) علی بن ابی طالب وفاطمہ و حسن و حسین اور حمزہ و جعفر پر عذاب نہیں کرے گا۔

نور ہم یسعی — پل صراط پر علی وفاطمہ علیہا السلام کے سبب دینا کی روشنی سے سترگنا زیادہ روشنی ہوگی۔ پس علی وفاطمہ کا نور روشنی کرتا ہوا چلے گا۔

عَنْ أَيْمَانَ نَحْمُ — (اور وہ اس نور کے ساتھ ساتھ چل رہے ہوں گے) چنانچہ آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا پہلا گروہ ہوگا جو کہ بجلی کی تیز رفتاری کی طرح پل صراط سے گزر جائے گا۔ پھر دوسرے لوگ گھوڑے کی طرح دوڑتے گزر جائیں گے۔ پھر ایک گروہ اس طرح گزریگا جس طرح پیروں سے بندھا ہوا گھوڑا دوڑتا ہے۔ پھر ایک گروہ پیٹھ کر چلے گا۔ پھر ایک گروہ کہنیوں کے بل (زمین) پر چلے گا (پل صراط) میں خداوند عالم مومنین کے لئے وسعت اور گنہگاروں کے لئے تنگی قرار دے گا۔ خداوند عالم فرماتا ہے —

يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتَجِزُّ لَنَا نُورًا

ترجمہ — (ہمارے پروردگار ہمارے اس نور کو آخر وقت تک برقرار رکھ۔)

حتى يختار به على الصراط

تاکہ ہم پل صراط سے اس نور کے سبب گزر جائیں

يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا
مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتَجِزُّ لَنَا
نُورًا وَاعْفُوْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ۔

التحریم / ۸

ترجمہ — جس دن خدا (اپنے) نبی کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا (اور) ان کا نور ان کے آگے اور ان کی داہنی جانب (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہوگا اور وہ یہ کہہ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے پروردگار تو ہمارے اس نور کو ہمارے لئے آخر وقت تک برقرار رکھ اور (ہمارے گناہ) بخش دے بیشک تو ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

علامہ بحرانی (قدس سرہ) شہر بن آشوب سے ابن عطا کی تفسیر کے ذریعہ ابن عباس سے قول خداوند عالم — يَوْمَ لَا يُجْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا — کی روایت اس طرح کرتے ہیں۔

ابن عباس کہتے ہیں — (پس اسی دوران) امیر المومنین علی (ابن ابی طالب)
سبز زمرہ کی محل میں گزریں گے اور ان کے ہمراہ یا قوت سرخ کی محل میں
فاطمہ زہرا ہوں گی۔ جن کے ہمراہ ستر ہزار برق کی طرح روشن عوریں
ہوں گی یہ ۳۳

سُورَةُ الْجِنِّ

اس میں ایک آیت ہے

۱۔ اِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي اَوْ اِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي

۲۳۶۔ عن ابي المرام / ص ۲۳۶

۱

سورة المزلزلہ

اس میں ایک آیت ہے

إِنَّ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ
اتَّخِذْ إِلَىٰ سَبِيلٍ ۱۹

۱

حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَيَسْئَلُهُمْ مَنْ
أَصْعَفُ نَاصِرًا وَأَقْلُ عَدَدًا ۳۲ / المجن

ترجمہ۔ (مگر یہ کافر اپنے کفر سے باز نہ آئیں گے) تا انیکہ یہ جب اس (عذاب) کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو (اس وقت) بلا شبہ یہ اس بات کو جان لیں گے کہ کون مددگاروں کی حیثیت سے کمزور تر اور (اعانت کرنے والوں کی) تعداد کے لحاظ سے قلیل تر ہے۔

حافظ سلیمان القدوزی (محقق) روایت کرتے ہیں کہ۔ محمد بن الفضیل کے واسطے سے علی بن الحسین (علیہما السلام) سے قول خداوند عالم: — (حق) اذا سراوا ما يوعدون فسيعلمون مَنْ اصعف ناصراً وَاَقْلُ عَدَدًا، کی روایت کی گئی آپ نے فرمایا آیت میں (ما يوعدون) سے قائم المہدی اور آپ کے اصحاب و انصار مراد ہیں (اس لئے کہ) جب قائم المہدی کا ظہور ہوگا تو آپ کے دشمن ضعیف اور کمتر عدد والے ہوں گے ۲۵

۱

إِنَّ هَذِهِ تَذَكُّرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ
إِلَىٰ سَرَبِهِ سَبِيلًا - / الزمر / ۱۹/
ترجمہ :- بیشک یہ (جو کچھ کہا گیا) سراسر نصیحت ہے سو چاہئے اس
سے متاثر ہو کر اپنے پروردگار تک (پہنچنے کے لئے ایمان کا) راستہ
اختیار کرے۔

حافظ فقیہ الشافعی ابن حجر البیہقی کی سند سے پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم) سے روایت کرتے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا: —
انا و اهل بيتي شجرة في الجنة و اغصانها
في الدنيا - فَمَنْ تَمَسَّكَ بِنَا - اتَّخَذَ إِلَىٰ
سَرَبِهِ سَبِيلًا - ۲۶

میں اور میرے اہل بیتؑ جنت میں ایک (ایسا) درخت ہیں کہ جس کی
ساخیں دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں جس نے بھی ہم (اہل بیتؑ) سے وابستگی
اختیار کی اس نے اپنے پروردگار کی طرف راستہ اختیار کیا۔

- ۲۶

سُبْحَانَ الْمَلِكِ

اس میں چھ آیتیں ہیں

۱-۳ :- فاذا نقر في الناقوس (تا) غیر
یسیر - ۱۰-۸/

۲-۶ :- كل نفس بما كسبت رهينة
(تا) في جنات يتساءلون - ۲۷-۲۴

۱ ۳

فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ
يَوْمُ عَسِيرٍ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ
يَسِيرٍ -

المذثر/ ۸-۱۰

ترجمہ۔ پس جب صور پھونکا جائے گا تو جس دن ایسا ہوگا وہ دن ان
کافروں کے لئے ایسا سخت ہوگا جس میں ذرا بھی آسانی نہ ہوگی۔

حافظ القندوزی (احتمی) کہتے ہیں کہ مفضل بن عمر کے واسطے سے
امام صادق علیہ السلام سے اس آیت کی روایت کی گئی ہے۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: —

إِذَا نُودِيَ فِي أُذُنِ الْقَائِمِ بِالْأَذْنِ فِي قِيَامَةِ
فَيَقُومُ - فَذَاكَ الْيَوْمُ عَسِيرٌ عَلَى
الْكَافِرِينَ — وَالْقُرْآنُ ضَرْبٌ فِيهِ الْأَمْثَالُ
وَنَحْنُ نَعْلَمُهُ فَلَا يَعْلَمُهُ غَيْرُنَا - ۷۶
جب قائم الہدی کو قیام کرنے کے لئے ندا دی جائے گی تو

۷۶۔ مینا بیع المودہ ص ۱۵۱

۷۶۷

آپ قیام فرمائیں گے اور یہی روز کافروں پر (بہت) شدید ہوگا
اور قرآن میں تو اس کی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ جس کو صرف (ہم
اہل بیت) ہی جانتے ہیں ہمارے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا۔

۱ یقیناً قرآن کے بارے اہل بیت ہی جانتے ہیں ان کے علاوہ کوئی نہیں
جانتا۔ اس لئے کہ یہ اہل بیت ہیں۔ اور ان کے علاوہ کوئی اہل بیت نہیں
ہے۔ اور اہل بیت اپنے گھر کی باتوں کو نجوی جانتے ہیں۔ اہل بیت کے
علاوہ ان چیزوں کا علم کسی کے بھی پاس نہیں ہے۔

(مؤلف)

۷۶۷

سے اس طرح نقل کیا ہے۔ ہم شیعتنا اہل البيت - ۲۹
 ” اصحاب الیمین ہم اہل بیت کے شیعہ ہیں۔ “

عَدْنَا

حَدَّثَنَا

۲۹ - شواہد التنزیل جلد (۲) ص ۲۹۳

۲۷۹

۶ ۲

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ۖ إِلَّا أَصْحَابُ
 الْيَمِينِ ۖ فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ ۖ - ۳۸ - م/الذکر
 ترجمہ۔ ہر شخص جو (برے) اعمال اس نے کئے ہیں ان کی پاداش میں
 (دوزخ میں) مجبوس ہوگا مگر جن لوگوں کو ان کے داہنے ہاتھوں میں
 نامہائے اعمال ملیں گے وہ بہشتوں میں سوال کر رہے ہوں گے۔
 حافظ عبید اللہ بن عبد الرحمن الحاکم المحکائی (المحقق) روایت کرتے ہیں کہ
 ہمیں عبد الرحمن بن الحسن الحافظ نے (سند مذکورہ کے ذریعہ) امام محمد باقرؑ
 سے قولہ تعالیٰ - (إِنَّ أَصْحَابَ الْيَمِينِ) ۳۸ کے بارے میں روایت کی
 گئی امام علیہ السلام نے فرمایا۔

نَحْنُ وَ شِيعَتُنَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ

ہم اور ہمارے شیعہ اصحاب الیمین ہیں۔

(اس طرح کی ایک حدیث پہلے بھی گذر چکی ہے)

ایک اور حدیث میں عبید اللہ بن عبد اللہ الحاکم (المحقق) نے امام محمد باقرؑ

۲۸ - شواہد التنزیل جلد (۲) ص ۲۹۳

۲۷۸

هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ
لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُورًا / الدهر /

علامہ بحرانی (قدس سرہ) عالم (حق) موفّق بن احمد انخوارزمی سے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) سورۃ الدھر کی شان نزول کے بارے میں ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ جب حسنین علیہما السلام مریض ہوئے تو آپ کے نانا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آپ کے ہمراہ ابو بکر و عمر عیادت کے لئے آئے۔ اور بقیہ لوگوں نے بھی حسنین علیہما السلام عیادت کی آنحضرت نے فرمایا علی اگر تم اپنے بچوں کے لئے نذر مان لو تو (کیا ہی بہتر ہے) (اور جس نذر کو پورا نہ کیا جائے تو وہ نذر ہی کیا) چنانچہ علی نے فرمایا اگر میرے بچے صحت یاب ہو گئے تو میں شکر خدا کے تین روزے رکھوں گا۔ اور اسی طرح کی نذر فاطمہ نے بھی کی۔ اور گھر کی کینز فضہ نے بھی مان لی اگر میرے سردار صحت یاب ہوئے تو میں خدا کے شکر کے تین روزے رکھوں گی۔ خداوند عالم نے شہزادوں کو شفا

سُورَةُ الدَّهْرِ

اس میں ایک آیت ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ
الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُورًا

دی۔ لیکن اس وقت آل محمد کے پاس کم و بیش کچھ نہ تھا۔ چنانچہ علیؑ شمعون (ایہودی) کے یہاں پہنچے اور تین صاع جو قرض لیکر آئے فاطمہؑ نے جو بیس کر پانچ عدد روٹیاں پکائیں جن میں سے ہر ایک کے لئے ایک روٹی تھی۔ علیؑ نے نماز (مغربین) پیغمبر اسلام کے ساتھ پڑی گھر تشریف لائے (افطار کے لئے) کھانا رکھا گیا اسی وقت دروازے پر ایک مسکین آکر کہنے لگا:۔

(السلام علیک یا اہل بیت محمد۔ مسکین من مساکین المسلمین اطعمونی شیئاً اطعمکم اللہ من موائد الجنة)

اے اہل بیت محمد۔ تم پر میرا سلام ہو۔ میں مسلمانوں کے مسکینوں سے ایک مسکین ہوں مجھے کھانا کھلاؤ خدا تمہیں جنت کے کھانے کھلائیگا۔

سب نے اپنا کھانا اس مسکین کو دے دیا صرف پانی سے افطار کیا (رات اور دن یونہی بھوکے رہے)۔

جب دوسرا روز ہوا تو فاطمہؑ نے جو بیس کر اس کی روٹیاں پکائیں۔ علیؑ نے پیغمبر اسلام کے ساتھ نماز ادا کی پھر گھر آئے کھانا رکھا گیا اسی وقت ایک یتیم سائل دروازے پر آکر بولا۔

(السلام علیکم یا اہل بیت محمد انا یتیم من اولاد المهاجرین استشهد والدی لیوم العقبۃ، اطعمونی اطعمکم اللہ علی موائد الجنة۔)

اے اہل بیت محمد تم پر میرا سلام ہو میں مہاجرین کی اولاد میں سے ایک یتیم ہوں، عقبہ کے روز میرا باپ شہید ہو گیا تھا مجھے کھانا کھلائیے۔ خداوند عالم تمہیں جنت کے دسترخوان پر کھانا کھلائے گا چنانچہ اہل بیتؑ نے کھانا سائل کو دیدیا اور خود پانی سے افطار کیا اس طرح دو دن اور دو راتیں گزریں۔

تیسرے روز ہوا تو فاطمہؑ نے جو بیس کر روٹیاں پکائیں علیؑ نے نماز (مغربین) رسول کے ہمراہ پڑھی اور گھر تشریف لائے (افطار کے لئے) کھانا رکھا گیا۔ اتنے ہی ایک قیدی دروازے پر آکر کہنے لگا۔

(السلام علیک یا اہل بیت محمد۔ تاسرونا ونا تسد ونا ولا تطعمونا۔ اطعمونی فانی اسیر محمد اطعمکم اللہ علی موائد الجنة)

اے اہل بیت محمد مجھے اسیر بنایا اور مجھ پر (راہ) مسرود کی گئی اور مجھے کھانا نہیں ملا ہے؛ لہذا مجھے کھانا کھلاؤ اس لئے کہ میں محمدؐ کا قیدی ہوں خداوند عالم تمہیں جنت کے دسترخوان پر کھانا کھلائے گا۔

اہل بیتؑ نے تمام کھانا اس قیدی کو دے دیا اور تین رات دن صرف پانی سے افطار کیا۔

اہل بیتؑ جب نذر پوری کر چکے اور چوتھا روز ہوا تو علیؑ نے دائیں ہاتھ سے حسنؑ اور بائیں ہاتھ سے حسینؑ کو پکڑے ہوئے رسول اللہؐ کی خدمت میں پہنچے

میں کہتے ہیں کہ۔ بیشک سورہ دہر اہلیت محمد کے بارے میں نازل ہوا۔ پھر کہتے ہیں اور روایت کی گئی ہے کہ ان راتوں میں آنے والا سائل حیرت میں تھا جو کہ حکم خدا سے اہلیت علیہم السلام کا امتحان لینے آیا تھا۔ ۳۲

غازن نے اپنی تفسیر (باب التأویل فی معانی التنزیل) میں ان آیات کی تفسیر اس طرح بیان کی ہے کہ۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ یہ سورۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوا۔ علیؑ نے ایک یہودی کے یہاں مزدوری کی جس کی اجرت میں کچھ جو حاصل کئے ایک تہائی حصے کی (فاطمہ زہرا) نے روٹیاں بنائیں جیسے ہی فارغ ہوئیں ایک مسکین نے اگر سوال کیا چنانچہ اہل بیتؑ نے تمام روٹیاں سائل کو دے دیں پھر آپؐ نے (دوسرے روز) دوسرے حصے کی روٹیاں پکائیں تو تیسیم نے اگر سوال کر لیا چنانچہ تمام روٹیاں (اہلیت) نے تیسیم کو دے دیں شہزادی نے (تیسرے روز) آخری حصے کی روٹیاں بنائیں تو ایک مشرک قیدی نے اگر سوال کر لیا چنانچہ وہ تمام روٹیاں (اہلیت) نے اس قیدی کو دیدیں اور مسلسل (تین روزہ اور تین رات) اسی طرح گزار دیئے اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں۔ ۳۳

تفسیر لغوی (معالم التنزیل) محمد حسین الفراء البغوی کی تالیف میں مجاہد اور عطاء کے ذریعہ ابن عباس سے اس طرح روایت کی گئی ہے کہ۔ بیشک سورہ

۳۲۔ تفسیر نیشاپوری۔ حاشیہ تفسیر طبری۔ تفسیر سورۃ الدھر

۳۳۔ تفسیر اسحاق بن زید / تفسیر سورۃ الدھر۔

جب کہ آپ شہادت گرسنگی سے کانپ رہے تھے جیسے ہی رسول اللہ کی نظر پڑی کہنے لگے تمہاری حالت دیکھ کر مجھ پر بہت شاق گذر چلا اپنی بیٹی فاطمہ کے یہاں چلتے ہیں جیب آپ فاطمہ علیہا السلام کے گھر پہنچے اس وقت آپ محراب عباد میں مشغول نماز تھیں۔ آپ کی بھوک کی شدت سے آنکھوں میں حلقے پڑے ہوئے تھے اور شکم پشت سے لگا ہوا تھا۔ رسول اسلام نے اپنی بیٹی کی جب یہ حالت دیکھی تو خدا سے فرمایا۔ واغوثا۔ یا اللہ۔ اے اللہ میرے اہلیت بھوک کے سبب مرے جا رہے ہیں۔ پس جبرئیل سورۃ دہر کی تلاوت کرتے ہوئے نازل ہوئے۔

(هل اتى على الانسان حين من الدهر لم يكن

شيئاً مذكوراً) تا (انما نطعمكم لوجه الله

لا نريد منكم جزاءً ولا شكوراً) تا آخر السورۃ

اور قرطبی نے اپنی تفسیر (الجامعۃ الاحکام القرآن) میں اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ تفصیل کے ساتھ۔ نقاس۔ و ثعلبی و قشیری اور بہت سے مفسرین سے لیث کی سند کے ساتھ مجاہد کے واسطے سے ابن عباس کی حدیث بیان کی ہے۔ ۳۴

اور (نظام الدن) نیشاپوری اپنی تفسیر (غرائب القرآن و غائب الفرائد)

۳۴۔ عنایۃ المرام / ص ۳۶۸

۳۵۔ تفسیر القرطبی / سورۃ الدھر کی تفسیر میں

دہرٹی کے بارے میں نازل ہوا۔ اس لئے کہ آپ نے ایک یہودی کے یہاں مزدوری سے کچھ جو حاصل کئے اور ایک حصے سے روٹیاں بنائیں اتنے ہی میں ایک مسکین نے اگر سوال کیا تمام (روٹیاں) اس کو دے دی گئیں۔ اس کے بعد آپ نے دوسرے حصے کی روٹیاں بنائیں فوراً ہی ایک یتیم نے اگر سوال کیا چنانچہ تمام کھانا اسکو دیدیا گیا پھر آپ نے بقیہ تیسرے حصے کی روٹیاں بنائیں تو مشرکین میں سے ایک اسیر نے اگر سوال کیا چنانچہ (تمام) روٹیاں قیدی کو دیدیں۔ (اور وہ دن بھی اسی عالم میں گذر گیا) ۳۳۲

حافظ القندوزی الحنفی تفسیر بیضاوی و تفسیر آلوسی اور ان کے علاوہ تفسیر سے حسنینؑ کے مریض ہونے اور علی وفاطمہ علیہما السلام کی نذر کے بارے میں اس طرح روایت کرتے ہیں — جب چوتھا روز ہوا اور (الطہیث) اپنی نذر پوری کر چکے تو علیؑ داہنے ہاتھ سے حسنؑ کو اور بائیں ہاتھ سے حسینؑ کو پکڑے ہوئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں پہنچے حسنین علیہما السلام بھوک کی شدت کے سبب لڑ رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ حالت دوا سوں کی دیکھی تو اپنی بیٹی فاطمہ کے یہاں تشریف لائے تو شہزادی فاطمہ محراب میں مشغول نماز تھیں اور بھوک کی شدت سے آپ کا شکم پشت سے چپک گیا تھا آنکھوں میں حلقے پڑے ہوئے تھے جیسے ہی پیغمبر اسلام نے بیٹی کو دیکھا تو خدا کے حضور میں اس طرح گویا ہوئے۔ یا اللہ۔ (بترے) محمدؐ

۳۳۲ - تفسیر بغدادی - تفسیر سورة الدھر -

کے اہلیت بھوک سے جاں بلب ہیں۔ پس جبریل نازل ہوئے اور (ہل اقی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئاً مذکوراً) کی آخر سورة تک تلاوت کی۔ ۳۳۵

امام الحافظ القاسم محمد بن احمد بن جزی الکلبی الغرناطی اپنی مشہور تفسیر (تسہیل العلوم التنزیل) میں قولہ تعالیٰ - (ویطعمون الطعام) کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت اور اس کے بعد کی آیات علی بن ابی طالب وفاطمہ وحسن وحسین علیہم السلام کے بارے میں نازل ہوئیں ہیں۔ ۳۳۶

۳۳۵ - مینا بیع المودہ / ص ۹۲

۳۳۶ - تفسیر الکلبی جلد (۲) ص ۳۱۸

۱

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلِّ وَعُيُونٍ ۝ وَقَوَّارِكِهِ
مِمَّا يَشْتَمُونَ ۝ كَلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ إِنَّا كَذَّا لِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ (۴۱ - ۴۴) / المرات

ترجمہ :- (اور) پرہیزگار تو بلاشبہ سایوں اور چشموں (کے جھرمٹ) میں

ہوں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ تم (دنیا میں) جو نیک

اعمال کیا کرتے تھے اس کے بدلہ میں آج آرام سے کھاؤ پیو ہم

نیکو کاروں کو یونہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

حافظ المحکافی (الحق) روایت کرتے ہیں کہ ہمیں عقیل بن احسین

نے (سند مذکورہ کے ذریعہ) مجاہد کے واسطے سے ابن عباس سے اس آیت کے

بارے میں خبر دی۔

ابن عباس کہتے ہیں :-

”ان المتقين“ اتقوا الشرک والذنوب والکبائر
علیٰ والحسن والحسين۔

سُورَةُ الْمُرْسَلَاتِ

اس میں چار آیتیں ہیں۔

۴-۱ :- ان المتقين في ظلالٍ و عيون
تا، ان كذالك نجزي
المحسنين /

۴۱-۴۴ /

سُورَةُ التَّكْوِيْنِ

اس میں ایک آیت ہے

فلا أقسم بالخنس - ۱۵/

”یقیناً متقین“ جنہوں نے شرک اور گناہوں سے پرہیز کیا۔ علی و

حسن اور حسین (علیہم السلام ہیں)

عُیُون :- سے مراد پاک و پاکیزہ بہتا ہوا پانی

وَفَوْا كِه :- مختلف اقام کے میوے مراد ہیں

مِمَّا يَنْشَتُهُنَّ :- جس کسی چیز کی بھی خواہش کریں گے۔

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا :- (یعنی) کھاؤ پیو جنت میں نہ تو تمہیں موت آئیگی

اور نہ ہی حساب ہوگا۔

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ :- یعنی اتم دنیا میں اللہ کی اطاعت کرتے آتے

”وَأَنَا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ“ اہل بیت

محمد فی الجنة - ۳۷

(اور) ہم اسی طرح نیکوکاروں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ اس آیت سے

اہل بیت محمد جنت میں مراد ہیں۔

۳۷ - شواہد التنزیل / جلد (۲) ص ۳۱۶

(۱۶)

سُورَةُ الْمُطَفِّفِينَ

اس میں دو آیتیں ہیں

۱۔ وَمَزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ عَيْنًا يَشْرَبُ

بِهَا الْمُقَرَّبُونَ - ۲۸-۲۷/

۲۹۳

(۱)

فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ / التکویر/ ۱۵

ترجمہ:۔ میں قسم کھاتا ہوں ان (فلکی راستوں پر چلنے والے تارونچی) جو دن میں نگاہوں سے اوجھل رہتے ہیں۔

حافظ القندوزی (احتفی) روایت کرتے ہیں کہ ہانی کے واسطے سے قولہ تعالیٰ ”فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ“ کی امام محمد باقرؑ سے روایت کی گئی۔
امامؑ نے فرمایا۔ (الخُنَّسِ امامؑ) یعنی ایسا امام ہے جو کہ ۲۶۰
میں ظاہر ہو کر غیبت کے جانب پلٹ جائے گا۔ پھر شہاب الثاقب کی طرح ظاہر ہوگا۔ ۳۱

۱۔ اس مقام پر امام سے مراد امام مہدی علیہ السلام ہیں جنہوں نے اسی
۲۶۰ھ میں اپنے والد امام حسن عسکریؑ کی وفات کے بعد غیبت اختیار کی۔ یہ
(مؤلف)

۳۱۔ بینا ذیح الحودہ/ ص ۵۱۵

۲۹۲

۲۱

وَمَزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ۚ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا
الْمُقَرَّبُونَ - / المطففين / ۲۷-۲۸

ترجمہ :- اور اس (شراب) میں تسنیم (کے پانی) کی آمیزش ہوگی (یعنی)
اس چشمہ (کے پانی) کی جس سے بس (خدا کے) مقرب بندے ہی
سیراب ہوں گے۔

حافظ الحکامی (المحقق) روایت کرتے ہیں کہ ہم سے حاکم الوالد نے (سند
مذکورہ کے ذریعہ) جابر بن عبد اللہ (الانصاری) کے واسطے سے پیغمبر اسلام
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے قول خداوند عالم :- وَمَزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ
کی حدیث اس طرح بیان کی — پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا :-
هُوَ أَشْرَفُ شَرَفِ الْجَنَّةِ كَيْشْرَبُهُ إِلَّا مُحَمَّدًا وَهُوَ
الْمُقَرَّبُونَ ۙ

یہ جنت کی ایسی اعلیٰ ترین شراب (پینے والی شے) ہے جس کو آل
محمد نوش کریں گے اور یہی (خدا) کے مقرب بھی ہیں۔

۳۹۹ - شواہد التنزیل / جلد (۲) ص ۳۲۶

سُورَةُ الْبُرُوجِ

اس میں ایک آیت ہے

۱- وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ - ۱/

سورة البلد

اس میں تین آیتیں ہیں

وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ۝۱

۳۷

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝۲

۳-۲

مَا الْعَقَبَةُ - ۱۱-۱۲

۱۲-۱۱

۱

وَالسَّمَاءَ ذَاتِ الْبُرُوجِ / البروج

ترجمہ۔

برجوں والے آسمان کی قسم
حافظ القندوزی (الحقی) روایت کرتے ہیں کہ اصحیح بن نباتہ کے واسطے

سے ابن عباس سے قول خداوند عالم - (وَالسَّمَاءَ ذَاتِ الْبُرُوجِ) کی
روایت کی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —

اَنَا السَّمَاءُ وَمَا الْبُرُوجُ فَالْأُتَمَّةُ مِنْ أَهْلِ بِلَدِي وَ

عَتَرَتِي أُولَهُمْ عَلَى - وَأَخْرَهُمُ الْمَهْدَى وَهُمْ

أَشْنَا عَشَرَ - ۱۱

میں آسمان ہوں اور برجیں میرے اہل بیت و عترت آئمہ ہیں۔ جن میں

سے پہلے علی اور ان کے آخری مہدی ہیں جسکی (تعداد) بارہ ہے

۱۱ - مینا یح المودہ ص ۵۵

۳ ۲

فَلَا اقْتَحَمَ الْعُقَبَةَ وَمَا اَدْ سَرَائِكَ
مَا الْعُقَبَةُ

۱۲-۱۱/

ترجمہ:- پھر بھی وہ گھاٹی میں سے ہو کر۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ گھاٹی کیا ہے

علامہ بحرانی (قدس سرہ) محمد بن صباح زعفرانی - مزنی - شافعی
مالک بن حمید - انس - کے واسطوں سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم) نے آیت - فَلَا اقْتَحَمَ الْعُقَبَةَ کے بارے میں اس طرح
فرمایا - یقیناً (پل) صراط کے اوپر عقبہ ایک وادی ہے جس کی لمبائی تین ہزار
سال کی مسافت اور گہرائی ایک ہزار سال کی مسافت ہے کہ جس کے (اندر)
کانٹے اور کانٹے دار جھاڑیاں - بچھو اور سانپ موجود ہیں - (اور اس کی بلندی
کے لئے ایک ہزار سال کی مسافت درکار ہے - میں ہی وہ پہلا شخص) ہوں جو
اس وادی کو طے کروں گا اور دوسرے نمبر پر علی ہیں - اس وادی کو محمدؐ و
اہلبیت محمدؐ کے علاوہ کوئی شخص بھی بغیر مشقت کے طے نہیں کر سکے گا۔ ۵۲۲

۵۲۲ - عن المزمع / ص ۳۲۶

۲۹۹

۱

وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ

البلد ۳/

ترجمہ:- اور باپ کی قسم (کھاتا ہوں) اور اس کی اولاد کی (قسم کھاتا ہوں)

مافظ الحکامی (الحققی) روایت کرتے ہیں کہ ہم سے اسحاق بن محمد البہری
نے (اسناد مذکورہ کے ذریعہ) جابر کی روایت بیان کی - جابر کہتے ہیں کہ میں نے
امام محمد باقرؑ سے قول خداوندی - (وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ) کے بارے سوال
کیا تو آپ نے فرمایا:-

عَلَىٰ وَمَا وَلَدَ - ۵۲۱

(یعنی) اس سے علی اور علی کی اولاد مراد ہے -

۵۲۱ - شواہد التنزیل جلد (۲) ص ۳۳۱

۲۹۸

۴۱

وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا وَالْقَمَرُ إِذَا اتَّكَتَا
وَالنَّهَارُ إِذَا جَلَّكَتَا وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَاهَا
ترجمہ۔ قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ کی اور قسم ہے چاند کی جب
کہ وہ اس کے پیچھے آئے اور دن کی جب کہ وہ اس (سورج) کو
چمکا دے اور رات کی جب کہ وہ اسے ڈھانپ لے۔

حافظ المحکاتی (مختی) روایت کرتے ہیں کہ فرات بن ابراہیم نے (سند
مذکورہ کے ذریعہ) ابن عباس سے (موجودہ) آیات کی اس طرح تفسیر بیان کی
ابن عباس کہتے ہیں —

وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا۔ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں
وَالْقَمَرُ إِذَا اتَّكَتَا۔ سے علی بن ابی طالب علیہ السلام مراد ہیں
وَالنَّهَارُ إِذَا جَلَّكَتَا۔ سے حسن و حسین علیہما السلام مراد ہیں
وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَاهَا۔ سے بنی امیہ مراد ہیں

۶۱۶

سُورَةُ الشَّمْسِ

اس میں چار آیتیں ہیں

۴-۱۔ وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا (تاء) وَاللَّيْلُ
إِذَا يَغْشَاهَا

۴-۱/

۱

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

ترجمہ :- اور آگے چل کر تمہارا پروردگار تم کو اتنا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔

محمد بن جریر طبری اپنی تفسیر میں (سند مذکورہ کے ذریعہ) ابن عباس سے قول خدا - (وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ) کے بارے میں اس طرح روایت کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرضی یہ ہے کہ آپ کے اہل بیت میں سے کوئی ایک بھی جہنم میں داخل نہ ہو۔ ۴۴

فقیر شافعی جلال الدین سیوطی اپنی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود سے روایت کی — ابن مسعود کہتا ہے کہ پیغمبر اسلام نے فرمایا (أَنَا أَهْلُ بَيْتِ أَخْتَارِ اللَّهِ لَنَا الْآخِرَةُ عَلَى الدُّنْيَا) ہم اہل بیت کے لئے اللہ نے آخرت کو دنیا پر اختیار کیا۔ ۴۵

پھر آنحضرت نے (وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ) کی تلاوت فرمائی۔

۴۴ - جامع البیان فی تفسیر القرآن - سورة الضحیٰ کی تفسیر میں

۴۵ - الدر المنثور - جلد (۶) - ص ۳۶۱

۱۶

سُورَةُ الضُّحَىٰ

اس میں ایک آیت ہے

۱- وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ - ۵

وَسَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ / الانشراح ۴۲

ترجمہ :- اور (اے رسول) کیا ہم نے تمہاری خاطر سے تمہارے ذکر کو بلند نہیں کیا۔

علامہ الشیخ اسماعیل حنفی (البروسوی) اپنی تفسیر (روح البیان) میں قول خداوندی - وَسَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ - کی تفسیر کرتے ہوئے اس طرح بیان کرتے ہیں :-

وَذَلِكَ أَنَّهُ تَعَالَىٰ اعْطَاهُ (ص) نَسْلًا يَبْقَوْنَ
عَلَىٰ مَوَاطِنَ مَا نَظَرَكُمْ قَتْلَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ
ثُمَّ الْعَالَمِ مَمْتَلًى مِنْهُمْ - ۴۲

اسی سبب سے خداوند عالم نے اپنے (رسول) کو (ایسی) نسل عطا کی جو کہ ہر زمانے میں باقی رہے گی۔ چنانچہ مقام حیرت ہے کہ اہلبیت سے نہ جانے کتنے افراد شہید کئے گئے پھر بھی دنیا میں رسول کی اولاد ہر جگہ موجود ہے۔

۴۲ - تفسیر روح البیان / سورة الكوثر کی تفسیر کے ذیل میں -

سورة الانشراح

اس میں ایک آیت ہے۔

۱ - وَسَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ - ۴۲

۸ ۱

والتین والزیتون ۵ تا آخر السورتی

ترجمہ :- انجیر کی قسم اور زیتون کی اور طور سینین کی قسم اور اس امن والے شہر (مکہ) کی کہ ہم نے انسان کو بہترین اعتدال پر پیدا کیا اور اسے (بوڑھا بنا کر) پست سے پست حالت کی طرف پٹا دیا مگر جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک کام کرتے رہے تو ان کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی منقطع ہونے والا نہیں پس (اے رسول) اب اس کے بعد قیامت کے بارے میں کون ہے جو تمہیں جھٹلائے گا (اور) کیا خدا تمام حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے۔

حافظ الحکامی (المحقق) روایت کرتے ہیں کہ فرات نے (سند مذکورہ کے ذریعہ) محمد بن الفضیل الصیرفی سے روایت ہے۔

فضیل الصیرفی کہتا ہے۔ میں نے امام موسیٰ بن جعفر علیہا السلام سے (موجودہ) آیات کے بارے میں سوال کیا۔

والتین والزیتون - آپ نے فرمایا تین سے حسینؑ اور زیتون سے حسنؑ مراد ہے۔

۱

سُورَةُ التَّائِيْنِ

اس میں آٹھ آیتیں ہیں۔

۸-۱ : والتین والزیتون (تا) الیس
اللہ با حکم الحاکمین

سورة البينة

اس میں دو آیتیں ہیں

۲-۱ :- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

(تَا) لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ - ۸-۷/

وَكُتُوْر سَيِّئِيْنَ - سے مراد امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔
وَهٰذَا الْبَلَدُ الْاَمِيْنُ - سے خود رسول اللہ کی ذات مراد ہے جس کو خدا
وند عالم نے مخلوق کے راستوں میں سے ایک امن و امان کا راستہ قرار دیا۔ اور
آپ کی اطاعت کے ذریعہ جہنم سے امان عطا کی۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ - اس نے علی اور آپ کے شیعہ
مراد ہیں۔

فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرٌ مَّمْنُوْنَ بِكَ - کہ جن کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی
منقطع نہ ہوگا

خطیب بغدادی اپنی تاریخ میں اسد مذکور کے ذریعہ انس بن مالک
سے روایت کرتے ہیں۔

انس بن مالک کہتے ہیں کہ جب پیغمبر اسلام پر سورة (والتین) نازل ہوا
تو آپ بہت زیادہ خوش ہوئے۔ آپ اتنا خوش ہوئے ہمارے اوپر بخوبی روشن
ہو گیا۔ پس ہم نے بعد میں اس سورے کی تفسیر ابن عباس سے دریافت کی تو ابن
عباس ایک طولانی حدیث بیان کرتے ہوئے یہاں تک پہنچے: —

(یعنی) علی بن ابی طالب (فَمَا يَكْذِبُكَ بَعْدُ بِالَّذِيْنَ)

فرمایا اس آیت سے مراد علی بن ابی طالب ہیں۔

۷۷ - شواہد التزیل

۷۸ - تاریخ بغداد/ جلد (۲) ص ۹۷

۲۱

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ
هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ هَ جَزَأُوهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ه رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا
عَنْهُ ذَٰلِكَ لِمَنْ أَحْسَنَىٰ رَبُّهُ - / البينة ۸-۷

ترجمہ :- یقیناً ایسے لوگ جو ایمان لائے ہیں اور انھوں نے نیک اعمال
کئے ہیں وہ بہترین خلائق ہیں ان کی جزا ان کے پروردگار کے پاس
وہ ہمیشہ ہمیشہ رہنے کی جنتیں ہیں جن کے (درختوں کے) نیچے نہیں
بہہ رہی ہوں گی (اور) وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے خدا ان سے
خوش ہوگا۔ اور وہ اس (کے ثواب) سے خوش ہوں گے (اور)
یہ (دونوں باتیں) اس شخص کے لئے ہوں گی جو اپنے پروردگار
سے ڈرتا رہا ہو۔

حافظ الحکامی روایت کرتے ہیں کہ ہم سے ابن فنجویہ نے اسند مذکور کے
واسطے سے) جابر بن عبد اللہ انصاری کے حوالے سے حدیث بیان کی۔

جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں۔ ایک روز ہم سے رسول اللہ (صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مدینہ کی مسجد میں اپنے بعض اصحاب جنہ کا تذکرہ اس طرح
فرمایا کہ: یقیناً اللہ کا ایک نورانی علم ہے اور ایک زبردست بنا ہوا ستون
دونوں کو خداوند عالم نے آسمانوں کی خلقت سے دو ہزار سال قبل خلق فرمایا
ہے علم پر — لا الہ الا اللہ — محمد رسول اللہ۔

ال محمد خیر البریہ۔ صاحب اللواء امام
القوم) — لکھا ہوا ہے۔

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا بیان سن کر علیؑ نے کہا تمام تعزین
اس اللہ کے لئے ہیں کہ جس نے ہمیں آپ کے سبب ہدایت کی اور آپ کے
ہی ذریعہ شرف و بزرگی عطا کی — پیغمبر اسلام نے فرمایا — اے علیؑ کیا تم
جانتے ہو جو ہم سے محبت کرے گا اور ہماری محبت سے سرشار ہوگا۔ خداوند عالم
اس کو ہمارے ساتھ جگہ دے گا۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے اس آیت
کی (فِي مَقْعَدٍ وَحِدٍ قِي عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ تِلَاوَت
فرمائی۔

اور اس روایت کو بھی حافظ الحکامی نے سعید بن ابی سعید البخنی سے
(اسناد مذکورہ کے ساتھ) ضحاک کے واسطے سے ابن عباس سے نقل کیا ہے
ابن عباس نے (”أُولَٰئِكَ هُمُ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ“) کے بارے میں کہا۔

۵۹ - شواہد التنزیل / جلد (۲) ص ۳۶۲

نزلت فی علی و اہل بیتہؑ

یعنی یہ آیت علیؑ اور ان کے اہل بیت کے بارے میں نازل ہوئی۔

اور آلوسی نے اپنی تفسیر میں ابن عباس کی سند سے اسی آیت کے بارے
کہا ہے — نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَاهْلِ بَيْتِهِؑ — یہ آیت حضرت اور ان
کے اہل بیت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۱ اس بارے میں کافی روایات حدیث و تفسیر و سیر کی کتابوں میں موجود
ہیں تفصیل کے خواہشمند اس کے موارد میں مراجعہ کریں اختصار کے پیش نظر
ہم نے صرف تین حدیثوں کا تذکرہ کیا ہے اس مقام پر ایک آیت کے بعد
دوسری آیت کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ دونوں آیتیں آپس میں ایک جملے کے
ماتد ہیں جن کو الگ الگ بیان نہیں کیا جاسکتا۔ ۲
(مؤلف)

۵۰ - شواہد التنزیل (جلد ۲) ص ۳۶۶

۵۱ - تفسیر (روح المعانی) جلد (۳) سورۃ بینہ کی تفسیر کے ذیل میں

سُورَةُ التَّكْوِيْنِ

اس میں ایک آیت ہے

ثم لتسئلن يومئذ عن النعيم - ۱/

اپنے بندوں سے اس چیز کا سوال نہیں کرے گا جس کا اس نے اپنے بندوں پر فضل کیا ہے۔ اور نہ ہی ان چیزوں کے سبب بندوں پر احسان جتلائے گا حالانکہ (عطا و بخشش) پر احسان جتلا نا مخلوق کے یہاں بھی بری بات ہے اور خدا کی جانب ایسی چیزوں کی نسبت دینا کیونکر درست ہوگا جس کو وہ اپنی مخلوق کے لئے پسند نہیں کرتا۔

و لكن النعيم حبنا اهل البيت ومولا تناسل
الله عن بعد التوحيد لله ونبوة رسوله
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لان العبد اذا
وافى بذالك اداه الى نعيم الجنة الذي لا
يزال۔ ۵۲

ترجمہ:- لیکن (حقیقت میں) نعمت سے مراد ہم اہلبیت کی محبت اور ولایت ہے اور اسی کا خداوند عالم اپنی توحید اور اپنے رسول کی نبوت کے بعد سوال کرے گا (اور حبیب) بندہ اس کو وفا کرے گا تو (خدا) اس کو ہمیشہ رہنے والی جنت کی نعمتیں عطا کرے گا۔

۱

ثُمَّ لَتَسْأَلَنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ / التكاثر ۸ /

ترجمہ:- پھر تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھ گچھ کی جائیگی
حقی عالم دین حافظ القندوزی - حاکم البہیقی (الشافعی) سے (سند مذکور
کے ذریعہ) ابراہیم بن العباس الصولی الکاتب سے روایت کی ہے۔
وہ کہتا ہے کہ ایک روز میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر
تھا۔ بعض فقہانے امام سے عرض کی اس آیت میں نعمت سے مراد
پانی ہے ؟

امام نے بلند آواز سے فرمایا کیا تم اس آیت کی تفسیر اس طرح کرتے ہو
اور اس کی مثالیں بھی دیتے ہو۔ پس ایک (دوسرے) گروہ نے کہا اس سے مراد
ٹھنڈا پانی ہے۔ کچھ دوسرے لوگوں نے کہا (نعمت) سے مراد نیند ہے۔ بقیہ لوگوں
نے کہا (نعمت) سے مراد لذیذ کھانے ہیں۔ (امام فرماتے ہیں) میرے والد نے
مجھ سے حدیث بیان کی اور انھوں نے اپنے والد جعفر بن محمد باقر علیہ السلام سے
حدیث بیان کی کہ (تمہارے) اس طرح کے اقوال میرے (جد) جعفر الصادق
کے سامنے بیان کئے گئے تو اس پر آپ غضب ناک ہوئے اور فرمایا۔ خداوند عالم

۱

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَ
تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ - العصر ۳

ترجمہ :- مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کئے اور آپس
میں ایک دوسرے کو حق (پر ثابت قدم رہنے) کی فہمائش اور صبر کرنے
کی تاکید کرتے رہے۔

حافظ المحکائی (المحقق) روایت کرتے ہیں کہ ہم سے ابو نعیم نے (سند
مذکور کے ذریعہ) ابن عباس سے روایت کی۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ خدا
وندعالم نے (مذکورہ) تمام خوبیاں علی (بن ابی طالب) کی ذات گرامی میں
جمع کر دی ہیں جیسا کہ خود خداوند عالم فرماتا ہے :-

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

اور علی (ہی) کی ذات گرامی وہ ہے جس نے زمین پر بسنے والوں
میں سب سے پہلے نماز اور عبادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ہمراہ انجام دی۔

وتوواصوا :- اور علی ہی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سورة العصر

اس میں ایک آیت ہے

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ - ۳/

نے وفات کے بعد اپنے قرض کی ادائیگی اور غسل کی وصیت فرمائی اور حسن
وحسین علیہما السلام کی حفاظت کی وصیت کی۔ اسی لئے خداوند عالم
فرماتا ہے — (وتواصوا بالصبر) ۵۳

سُورَةُ الْكَوْثَرِ

اس میں ایک آیت ہے۔

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

۵۳ - شواہد التنزیل / جلد (۲) ص ۳۷۳

۱

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ / الكوثر / ۱

ترجمہ :- (اے رسول) ہم نے تمہیں کوثر عطا کیا۔

حافظ الاحکامی (الحنفی) روایت کرتے ہیں کہ ہم سے حصین نے (اسناد مذکور کے ذریعہ) علی بن الحسین سے۔ اور علی بن الحسین نے اپنے جد کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کی — علی بن ابی طالب کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! (اے علی) کیا تم جنت کے کوثر کو جانتے ہو۔

علی فرماتے ہیں میں نے عرض کی (کوثر) کیا ہے ؟

پیغمبر اسلام نے فرمایا۔ (کوثر) میرے اور میرے اہلیت کا مقام ہے جہاں خوالدین الرازی اپنی تفسیر میں کہتے ہیں کہ کوثر سے مراد پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اولاد ہے اسلئے کہ یہ سورہ ان (کافروں) کے جواب میں نازل ہوا جنہوں نے پیغمبر اسلام کو اولاد نہ ہونیکا طعنہ دیا تھا۔ لہذا انحضرت کو ایسی نسل (اولاد عطا کی گئی جو ہر زمانے میں باقی رہیگی۔ چنانچہ تم دیکھو کہ اہلیت سے کتنے افراد شہید کئے گئے پھر بھی دنیا ان سے بھری پڑی ہے۔ اور بنی امیہ سے کوئی ایک بھی روئے زمین پر باقی نہ رہا۔ ۵۵

۵۵۲۔ خواہد التنزیل جلد (۲) ص ۳۷۶

۵۵۔ تفسیر البکیر جلد (۳۰) سورة الكوثر کی تفسیر ہیں۔

۵۲۰

کتاب کے اہم مصاد

نام کتاب	نام مؤلف
تقدیم (القرآن القول الفصل)	الشیخ عطیہ صفر
القرآن القول الفصل	محمد العفیفی
درة التنزیل وعزة التاویل	المخطیب الاسکانی
اسرار التنزیل فی القرآن	تاج القراء الکرامانی
البیان فی علوم القرآن	العلامة الزکری
احیاء علوم الدین	الامام الغزالی
اعلام الموقنین عن رب العالمین	ابن القیم
اعجاز القرآن	القاضی الباقلانی
الوحی المجدی	السید رشید رضا
اعجاز القرآن والبلاغة النبویہ	مصطفی صادق الرافعی

۵۲۱

فرائد السطین حموی (شافعی)

مقتل الحسین خوارزمی (احققی)

تفسیر الجلالین سیوطی (شافعی)

المستدرک علی الصحیحین حاکم نیشاپوری

نور الابصار شبلنجی (شافعی)

سفینۃ البحار محدث القی

المقدمہ ابن خلدون

مجمع الفوائد علی بن بکر الہیثمی (شافعی)

ماشیہ شواہد التنزیل الشیخ المحمودی

فضائل الخمسة فیروز آبادی

احیاء علوم الدین عزالی

تفسیر (محاسن التاویل) محمد جمال الدین القاسمی

تفسیر التخریر والتنویر ابن عاشور

تفسیر المنار محمد رشید رضا

ماذنی التاریخ شیخ القیس

احکام القرآن خصاص (احققی)

الاتقان فی علوم القرآن سیوطی (شافعی)

تفسیر جامع البیان امام الطبری

دستور الاخلاق فی القرآن الشیخ محمد عبداللہ دراز

الاتقان فی علوم القرآن اسحاق سیوطی

الجامع الصحیح ابی عبداللہ البخاری

الجامع الصحیح مسلم بن الحجاج القشیری

صحیح حماد بن عیسیٰ ترمذی

سنن ابی داؤد السجستانی

سنن نسائی

سنن ابن ماجہ

مسند احمد بن حنبل

مسند ابو حنیفہ

الصواعق المحرقة ابن حجر الہیثمی (شافعی)

اسعاف الراغبین صہبان (احققی)

الفصول المهمہ ابن الصبارغ (مالکی)

شواہد التنزیل حاکم الحکامی (حققی)

ینابیع المودہ حافظ القندوزی (احققی)

عناية المرام علامہ بحرانی

تفسیر المنثور جلال الدین السیوطی (شافعی)

اسد الغابۃ ابن الاثیر (شافعی)

سنن	البهيقي
مصايح السنة	بنوي (شافعي)
تفسير الكشاف	ز محشري
سيد اعلام النبلاء	"
تيسير الوصول	ابن ديبغ
معجم البلدان	ياقوت الحموي
تفسير غرائب القرآن	نیشاپوری (شافعي)
ذخائر العقبى	محب الدين الطبري (شافعي)
رياض النضره	" " " "
مشكل الآثار	لحاوي (حنفي)
المناقب	خطيب البغدادي
وفاء الوفاء	سمهودي
تفسير الجامع لاحكام القرآن	قرطبي
تفسير لباب التاويل	خازن
تفسير (معالم التنزيل)	لغوي
امتاع الاسماع	مقرئزي
اسباب النزول	واحدي
تفسير روح البيان	اسماعيل حقي البروسوي

دلائل الصدق	علامة المظفر
انساب الاشراف	بلاذري
التفسير المحدث	محمد عزة دروزه
تفسير المراعي	علامة مراعي
تفسير السراج المنير	شربيني (شافعي)
كنز العمال	متقي الهندي (احنفي)
تفسير التسهيل لعلوم التنزيل	كلبى غرناطي
تفسير القرآن العظيم	ابن كثير الدمشقي (شافعي)
تفسير الجلالين	جلال الدين السيوطي (شافعي)
تفسير في ظلال القرآن	سيد قطب
تفسير الشفي	شفي (حنفي)
المناقب	خوارزمي (حنفي)
حلية الاولياء	مولى ناسير دويان
المسند	ابن الوليد الكلالي
تهذيب الكمال	" " "
تفسير الكبير (مفاتيح الغيب)	فخر رازي
تفسير	بيضاوي
تفسير روح المعاني	آلوسي (حنفي)